انصاری میموریل سیریز

یاجوج ماجوج اور عصر جدید

ایک اسلامی نظریہ

از

عمران نذر حسین

Marfat.com

انصاری میموریل سیریز

یاجوج ماجوج
اور
عصر جدید

ایک اسلامی نظریہ

از

شیخ عمران نذر حسین

مترجم

معاونین برائے اردو ترجمہ

DATA ENTERED
223372

Marfat.com

297.16
G 940 E
125084

نام کتاب یاجوج ماجوج اور عصر جدید۔ایک اسلامی نظریہ

مصنف شیخ عمران نذر حسین

مترجم معاونین برائے اردو ترجمہ

باراول اکتوبر 2013ء

تعداد 500

قیمت 300روپے (پاکستان)

$ 7 امریکی ڈالر (بیرون ملک)

SALLAN'S

Tel: 92-21-34901060

Cell : 0300-2277551

E-maiail : sallan_pk@yahoo.com

Marfat.com

فہرست مباحث

عنوان	صفحہ نمبر
پیش لفظ	
مقدمہ از ڈاکٹر تمام عدی	
باب اول	
عصر جدید میں قیامت کی نشانیوں کی اہمیت	۲
ظاہریت اور حقیقت ایک دوسرے کی ضد ہیں	۳
کیا یہ تمام واقعات حادثاتی طور پر رونما ہو رہے ہیں	۶
عورتیں مردوں کا لباس پہنیں گی	۱۴
عورتیں ایسا لباس پہنیں گی کہ لباس میں بھی عریاں دکھائی دیں گی	۱۵
مرد عورتوں کا لباس پہنیں گے	۱۶
لوگ گدھوں کی طرح عوام کے سامنے جنسی اختلاط کریں گے	۱۷
ایک غلام عورت اپنی مالکن کو جنم دے گی	۱۸
ننگے پاؤں والے گڈریے بلند عمارتوں کی تعمیر میں ایک دوسرے کا مقابلہ کریں گے	۱۹
گھٹیا لوگ لیڈر بن جائیں گے۔قبیلہ کا بدمعاش قبیلہ کا سردار بن جائے گا	۲۰
اسرائیلی یہودیوں کی واپسی	۲۲
بیت المقدس میں اسرائیلی ریاست کی بحالی	۲۳
اسلامی فرقوں کو جواب	۳۲
شیعہ فرقہ	۳۳
احمدیہ فرقہ	۳۵
وہابی فرقہ	۳۷

Marfat.com

تبلیغی جماعت (جماعۃ تبلیغ) ۳۹
روشن خیال مسلمان ۴۱
بلند مرتبہ صوفیوں کا فرقہ ۴۴
باب دوئم
طریق کار مطالعہ ۴۸
قران وحدیث میں مطابقت ہے ۵۰
نظام معنی کو جاننے کی ضرورت ہے ۵۲
بیرونی اعداد وشمار کے تجزیہ کے ذریعے قران کے ابلاغ کا طریق کار ۵۸
دوسرے صحائف میں یاجوج ماجوج کا ذکر ۶۱
باب سوئم
اصطلاحات کی وضاحت ۶۴
مادی کائنات کا خاتمہ ۷۱
تاریخ کا اختتام ۷۳
قیامت کے موضوع کا لب لباب ۷۶
وعدالآخیرہ (آخری تنبیہ) ۸۳
باب چہارم
یاجوج ماجوج کی حیثیت ۸۸
قران حکیم میں یاجوج ماجوج کا تعارف ۹۰
یاجوج ماجوج انسان ہیں (قران اور حدیث) ۱۰۵
وہ دو چہرے والے لوگ ہیں۔ وہ پھرتی سے حرکت کرتے ہیں ۱۰۸
وہ غیر معمولی فوجی قوت ظاہر کرتے ہیں (قران اور حدیث) ۱۱۰
جبر کے لئے طاقت کا استعمال ۱۱۱

Marfat.com

وہ لوگوں کی اپنے گھروں کو واپسی ممکن بناتے ہیں ۱۱۳

انہوں نے انسانیت کو دنیا کے بے دینی کے برتن میں ڈھال لیا ہے ۱۱۴

ستاروں کی جنگ ۱۱۶

وہ ظلم و جبر میں عربوں کو نشانہ بنائیں گے ۱۱۶

کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی واپسی اور دجال کے قتل کے بعد
یاجوج ماجوج بھیجے جائیں گے؟ ۱۱۸

وہ پانی زیادہ استعمال کرتے ہیں ۱۱۹

یاجوج ماجوج اور گلیلی سمندر ۱۲۰

وہ خود بے دین اور گناہ گار ہیں اس لئے بیشتر لوگوں کو اپنے
ساتھ دوزخ میں لے جائیں گے ۱۲۰

ان کا مقصد حج کو روکنا ہے ۱۲۱

باب پنجم

یاجوج و ماجوج کی شناخت ۱۲۴

یاجوج اینگلو امریکن اسرائیلی اتحادی جب کہ ماجوج روسی ہیں ۱۴۱

ونسٹن چرچل نے یاجوج ماجوج کو شناخت کیا ۱۴۳

باب ششم

کیا اب تک یاجوج ماجوج رہا ہو چکے ہیں ۱۴۶

دیوار کی تلاش ۱۴۷

موجودہ عجیب و غریب دنیا ۱۴۹

یہود عیسائی اتحاد ۱۵۲

حدیث سے یاجوج ماجوج کی رہائی عیاں ہے ۱۵۸

دنیا میں اور گیلیلی سمندر میں پانی ۱۶۲

Marfat.com

یاجوج ماجوج کا یروشلم سے تعلق کے بارے میں حدیث ۱۶۴

اقبال، انصاری اور سید انصاری ۱۶۶

باب ہفتم

یاجوج ماجوج کی رہائی کا مفہوم ۱۷۰

تسمانیہ کے برطانوی ریکارڈ میں پوری نسل کا استحصال ۱۷۳

خوفناک بے رحمی ۱۷۳

اہداف کے طور پر استعمال کرنا ۱۷۳

دنیا میں یاجوج ماجوج کی رہائی کے منازل ۱۸۰

باب ہشتم

نتائج ۱۹۰

Marfat.com

دوسری اشاعت کے لئے ایک اہم ترمیم

اس کتاب کی پہلی اشاعت میں ہم نے یاجوج و ماجوج کی شناخت کے سلسلے میں جلد بازی کردی تھی اور یہ نظریہ پیش کیا تھا کہ یاجوج برطانیہ امریکہ اسرائیل کا صہیونی اتحاد ہے۔ اور ماجوج کو روس اور اس کے اتحادی گروپوں کے طور پر شناخت کیا تھا۔ مگر وقت اور حالات کے پیش نظر اب ہم نے اپنے نظریہ پر نظر ثانی کی ہے۔ اب ہمارا خیال یہ ہے کہ یاجوج اور ماجوج کا گروہ متحارب برطانوی امریکی اسرائیلی اتحاد اور روسی حمایتی اتحاد دونوں میں موجود ہے۔ اور ان دونوں گروپوں کو آپس میں لڑانے کی تدابیر اختیار کر رہا ہے یہاں تک کہ یہ آپس میں جنگ میں بھڑ جائیں گے اور بحیثیت سپر پاور کے ان کی تباہی ہو جائے گی۔ تاہم یہ بات اہم ہے کہ یاجوج اور ماجوج اس عظیم تباہ کن جنگ میں ختم نہیں ہونگے بلکہ اس ہولناک جنگ کے بعد یہ اپنی طاقتوں کو مجتمع کر کے اسرائیل کو دنیا کی عظیم سلطنت کے تخت پر لا بٹھائیں گے اور پھر مسیح الدجال کی حکومت قائم ہو جائے گی۔

واللہ عالم بالثواب

Marfat.com

Marfat.com

پیش لفظ

میں نے یاجوج ماجوج کا مطالعہ ۱۹۹۰ء میں اس وقت شروع کیا جب میں نیو یارک میں رہائش پذیر تھا اور لانگ آئی لینڈ کی مسجد دارالسلام کے ساتھ متصل تھا۔اس کے بعد سے میری مختلف تقریروں نے دنیا کے ہر کونے کے مسلمان سننے والوں کو بے حد متاثر کیا اور ان کے اندر بہت دلچسپی پیدا کردی۔میری کتاب" Jerusalem in the Qura'n " میں یاجوج ماجوج کے بارے میں جو دلائل میں نے پیش کئے اور جن حقیقتوں کی طرف اشارہ کیا انہوں نے اس کتاب کے پڑھنے والوں کو متاثر کیا اور وہ اس پر میرے ہم خیال ہو گئے اور متفق ہو گئے کہ ہم آج ایک ایسی دنیا میں سانس لے رہے ہیں جو یاجوج ماجوج کے زیر اثر ہے۔انہیں اس بات کا بھی یقین ہو گیا کہ وہ شہر جس کا تذکرہ سورۃ الانبیا (آیت نمبر ۹۵ اور ۹۶) میں ہے وہ یروشلم ہی ہے اور اس طرح یہ بات بھی سمجھ میں آ گئی کہ یاجوج ماجوج (اور دجال) باہم مل کر کس طرح اسلام کے خلاف ایک عظیم جنگ کا آغاز کر رہے ہیں اور ساری دنیا میں بے دریغ مسلمانوں کو تہ تیغ کرنے اور تباہ و برباد کرنے کا عمل شروع کر چکے ہیں۔ اس کے نتیجہ میں میرے قاری کو اسرائیل کا خفیہ پلان اور استعماری کاروائیوں کا بھی اندازہ ہو گیا اور ان میں سے اکثر نے اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو یاجوج ماجوج کے چنگل استبداد سے نکالنے کی جدوجہد بھی شروع کر دی اور ایک ہزار میں سے ان ۹۹۹ بدقسمت افراد سے الگ ہو گئے جن کے لئے جہنم کا وعدہ ہے۔

میری انتہائی کوششوں کے باوجود میں بار بار بری طرح سے ناکام ہوا کہ اپنے بزرگ پیروں، اسلام کے اسکالر اور فقہا کو یہ ماننے پر رضامند کرلوں کہ یاجوج ماجوج کی رہائی ہو چکی ہے۔ میں امید کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کی میری یہ کتاب ان شاء اللہ ان کے یقین کو جھنجھوڑ دے گی۔اگر

Marfat.com

میری پچھلی کتاب اور یہ موجودہ کتاب دونوں لوگوں کو خواب غفلت سے بیدار کرنے میں ناکام ہوگئیں تو میرے پاس ایک اور کتاب کے لئے مواد موجود ہے جو " Dajjal the false Messiah or Anti-Christ " کے عنوان سے منظر عام پر آئے گی۔اس کے بعد شائد میرے ناقدین مجھ سے اختلاف کر کے اپنی قدر کھودیں گے اس لئے کہ وہ صرف تنقید ہی کرتے رہیں گے اور میرے پیش کردہ دلائل کا اپنی طرف سے کسی بیان یا نظریہ کے ذریعہ سے ابطال نہیں کریں گے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اتنی لمبی زندگی عطا کردیں کہ میں دجال کے بارے میں اوپر بیان کی ہوئی کتاب تحریر کرسکوں۔آمین۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا شکر اور احسان ہے کہ اس نے اس موضوع پر اس عاجزانہ ابتدائی کام کو مکمل کروادیا جو کہ ہمارے سورۃ الکہف کے سلسلہ کی تیسری کڑی ہے۔پچھلی دو کتابوں کا عنوان تھا" Surah al-Kahf - Text Translation and Modern Commentry" اور "Surah Al-Kahf and the Modern Age"۔ اس سلسلہ کی چوتھی اور آخری کتاب ان شاء اللہ مسیح الدجال کے اوپر ہوگی۔ یہ بھی اسلام کے ایک معجزہ سے کم نہیں کہ یہ کتابیں ایک ایسے شخص کے قلم سے لکھوائی جارہی ہیں جو جنوبی امریکہ میں کیریبین کے علاقہ وینیز ویلا کے ساحلی حدود کے ایک چھوٹے سے جزیرہ میں مقیم ہے اور جس کے کئی پشت قبل کے آباء واجداد ہندوستان سے بطور مزدور کے لائے گئے تھے تاکہ برطانوی آقاؤں کے لئے ان کے کھیتوں میں کام کریں۔

میں ''ڈاکٹر تمّام عدی'' کا انتہائی شکر گذار ہوں جو کہ خود قرآن کے عالم ہیں اور ۱۹۸۶ء سے امریکہ میں مقیم ہیں اور جنہوں نے اپنی قیمتی آرا اور ہدایات کے ذریعہ اس کام کے دوران میری مدد کی۔ میں ان کی اس بات کا بھی شکر گذار ہوں کہ انہوں نے اس کتاب کا مقدمہ بھی لکھا جس میں انہوں نے میری گذارشات پر اپنی رضامندی بھی عطا کی اور میرے خیالات سے متفق بھی ہوئے۔ مجھے ان کی قرآن کے مفہومیات کے علم پر ان کی گرفت کا اعتراف ہے جس کا اظہار انہوں نے اپنے انتہائی پر مغز مقدمہ میں کیا ہے اور یہ ثابت کیا ہے کہ وہ عالم اسلام کے ایک جوہر قابل ہیں جس کی قیمت کا کوئی اندازہ نہیں کیا جاسکتا۔ وہ دمشق میں ایک ایسے خاندان میں پیدا ہوئے

Marfat.com

جو اپنی شناخت حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کرتا ہے۔ ماہر لسانیات ہونے کے ساتھ وہ کمپیوٹر سائنس میں پی ایچ ڈی بھی ہیں۔ ان کو زبان دانی میں دلچسپی ورثہ میں ملی ہے اور قرآن کریم کی عربی زبان و بیان کے ریسرچ کے ذریعہ سے انہوں نے زبان کے بارے میں ایک نئی تھیوری پیش کی ہے۔ انہوں نے اس بات کا وعدہ بھی کیا ہے کہ وہ عنقریب ''قرآن اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی واپسی'' پر ایک مضمون لکھنا شروع کر دیں گے۔ ان شاء اللہ۔

محمد عالمگیر، ڈاکٹر عمران چودھری اور ڈاکٹر حاتم زغلول اس کتاب کے مندرجات کے مطالعہ، اپنی رائے دینے اور غلطیوں کی درستگی میں بہت معاون رہے۔ طارق جمال اور ان کی فلم بنانے کی ٹیم (www.wakeupproject.com , hashemsfilms.com) نے بھی اس مسودہ کا مطالعہ کیا اور انتہائی کارآمد رائے سے نوازا اسی طرح اسلام آباد یونیورسٹی کے سلمان الحق اور ان کے احباب نے بھی اس کار خیر میں حصہ لیا۔ میری پیاری زوجہ عائشہ جنہوں نے میرے معاملہ میں بڑے صبر و تحمل کا مظاہرہ کیا ہے اس میں ہاتھ بٹایا۔ میں دعا گو ہوں کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ان سب لوگوں کو ان کی ان خدمات کا بہتریں صلہ عطا فرمائیں۔ آمین۔ ثم آمین۔

اس کتاب کی تحریر کے سلسلہ میں ملاوی، افریقہ کی محترمہ رابعہ ابوبکر حسین جکھورا اور محترم ابوبکر حسین جکھورا نے معاونت کی۔ اللہ ان کو اس کی اس خدمت کا بہتریں صلہ عطا فرمائیں۔ آمین۔ ثم آمین۔

عمران نذر حسین

صفر ۱۴۳۰ھ

ٹرینیڈاڈ، جزائر کریبین

Marfat.com

مقدمہ

از

ڈاکٹر تمّام عدی

آج ہم عالمی سطح پر تباہی و بربادی کا مشاہدہ کر رہے ہیں۔اس بات کی انتہائی ضرورت ہے کہ ہم اس تباہی کی بنیادی وجوہات کو سمجھیں اور اس کا ازالہ کرنے کی کوشش کریں۔دنیا بھر کے مذہبی اسکالراس مسئلہ کا حل دینے میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔وہ مذہب جو اس مسئلہ کا انتہائی فعال حل پیش کرے گا وہ یقیناً ان لوگوں کے ذہنوں کو قابل قبول ہو گا جو خلوص سے سچائی کی تلاش کرتے ہیں۔

افسوس ہے کہ اسلام کے علما اور اسکالراس مسئلہ کا حل دینے کی بجائے اس مسئلہ سے چشم پوشی میں مصروف ہیں۔ان کا قول ہے کہ جس تباہ کن طاقت یعنی یاجوج ماجوج جن کے ہر طرف پھیل جانے کے بارے میں پیش گوئی کی گئی ہے وہ ابھی تک قید میں ہیں۔ان کی مثال اس کم عقل انسان جیسی ہے جس کا گھر دیمک چاٹ لے اور وہ عنقریب اپنی بنیادوں پر اوندھا ہونے والا ہو مگر وہ عاقبت نا اندیش ہر رات اپنی چارپائی پر اللہ کا یہ شکر ادا کر کے سو جائے کہ بلدیہ کے انسپکٹروں کو ابھی اس کے گھر کی دیمک کی اطلاع نہیں ہوئی ہے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے صرف قرآن کی حفاظت کا ذمہ لیا ہے مگر انہوں نے نہ کہیں پر احادیث نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رکھوالی کرنے کا عندیہ دیا ہے اور نہ ہی تفاسیر قرآنی کی رکھوالی کا ذمہ لیا ہے۔یاجوج و ماجوج کی حقیقت کے بارے میں جو غلط فہمیاں پیدا ہوئی ہیں ان کی بنیادی وجوہات مندرجہ ذیل دو چیزیں ہیں

الف۔ ہم نے قرآنی تفاسیر میں جو غلطیاں اور بھول چوک ہوئی ہیں انہیں قبول کر لیا ہے

ب۔ ان جھوٹی اور گھڑی ہوئی احادیث کو یا احادیث کی غلط تشریحات کو بھی قبول کر لیا ہے جو

Marfat.com

قرآن سے متعارض ہیں

آخر الذکر مسئلہ کا حل تو یہ ہے کہ ان اصولوں پر احادیث کو پرکھا جائے کہ آیا یہ قرآن کے احکامات سے اختلاف تو نہیں کر رہیں۔ امام ابن تیمیہؒ قرآن وحدیث کے مانے ہوئے عالم تھے۔ انہوں نے نہ صرف یہ کہ قرآن حفظ کیا تھا بلکہ متعدد احادیث بھی انہیں از بر تھیں اور کسی بھی وقت وہ کسی بھی مسئلہ پر قرآن وحدیث سے متعدد مثالیں پیش کر دیا کرتے تھے، اوپر جو ہم نے کہا ہے انہوں نے اس پر ایک فتویٰ بھی دے رکھا ہے اور وہ فرماتے تھے کہ ہر وہ معروف حدیث جو وہ جانتے تھے وہ اس حدیث پر بنی قرآن سے متعدد آیات اس کے حق میں دے سکتے تھے۔ حضور اقدس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک فیصلہ کرتے یا کوئی حکم دیتے تو اس کے مطابقت میں قرآن مجید سے ضرور کوئی مثال پیش کرتے۔ آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے بھی اسی راستہ کو اپنی زندگیوں میں اپنایا۔

دوسری طرف تفاسیر کی غلط تشریح وتوجیہ یاجوج ماجوج کے سلسلہ میں اس طرح سرایت کر گئی ہیں کہ اب کسی ایسی تفسیر کا ملنا تقریباً ناممکن ہے جس میں یہ تذکرہ کیا گیا ہو کہ وہ لوگ قید سے آزاد کر دئے گئے ہیں۔ یہ جاننے کے لئے کہ یاجوج ماجوج کے سلسلہ میں قرآن مجید کے کیا ارشادات ہیں ہمیں انتہائی ابتدائی معلومات سے آغاز کرنا پڑے گا۔ شیخ عمران حسین نے بالکل اسی طرح اپنے کام کا آغاز کیا ہے۔

اس کتاب میں شیخ عمران نے تمام اسکالروں اور علما کو یہ چیلنج کیا ہے کہ وہ دوبارہ اس بات پر غور کریں کہ یاجوج ماجوج اب تک رہا نہیں ہوئے ہیں۔ اس لئے کہ ایک حدیث جو اس معاملہ میں ان کے نظریات کو تقویت دیتی ہے وہ قرآن سے متعارض ہے۔ ان کا یہ انتہائی شدید یقین ہے کہ یاجوج ماجوج آج سے بہت عرصہ قبل رہا کئے جا چکے ہیں۔ اور وہ اس نتیجہ پر اس طرح پہنچے ہیں کہ انہوں نے بڑی باریک بینی سے تاریخی شواہد اور معلومات کا مشاہدہ کیا ہے اور اس کو قرآنی آیات کے اوپر پرکھ کر دیکھا ہے۔

میں بذات خود پچھلے پچیس برسوں سے قرآنی مفہومیات اور ان کے معانی ومطالب پر اپنی

Marfat.com

ریسرچ اور چھان بین میں مصروف رہا ہوں۔ میں جس نتیجہ پر پہنچا ہوں وہ شیخ عمران کے نظریہ سے متفق ہے جو انہوں نے تیسرے باب میں بیان کی ہے۔ عالمی حالات وحوادث کو ایک خاص طریقہ سے دیکھنا چاہئے جس کو تاویل کہتے ہیں۔ تاویل یہ ہے کہ دنیا میں پیش آنے والے واقعات یعنی تاریخی اور سیاسی معاملات کو پرکھ کر اس کا قرآنی آیات سے موازنہ کر کے نتیجہ اخذ کیا جائے۔ شیخ عمران جیسے عالم کی تاویل کا انداز صرف ان کے وسیع مطالعہ اور معلومات یا ان کے علمی ذخیرہ کے اوپر مبنی نہیں ہے بلکہ اس میں ان کے ساتھ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ایک خاص نور بھی شامل ہے جو ان پر وقتاً فوقتاً ہدایت کی روشنی ڈالتا رہتا ہے۔ شیخ عمران کا یہ قول بھی بہت قوی ہے کہ کبھی کبھی مجازی تاویل کو بھی ان روحانی معاملات میں استعمال کرنا پڑتا ہے جہاں کوئی واضح مثالیں موجود نہ ہوں۔

مقدمہ کے اس حصہ میں، میں تاویل اور قرآنی مفاہیم کے اصول وضوابط بیان کروں گا۔ اس کے بعد میں ان اصولوں کو استعمال کرتے ہوئے ان آیات قرآنی کی ایک نئی تاویل تک پہنچنے کی کوشش کروں گا جو یاجوج ماجوج کے بارے میں رہنمائی کرتی ہیں۔ اتفاق یہ ہے کہ میری تاویل قرآنی شیخ عمران کے تاویلی نتائج سے مختلف نہیں ہیں۔ دونوں تاویلیں یہ بیان کرتی ہیں کہ جب ہم ان اصولوں پر قرآنی آیات کا مطالعہ کریں تو اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ یاجوج ماجوج آج سے بہت عرصہ قبل اپنی قید سے رہا کر دئے گئے ہیں۔

تاویل: قرآنی مفہومیات کے اصول

قرآن مجید کی زبان کو صحیح معنوں میں سمجھنے کے لئے یہ بات یاد رکھنی انتہائی ضروری ہے کہ عربی زبان کی ایجاد اور اس کے نوک پلک کی درستگی عربوں نے نہیں بلکہ خود اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے کی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ باری وتعالیٰ جس طرح ایک بے نظیر بیان عطا کر سکتا ہے ویسا بیان کوئی بھی نہیں بنا سکتا ہے خواہ معاملہ صرف ایک سورۃ کا ہی کیوں نہ ہو۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے جس طرح عربی زبان کو استعمال کیا ہے اس طرح عرب خود بھی اس کو استعمال نہ کرتے تھے اور نہ کرتے ہیں۔ عرب آج بھی اپنی زبان کے استعمال میں بے تحاشہ غلطیاں کرتے ہیں اور اکثر و بیشتر عربی کے مفاہیم کو سمجھنے میں بھٹک جاتے ہیں۔ بڑے بڑے عرب شعراء ، لغت کے ماہرین اور مفسرین نے

Marfat.com

اکثر قرآن کے مطالب کو غلط سمجھا اور اسے غلط استعمال کیا۔ جب کہ اللہ کا عربی زبان کا استعمال صاف وشفاف اور تمام عیوب سے پاک ہے۔ ﴿ هٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِيْنٌ ﴾ [النحل :۱۰۳]

اس لئے قرآن کے معانی و مفاہیم کا مطالعہ خود قرآن عظیم کی روشنی میں کیا جانا چاہئے۔ میں نے کئی برسوں کے مطالعہ کے بعد قرآنی مفاہیم کے بارے میں اپنی ایک تھیوری بنائی ہے۔ میں نے پچھلے دنوں ہی مولانا فضل الرحمٰن انصاریؒ (شیخ عمران کے محترم استاد) کی ایک تحریر پڑھی جس میں انہوں نے فرمایا کہ قرآن کے اندر قرآن کے مطالب سمجھنے کا ایک طریقہ کار موجود ہے جو مستقل قرآن کی مختلف آیات کو ایک دوسرے کے ساتھ جوڑتا جاتا ہے اور ان کی تشریح بھی کرتا ہے اور ان کو واضح بھی کرتا ہے۔ اور میرا بھی ذاتی نظریہ یہی ہے۔

کسی ایک چیز کو اکیلے میں دیکھنا اس کو واضح نہیں کرتا کیونکہ اس کے کئی مطلب ہو سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر عربی لفظ ضَرَبَ کا مطلب ہوتا ہے مارنا، مثال دینا، نافذ کرنا، سفر کرنا وغیرہ وغیرہ۔ یہ تمام معانی ایک ایسے فارمولے کی مانند ہیں جن کو مختلف ترکیبوں سے استعمال کیا جا سکتا ہے اور مختلف معاملات میں ان کے مطالب اخذ کئے جا سکتے ہیں (جیسے چٹان کو اپنی چھڑی سے مارو، یا پھر، فرشتے ان کے چہروں پر مارتے ہیں)۔ اس طرح ایک ہی لفظ سے مختلف مواقع کے لئے مختلف معانی کا بیان انسانی ذہانت و فطانت پر مبنی ہے۔ ایسی مثالیں تقریبا تمام زبانوں میں مل جاتی ہیں۔ یہی چیز انسانی دماغ کو آمادہ کرتی ہے کہ وہ در بدر جائے اور اس کو کھنگالے۔ یہ ایک ایسی طاقت ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو عطا کی اور اسی کی بدولت حضرت آدمؑ مسجود ملائک ٹھہرے۔

اوپر کی مثال ضَرَبَ پر غور کریں تو دو نکتے سامنے آتے ہیں

۱۔ لفظ ضرب کو اس طرح استعمال کیا جائے کہ اس کے معنی محدود ہو جائیں۔ مثال کے طور پر سورۃ یسین میں آیا ہے کہ ﴿ وَ ضَرَبَ لَنَا مَثَلًا ﴾ [یس : ۷۸] یعنی اس نے ہمیں ایک مثال دی (اسی جیسی)۔ سیاق و سباق کے حوالے سے اس لفظ کا مطلب بعض اوقات صرف ایک ہی رہ جاتا ہے۔ مگر اس کے ساتھ ہی یہ مطلب اتنا وسیع ہو جاتا ہے کہ اس کے حدود کا تعین مشکل ہو جاتا ہے اور

Marfat.com

یہ اپنی افادیت کھو دیتا ہے۔

۲۔ معنی کے اسی فارمولے کو اگر اصل سے ملا کر یعنی تاویل استعمال کر کے دیکھا جائے تو اللہ کی مدد سے اس کے مطالب کو سیاق و سباق سے نکال کر اصل حالات و واقعات پر چسپاں کیا جاسکتا ہے۔ یہی آیت آگے کے حالات پر اس طرح روشنی ڈالتی ہے ﴿وَ نَسِیَ خَلْقَهٗ قَالَ مَنْ یُّحْیِ الْعِظَامَ وَهِیَ رَمِیْمٌ﴾ [یٰس: ۷۸] (ترجمہ: مگر وہ اپنی تخلیق کو بھول گیا اور بولا ریزہ ریزہ ہڈیوں کو کون دوبارہ زندگی دے گا۔" اصل صورت حال پر اس دلیل کو منطبق کرنے سے یہ دلیل کارآمد ہو جاتی ہے۔ اب ہم اس کو اس فارمولے کے ذریعہ سے حالات سے ملاتے ہیں تو یہ سمجھتے ہیں کہ ایک شخص جو اپنی خلقت کو بھول گیا ہے وہ بوسیدہ ہڈیوں کے زندہ نہ ہو سکنے کی دلیل پیش کر رہا ہے۔ اگر اس کی دلیل پر غور کریں تو اس کا غلط ہونا سامنے آتا ہے۔ اس طرح معنی پر غور کرنے کو تاویل کہتے ہیں۔

معنی کا فارمولا لگانے سے عموماً مطلب یہ ہوتا ہے کہ تاویل کے ذریعہ سے اس معنی کو حقیقی زندگی میں ہونے والے واقعات سے پرکھا جائے۔ مماثلت کی بنیاد پر توجیہی سوچ و بچار کا خاصہ اور نتیجہ اخذ کرنے کا ذریعہ ہے۔ زندگی کے مختلف حالات میں اسی ایک لفظ کے مختلف معنی حالت کے مطابقت سے دوسرے ہو سکتے ہیں۔ اور اس کا تعلق اس ہدایت و روشنی سے ہے جو من جانب اللہ ہوتی ہے۔

سیاق و سباق کے حوالے سے مشابہت کی یہ تاویل اس وقت سب سے بہتر ذریعہ ہو سکتی ہے یعنی کسی ایسی دو چیز کو جو بظاہر ایک جیسی ہو اس فارمولا کے ذریعہ سے ملا کر دیکھنے سے ظاہر ہوگا کہ حقیقت یکساں نہیں ہے۔ خوابوں اور روحانیت کے اوپر مبنی فارمولا ایک دوسرے کے مشابہ ہو سکتے ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ روحانی معاملات اصل دنیاوی حقائق سے الگ ہوتے ہیں۔ مماثلت کی تاویل اکثر ضروری ہو جاتی ہے اس لئے کہ اس دنیا کی اصل حقیقت نہ تو حتمی ہے اور نہ آخری بلکہ دھوکہ ہی دھوکہ ہے۔ ﴿مَتَاعُ الْغُرُوْرِ﴾ [آل عمران: ۱۸۵] (دھوکے کا سامان ہے)۔ حقیقت صرف وہ ہے جس کو ہم آخرت کہتے ہیں۔

صرف اللہ کی ذات مبارک ہے جو معنی کے فارمولے اور اصل حقیقت کے درمیان حد فاصل قائم کردے۔ اس آیت مبارک ﴿فَضَرَبْنَا عَلٰۤی اٰذَانِهِمْ فِی الْكَهْفِ سِنِیْنَ عَدَدًا﴾ [الکہف: ۱۱] کا ترجمہ اس طرح کیا جاتا ہے "ہم نے ان کو غار میں سلا دیا کئی برسوں کے لئے"۔

Marfat.com

اور اس کے لئے ضَرَبَ کا لفظ استعمال کیا گیا جو ان کے کانوں پر عمل میں آیا جس کی کوئی واضح توجیہ نہیں ہے۔اس فارمولا کی توجیہ ناممکن ہے اس لئے کہ اللہ نے یہ نہیں بتایا کہ اللہ نے ان نوجوانوں کے کانوں کے اوپر کیا عمل کیا۔اب ہم اس کے معنی کے فارمولے پر ایسی کسی چیز کا اطلاق نہیں کرسکتے کہ اللہ نے ان کے کانوں پر مارا یا ان کو بند کردیا، یا ان پر مہر لگادی۔حقیقت کا علم صرف اللہ کو ہی ہے۔ایسی آیت کو متاشبہ کہتے ہیں جو ہماری معلوم دنیا کی حقیقتوں سے صرف جھوٹی مشابہت رکھتی ہے۔ایسی کسی آیت کی تاویل کا علم صرف اللہ کو ہے۔جب بھٹکے ہوئے اذہان اس کے پیچھے پڑکر اس کی تاویل معلوم کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو پھر بہت سی غلط نظریات اور بنیادیں تلاش کرکے سیدھے راستوں سے دور جا پڑتے ہیں اور پراسرا علوم اور نبوت کے دعوں میں جا گھستے ہیں۔

قرآن کے بہت سے الفاظ ایسے ہیں جو اس طرح سے ترتیب دئے گئے ہیں جہاں ہمارے لئے معانی کے اپنی مرضی کے مطابق مطلب نہیں اخذ کئے جاسکتے مگر ہمارے لئے رہنمائی پیدا کردیتے ہیں جس کے ذریعہ ہم معنی کے فارمولے کو استعمال کرتے ہوئے اس کو حقیقی زندگی پر منطبق کرسکتے ہیں۔تاویل یہاں پر بھی ممکن ہے۔مندرجہ ذیل گفتگو میں آنے والا حصہ جو کہ ''فساد کیا ہے'' کہ عنوان سے آرہا ہے اسی پر تفصیلی بحث ہے۔

اگر کسی آیت میں کسی قسم کی بھی مثالی یا مجازی تاویل کا عنصر ہے تو اس کو محکم آیت کہتے ہیں (یعنی قرآن کے حکم پر مبنی۔ دیکھیں سورۃ آل عمران آیت ۷) ایسی آیت کا معنی اخذ کرنے کا فارمولا عموما مطابقت کی بنیاد پر ہوتا ہے اور اس پر مجازی بحث ہوسکتی ہے۔بعض محکم آیات میں صرف مطابقت کے مطابق مطلب نکالا جاسکتا ہے۔

محکم آیات ہی قرآن مجید (اُمّ الکتاب) کی بنیاد ہیں۔یہ آیات اللہ کے اس وعدہ کا حصہ ہیں جن کو اللہ نے محفوظ رکھنے کا وعدہ کیا ہوا ہے۔ یہ آیات قرآن کے مطالب اور پیغامات کو سمجھنے کے لئے ایک ایسا منصوبہ دیتے ہیں جس کے ذریعہ سے تاویل کے استعمال کے ذریعہ قرآنی احکامات اور پیغامات کو کنٹرول کرنا اور اس علم کو محفوظ رکھنا ممکن ہوجاتا ہے۔اللہ تبارک وتعالیٰ چاہتا ہے کہ ہم میں سے ہر ایک (صرف علما ہی نہیں) ان محکم آیات کو استعمال کرکے تاویل کا عمل انجام

Marfat.com

دیں اور ان کو حقیقی زندگی سے پرکھیں اور اللہ کی عطا کی ہوئی روشنی ،توفیق اور نور کی مدد کے ذریعہ سے اس حقیقت تک پہنچیں جو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی ہے ﴿ بِمَا أَنزَلَ اللّٰهُ ﴾ [المائدة : ٤٤] اور یہ چیز تمام حقیقتوں پر لاگو ہوتی ہے صرف فقہ تک اس کو محدود نہیں کیا جاسکتا ہے۔ بہت سے تاریخ کے علما نے اس بات کی طرف اشارہ دیا ہے کہ اموی دور میں ان محکم آیات کا استعمال سیاسی اور معاشرتی معاملات میں بہت ناگوار سمجھا جاتا تھا۔ ہمارا خیال ہے کہ اس دور میں تفاسیر قرآن کی بھی خوب خوب چھان پھٹک انہی بنیادوں پر بھی ہوتی ہوگی۔

اگر یاجوج ماجوج اسلام کے آنے کے بالکل متصل ابتدائی دور میں رہا کردیئے جاتے تو کیا وہ فوری طور پر اسلام پر قابو پانے کی کوشش نہ کرتے؟۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک ایسی دیوار کی مانند ہیں جو ہمارے اور فتنوں کے درمیان میں آڑ ہے۔اور جب یہ دیوار توڑ دی جائی گی تو پھر دوبارہ نہیں بن سکے گی۔ کیا یاجوج ماجوج نے یہ دیوار توڑنے کی سعی نہیں کی (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت)؟۔ کیا انہوں نے یاجوج ماجوج کے بارے میں عام مسلمانوں کو اس مسئلہ پر بحث ومباحثہ سے نہیں روکا ہوگا بالکل اس طرح جس طرح آج صہیونی طاقتیں اپنے بارے میں دنیا جہاں کے میڈیا میں اپنے بارے میں آنے والی تمام خبروں اور تبصروں کو منفی صہیونی لیبل لگا کر اس کو روکنے کی کوشش کرتی ہیں۔

یاجوج ماجوج: ایک تباہ کن قوم جو سب سے بڑی عالمی طاقت بن سکتی ہے

ذوالقرنین کی حکومت اپنے وقت کی ایک عظیم طاقت تھی جس کا کوئی مقابلہ نہیں کرسکتا تھا اور اس کے پاس لامحدود وسائل تھے۔قرآن نے کہا ﴿ إِنَّا مَكَّنَّا لَهُ فِي الْأَرْضِ وَآتَيْنَاهُ مِن كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا ﴾ [الكهف : ٨٤] اس نے اس وقت کی معلوم دنیا کی مشرق سے لے کر مغرب تک جتنی حکومتیں تھیں سب کو فتح کرلیا۔ شرارتیوں کو سزائیں دیں اور نیکو کاروں کو انعام واکرام سے نوازا۔(دیکھیے سورۃ الکھف آیات نمبر ۸۵ سے لے کر ۹۱)۔ جب وہ ایسی جگہ پر پہنچا جہاں دو دیواروں جیسے پہاڑ تھے (قرآن نے انہیں سَدَّین کا نام دیا ہے) تو اس کے پاس وہاں کے لوگوں کی مدد کے لئے فریاد آئی۔

Marfat.com

﴿ قَالُوا يَا ذَا الْقَرْنَيْنِ إِنَّ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجاً عَلَىٰ أَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدّاً ﴾

ترجمہ۔'' انہوں نے کہا اے ذوالقرنین بے شک یاجوج و ماجوج دنیا میں تباہی لانے والے اور فساد پھیلانے والے ہیں۔تو کیا ہم تمہارے لئے کوئی خراج بنالیں تاکہ جو ہمارے ان کے درمیان ہے (وہ دو دیوار جیسے پہاڑ جن کے درمیان ایک راستہ ہے) اس کو ایک ناقابل عبور دیوار میں تبدیل کر دو۔'' (سورۃ الکھف آیت ۹۴)

شائد کچھ لوگ یہ خیال کریں کہ ذوالقرنین یاجوج ماجوج کے علاقوں پر چڑھائی کر کے ان کو اس طرح سزا دیتا جیسے اس نے دیگر مفسدوں کو سزا دی تھی۔اس کے برعکس اس نے فیصلہ کیا کہ ان دونوں دیوار جیسے پہاڑوں کو ایک ناقابل عبور دیوار میں تبدیل کر دے۔(دیکھیے قرآن سورۃ الکھف آیت ۹۵)۔ اس کا مطلب یہ نکلتا ہے کہ اس کو اس بات کا علم تھا کہ اللہ کی رضا اس بات میں ہے کہ یاجوج ماجوج کی قوم کو کوئی دنیاوی طاقت تباہ نہیں کر سکتی یہاں تک کہ اس کی اتنی بڑی طاقت بھی نہیں جس کے پاس اس وقت کی جدید سہولتیں اور ٹیکنالوجی موجود تھی۔اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ یاجوج ماجوج میں اتنی طاقت اور صلاحیت ہے کہ وہ دنیا کی عظیم ترین سپر پاور بن کر ابھرے۔ چوتھے باب میں شیخ عمران حسین یاجوج ماجوج کی انہی طاقتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کی قومی شخصیت کا خاکہ کھینچتے ہیں۔

الرَّدم: وہ دیوار جو دو پہاڑوں اور ان کے درمیان کے شگاف پر مشتمل ہے جسے ذوالقرنین نے پاٹ دیا

یاجوج ماجوج اپنے پڑوسیوں پر حملہ کی غرض سے صرف انہی دونوں پہاڑوں کے درمیانی درے سے گذرتے تھے جو بہت اونچے تھے اور جسے قرآن نے السدّین کے نام سے یاد کیا ہے۔ان مظلوم لوگوں نے ذوالقرنین سے درخواست کی کہ وہ ان کے اور یاجوج ماجوج کے درمیان جو کچھ ہے ﴿ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدّاً ﴾ یعنی پہاڑ اور اس کی دراڑ، اسے وہ ایک مظبوط دیوار میں تبدیل کر دے تو اس نے جواب میں کہا ﴿ أَجْعَلُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْماً ﴾ [الکھف : ۹۵] یعنی میں تمہارے اور ان

Marfat.com

کے درمیان ایک اوٹ بنا دوں گا۔ (آیت نمبر ۹۵) ذوالقرنین نے اس پہاڑی شگاف کو گرم لوہے کے تختے کے اوپر پگھلا ہوا تانبہ ڈال کر اسے پُر کر دیا۔ یہی وہ یاجوج ماجوج کی مشہور دیوار ہے جو دو پہاڑوں اور ایک شگاف پر مشتمل ہے جسے ذوالقرنین نے پاٹ دیا تھا۔

اگر کوئی شخص ایسا جوتا پہنے جو مختلف ٹکروں کو باہم سی کر بنایا گیا ہوا تو ہم عربی لوگ کہتے ہیں کہ "اس نے ردماً پہنا ہوا ہے۔ جب اس نے کہا کہ ﴿ أَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا ﴾ تو پھر یہ سمجھنا کہ ردما صرف ٹکرے کے لئے استعمال ہوا ہے غلط ہوگا۔ عربی قواعد کی انہی باتوں نے اسکالروں اور علما کو اس غلطی پر مجبور کیا۔ اگر اوپر کی تفصیل کو مدنظر رکھیں تو ایک بہتر تاویل کی طرف رہنمائی ہوتی ہے۔

کتاب کے پانچویں باب میں شیخ عمران نے اس الردم کی جغرافیائی تلاش کی ہے اور اسی قرآنی تاویل کو استعمال کیا ہے۔ (دیکھئے سورۃ الکھف آیات ۹۳ سے ۹۷ تک)۔ ان کے مطابق وہ دونوں پہاڑ کاکیشیا کے مشرقی ومغربی پہاڑی سلسلے ہیں جو ایک انتہائی تنگ گھاٹی کے ذریعہ سے ایک دوسرے سے الگ ہیں جسے دریال کی گھاٹی کہتے ہیں۔ کاکیشیا کا یہ پہاڑی سلسلہ مغرب میں بحر مردار سے لے کر مشرق میں کیسپین تک پھیلا ہوا ہے۔

سدّ سکندری میں ایک بڑا شگاف اسلام سے قبل ہی بن گیا تھا۔ بحر قلزم کے پیچھے ہٹنے سے ایک ساحلی راستہ قیام میں آ گیا تھا

اللہ تعالیٰ نے آیت نمبر ۹۷ میں یہ اعلان کر دیا تھا کہ یاجوج ماجوج اس دیوار پر اس وقت نہ تو چڑھ سکتے تھے نہ اس کو عبور کر سکتے تھے۔ ﴿ فَمَا اسْطَاعُوا أَن يَظْهَرُوهُ وَمَا اسْتَطَاعُوا لَهُ نَقْبًا ﴾ [الکھف : ۹۷] ذوالقرنین کو یہ معلوم تھا کہ یہ حفاظتی دیوار ایک وقتی حفاظتی کارروائی تھی۔ اس نے یہ اعلان کر دیا کہ "یہ دیوار میرے اللہ کی طرف سے ایک انعام ہے مگر جب میرے اللہ کا وعدہ پورا ہو جائے گا اور وہ وقت آ جائے گا تو وہ اس دیوار کو "دکّا" (بمعنی پہاڑی راستہ یا ڈھایا ہوا) کر دے گا"۔ (دیکھئے آیت نمبر ۹۸)

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے تمام پیغمبروں سے یہ وعدہ کیا کہ ایک نبی آخر تشریف لائیں گے

Marfat.com

جن کے ساتھ ایک عظیم قرآن ہوگا۔ بعض آسمانی کتابوں جیسے توراۃ میں اس کو '' وعدہ '' کہا گیا ہے۔ ذوالقرنین نے جس وعدہ کا ذکر کیا ہے وہ اسلام ہی ہے۔ تقریباً ۵۵۰ ء میں، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے کچھ ہی برس قبل بحر قلزم اپنی جگہ سے پیچھے ہٹ گیا تھا اور کا کیشیا کے مشرقی علاقہ میں ایک ساحلی راستہ نمودار ہوگیا تھا۔ یاجوج ماجوج نے قبل اسلام اسی راستہ کو استعمال کرتے ہوئے فارس کے علاقوں پر حملہ کیا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسی راستے کو استعمال کرتے ہوئے یاجوج ماجوج کے خلاف اپنی فوجیں روانہ کی تھیں۔

بہت سی احادیث اس بات کو ثابت کرتی ہیں کہ ذوالقرنین نے جس وعدہ کی بات کی تھی وہ وعدہ اسلام ہی ہے اور احادیث عربوں کو خبردار کررہی تھی کہ چونکہ دیوار میں دراڑ پڑ گئی ہے اس لئے اب عربوں کے اوپر حملہ ہونے والا ہے۔ ''وَیلٌ لِّلعَرَب'' پر غور کریں۔ جو چیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پریشان کن تھی وہ اس شگاف کی چوڑائی تھی جو شائد ۹۰ فرسخ (ایک فرسخ برابر ہے ساڑھے تین میل کے) تھی جو اتنی کافی ہے کہ ایک بڑی فوج اس میں سے بہ آسانی گذر سکے اور عربوں پر چڑھائی کردے۔ یہ پیشن گوئی پوری ہوگئی کہ ﴿ وَ تَرَکْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَمُوجُ فِيْ بَعْضٍ ---﴾ اور اس دن (جب یہ دیوار ڈھے جائے گی) ہم انہیں ایک دوسرے کے ساتھ موج درموج کردیں گے۔ (سورۃ الکھف آیت ۹۹)

اس کے ساتھ ہی یاجوج ماجوج کا ہر اونچی جگہ سے پھسلتے ہوئے آنے کا تذکرہ ہے (سورۃ الانبیا۔ آیت ۹۶)۔ قرآن نے اس کے لئے لفظ حَدَبٍ کا لفظ استعمال کیا ہے جو بخوبی پہاڑی پر سے نیچے آنے کے مطلب میں بھی لیا جاسکتا ہے۔ سمندر کے ساحلی علاقوں کا یہ وسیع شگاف شائد اتنا اہم نہیں تھا جتنا کہ بعد میں آنے والے وقتوں میں دریال کے درہ کا کھل جانا۔

احادیث کے الفاظ پر مبنی قرون اولیٰ کے مسلمانوں نے یاجوج ماجوج کو ترکی نسل سمجھا مگر اس کو موجودہ دور کے ترکی سے کوئی نسبت نہیں دینی چاہئے۔

یاجوج ماجوج کی عمر

اور جب اللہ نے یہ اعلان کردیا کہ اس دن ہم انہیں ایک دوسرے کے ساتھ موج درموج

Marfat.com

کردیں گے ﴿ وَ تَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَمُوجُ فِيْ بَعْضٍ ۔۔۔﴾ تو اللہ باری تعالیٰ کا مقصد کیا تھا۔ اللہ کے حساب میں ایک دن ہمارے ایک دن کے جیسا نہیں ہوتا بلکہ اس کا دورانیہ ایک لمبے عرصہ پر مشتمل ہوتا ہے جو شائد ہزار سال یا اس سے بھی زائد کا ہو۔ اللہ کے حساب میں ایک دن ایک ہزار سال کے برابر کا بھی ہے جو کہ ایک قرن (Millenium) ہوتا ہے۔ ﴿ وَ إِنَّ يَوْماً عِندَ رَبِّكَ كَأَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّونَ ﴾ [الحج : ٤٧] تیسرے باب میں شیخ عمران نے مختلف ربانی دنوں کے اوپر بحث کی ہے۔ قرآن نے صرف تین خاص ربانی دنوں کا تذکرہ کیا ہے۔

ا۔ ایک ربانی دن وہ ہے جس کی لمبائی ٥٠،٠٠٠ زمینی برسوں کے برابر ہے جس میں تمام فرشتے اللہ کی طرف چڑھتے ہیں۔ (سورۃ المعارج۔ آیت ٤)۔ یہ سورۃ یہ بتاتی ہے کہ اس طویل عرصہ میں کیا کچھ ہوتا ہے۔ اس دن دیگر دوسری چیزوں کے ساتھ لوگوں کو زندہ کیا جاتا ہے اور کافروں کو جہنم روانہ کیا جاتا ہے۔ بعض مفسرین کے نزدیک یہ یوم قیامت کا روز ہے۔

٢۔ اللہ کے دنوں کے ایک چکر میں ایک دن تو وہ ایک قرن ہوتا ہے جس میں اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کو اپنے احکامات آسمانوں سے زمین کی طرف روانہ کرتا ہے تا کہ ان پر عمل درآمد ہو اور اس کے فوراً بعد وہ ہزار سالہ قرن آتا ہے جس میں اللہ کے بھیجے ہوئے فرشتے واپس اللہ کی طرف لوٹتے ہیں اور بندوں کے اعمال پیش کرتے ہیں تا کہ ان کو جانچا جا سکے۔ ﴿ يُدَبِّرُ الْأَمْرَ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ إِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ أَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّونَ ﴾ [السجدۃ:٥]

جیسا ہم نے اوپر دیکھا کہ اسلام کا آنا اور یاجوج ماجوج کا رہائی پانا، دونوں ہی ایک ایسے وقت میں وقوع پذیر ہوئے (یعنی قریب قریب ٥٥٠ ء) جن کو ہم ایک نئے قرن کے دن کے آغاز کا وقت کہہ سکتے ہیں۔ ہم اس کو انتظامی دور کا قرن (Management Millenium) بھی کہہ سکتے ہیں۔ اگر ایسا تصور کرنا درست ہے تو اس قرن کا دور آج سے پانچ سو سال پہلے گذر چکا اور آج ہم دوسرے دور یعنی حساب کتاب (Accounting Millenium) کے قرن کے نصف پر پہنچ چکے ہیں۔ انتظامی دور آج سے تقریباً پندرہ سو سال پہلے شروع ہوا تھا اور اب صرف اللہ کی ذات باخبر کو یہ علم ہے کہ قیامت کب واقع کرے گا۔ شائد اسی دور کے آخر میں یا پھر اس کے بعد۔

Marfat.com

واللہ عالم بالثواب۔

یاجوج ماجوج اس وقت کی سب سے بڑی طاقت ہیں، مگر یہ تباہ ہو جائیں گے

آج تقریباً پندرہ سو سال کے عرصہ میں انسانیت نے یاجوج ماجوج کے ساتھ مل کر یا تو ان کے طرز زندگی کو اپنا لیا ہے یا پھر ان کے شانہ بشانہ ان کے ساتھ ساتھ چل رہی ہے۔ اب تو یہ صورت حال ہوگئی ہے کہ یہ بتانا بھی مشکل ہے کہ کون اصلی یاجوج ماجوج ہیں اور کون ہیں جنہوں نے صرف ان کی نقالی کی ہے۔ اس حدیث مبارک کی بنیاد جس میں یہ فرمایا گیا کہ ہر ہزار سے نو سو ننانوے جہنم میں جائیں گے یہی ہے۔

یاجوج ماجوج آج ہر پہاڑی پر سے پھسلتے چلے آرہے ہیں۔ آج کے دنیا کی ہر طاقت اور قدرت رکھنی والی جگہیں ان کے ہی پاس ہیں۔ اس وقت وہ دنیا کی واحد سپر پاور ہیں۔ اور یہ سپر پاور سوائے ناانصافی پر مبنی معاشرہ کے اور کچھ نہیں ہے (قَرْيَةٍ ظَالِمَةٍ) اور بقول قرآن مجید ہر ظلمت اور جبر سے بھرپور قوم قیامت سے قبل تباہ ہو جائے گی۔ (سورۃ الحج۔ آیات ۴۵ سے ۴۸)

یاجوج ماجوج کو اپنے نام کی خصوصیات کا علم ہو چکا ہے۔ دونوں میں سے ایک فعل معروف ہے اور دوسرا مجہول جو مشتق ہے تین الفاظ ا، ج، ج سے۔ اس مشتق سے بنا ہوا صرف ایک اور لفظ جو قرآن میں استعمال ہوا ہے وہ ہے اُجاج جو پانی کے انتہائی کڑوے ہونے کو ظاہر کرتا ہے۔ یعنی یاجوج موجوج وہ ہیں جو دوسروں کو جلاتے ہیں اور آخرکار خود جلیں گے۔

آخر اللہ تعالیٰ نے یاجوج موجوج کو انسانیت کے اس گروہ کے ساتھ ساتھ مردود کیوں کیا جنہوں نے ان کا طرز زندگی اپنا لیا ہے، کیا صرف اس لئے کہ انہیں جہنم میں جھونک دیا جائے؟۔ آخر کوئی ان کو کس طرح پہچانے اور ان کے طرز زندگی سے کیسے بچ جائے؟۔ آنے والے صفحات میں ان شاء اللہ آیات محکمات کی روشنی میں اس پر بحث ہوگی۔

فساد کیا ہے؟

یاجوج ماجوج کو قرآن نے مُفسِدُونَ فِی الارض قرار دیا ہے (سورۃ کھف۔ آیت ۹۴) میں نے اس کو اب سے قبل معنوی انداز میں ترجمہ کیا تھا کہ دنیا میں تباہی پھیلانے میں مددگار۔ آیئے

Marfat.com

اس کو ذرا تفصیل سے دیکھتے ہیں۔ مفسدون جمع کا صیغہ ہے مفسد کا۔ مفسد کا مطلب یہ ہے کہ ''وہ لوگ جو مجتمع ہو کر کچھ کریں''۔ اس موقع پر اس کا مطلب ہے کہ وہ لوگ جو اجتماعی طور پر ایک ایسا طرز زندگی اپنائیں اور اعمال کریں جس کا مقصد ایک ایسی تباہی لانا ہے جس کو فساد کہتے ہیں۔ یہ دونوں الفاظ یعنی فساد اور مفسدون کا مشتق لفظ ف، س، د ہے۔ تو آخر وہ کون سے خرابی یا تباہی ہے جسے فساد کہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اس مشتق لفظ سے جو الفاظ قرآن میں مختلف مقامات پر استعمال کئے ہیں وہ ہیں '' یُفسِدُونَ ، یُفسِد ، یُفسِدَ ، اَلمُفسِدِین وغیرہ وغیرہ''۔ نیچے کچھ آیات کے حوالے سے فساد کو دیکھا جا رہا ہے۔ یہ نوٹ کریں کہ جہاں کہیں جمع کا صیغہ استعمال ہوا ہے وہاں پوری قوم یا بڑا گروہ مراد ہے جو ان کاموں میں مشغول ہے۔ اسی طرح لفظ سے پہلے الف اور لام لگا کر اس کو معروف کر دیا گیا ہے اس معنی میں کہ اس میں اجتماعیت کا پہلو ہے۔

۱۔ مذہبی فساد۔ حکم ربانی سے انتہائی سرکشی کے ساتھ روگردانی۔ وہ گروہ جس نے ان احکامات کو اپنی اُخروی زندگی کا سرمایہ سمجھا ہوا تھا ﴿ یَنقُضُونَ عَهدَ اللّٰهِ مِن بَعدِ مِیثَاقِهِ ﴾ (توڑ دیتے ہیں اللہ سے کیا ہوا وعدہ) ﴿ وَ یُفسِدُونَ فِی الأَرضِ ﴾ (اور فساد پھیلاتے ہیں زمین پر)۔۔۔۔۔'' (سورۃ البقرۃ۔ آیت ۲۷)۔ اپنی ہی کتاب الٰہی پر عمل کرتے کرتے رک جائے اور ایک ترتیب وار عمل کے ذریعہ سے اللہ کے احکامات سے روگردانی کرنی شروع ہو جائے تو یہ فساد کہلائے گا۔ اس گروہ کا یہ عمل اس کی آخرت کی زندگی کو تباہ کر دے گا۔

۲۔ صلہ رحمی میں فساد۔ ترتیب وار طریقہ سے خاندانی بندشوں اور اجتماعیت کو تباہ کرنا۔ ﴿ وَ یَقطَعُونَ مَا أَمَرَ اللّٰهُ بِهِ أَن یُوصَلَ وَ یُفسِدُونَ فِی الأَرضِ ﴾ (اور کاٹ دیتے ہیں وہ رشتے جن کو اللہ نے جوڑنے کا حکم کیا ہے اور فساد پھیلاتے ہیں زمین پر)۔ (سورۃ البقرۃ۔ آیت ۲۷)۔ اس کا مطلب ہے کہ بیویوں کو شوہر سے الگ کر دیا جائے، بچوں کو والدین سے اور بھائیوں کو بہن بھائیوں سے چھڑا دیا جائے۔ وغیرہ وغیرہ۔

۳۔ نسلی فساد۔ بہت بڑے پیمانے پر نسل انسانی کا قتل عام اور نسل کشی اس کے عوامل ہیں۔ ﴿

Marfat.com

يُفۡسِدُ فِيۡهَا وَ يَسۡفِكُ الدِّمَاء ﴾ (اوراس میں فساد پھیلائے گا اور خون بہائے گا)۔(سورۃ البقرۃ۔ آیت ۳۰)

۴۔ زرعی فساد۔زراعتی معاملات،فصلوں اور کھیتی باڑی کے معاملات کا انہدام ﴿ لِيُفۡسِدَ فِيۡهَا وَ يُهۡلِكَ الۡحَرۡثَ ﴾ (تاکہ اس میں فساد پھیلائے اور کھیتیوں کو تباہ کردے۔۔)۔(سورۃ البقرۃ۔ آیت ۲۰۵)۔اس میں زرعی فصلوں کی تباہی کے ساتھ زرعی معاملات میں رخنہ اندازی، جینیاتی فصلوں کا پروان چڑھانا اور فصلوں کے ذریعہ سے انسانی جسموں میں زہر کا داخل کرنا سب شامل ہیں۔

۵۔نسل کشی کا فساد۔انسان کے تولیدی عوامل کا ناکارہ بنا دینا اور نسل انسانی کو پیدائش سے قبل موت کے گھاٹ اتار دینا بھی اسی میں شامل ہے۔﴿ لِيُفۡسِدَ فِيۡهَا وَ يُهۡلِكَ الۡحَرۡثَ وَالنَّسۡلَ ﴾ (تاکہ اس میں فساد پھیلائے اور کھیتیاں تباہ کردے اور نسل ختم کردے)۔(البقرۃ۔آیت ۲۰۵)

۶۔معاشی فساد۔ایک ایسے تجارتی ماحول کا انعقاد جو طاقتور کو یہ اجازت اور سہولت دیتا ہو کہ وہ کمزور کا حق مارلے اور اس کی املاک چھین لے۔﴿ فَأَوۡفُواۡ الۡكَيۡلَ وَ الۡمِيۡزَانَ وَ لَا تَبۡخَسُواۡ النَّاسَ أَشۡيَاءهُمۡ وَ لَا تُفۡسِدُواۡ فِي الۡأَرۡضِ بَعۡدَ إِصۡلَاحِهَا ﴾ (۔۔وزن پورا کرو اور لوگوں کی چیزوں میں کمی مت کرو اور زمین میں درستگی ہونے کے بعد اس میں فساد مت پھیلاؤ۔) (سورۃ الاعراف۔آیت ۸۵)

۷۔ ہم جنسی کا فساد۔معاشرہ میں ہم جنس پرستی کو ایک قانونی حیثیت دے دینا اور اس برائی کو برانہ سمجھنا۔ قرآن کے مطابق ﴿ أَئِنَّكُمۡ لَتَأۡتُونَ الرِّجَالَ وَ تَقۡطَعُونَ السَّبِيۡلَ وَ تَأۡتُونَ فِيۡ نَادِيۡكُمُ الۡمُنكَرَ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوۡمِهِ إِلَّا أَن قَالُوا ائۡتِنَا بِعَذَابِ اللَّهِ إِن كُنتَ مِنَ الصَّادِقِيۡنَ۔ قَالَ رَبِّ انصُرۡنِيۡ عَلَى الۡقَوۡمِ الۡمُفۡسِدِيۡنَ ﴾ (اور چاہتے ہو مردوں کو۔۔۔۔مفسد ہو۔) (سورۃ العنکبوت۔آیت ۲۹۔۳۰)۔اسی کے تحت ہم جنس پرستوں کی شادی (Gay Marriages) بھی آتی ہے جسے آج قانونی سرپرستی دے دی گئی ہے اور اللہ کے مقرر کردہ ازدواجی رشتہ کا مذاق اڑایا گیا ہے۔

Marfat.com

فساد کا مطلب یہ ہوا کہ ایک سوچے سمجھے منصوبہ کے تحت انسانی زندگی اور اس کے صدیوں پر محیط معاشرتی نظام کو تباہ و برباد کر دینا ہے۔ اور اس کے عوامل میں انسانی خون کا بہانا اور زندگی کے تمام شعبوں کے مروجہ اصول وضوابط کو ختم کر دینا اور ایک ایسا ماحول جنم دے دینا کہ یہاں کی حرکتوں سے آخرت کی زندگی بھی ناکامی و نامرادی کے اندھیروں میں ڈوب جائے۔ قرآن نے یاجوج ماجوج کو مفسدوں میں تو شامل کیا ہے مگر ان کے لئے کسی خاص فساد کی طرف اشارہ نہیں کیا ہے۔ اس لئے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ ایک ایسا گروہ ہے جس کے ذمہ ہر قسم کے فساد کی بار آوری ہے۔ وہ یقیناً ایسا گروہ ہے جس نے اللہ کی ناراضی مول لی ہے اور اس قابل ہے کہ جہنم کی آگ میں جھونک دیا جائے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کا تذکرہ ﴿ المَغضُوبِ عَلَیهِم ﴾ کہہ کر کیا گیا ہے۔

پہلے باب میں شیخ عمران نے بہت سے فسادوں کا تذکرہ کیا ہے جو عالمی سطح پر بہت نمایاں ہیں۔ ساتویں باب میں انہوں نے نسلی فساد کشی کی طرف اشارہ کیا ہے جو ان دنوں میں انتہائی شدت سے پھیل رہا ہے جو یقیناً یاجوج ماجوج کا ہی کام ہے۔ مگر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ انہوں نے پوری انسانیت کو کیسے ایک ایسے کام پر لگا دیا کہ افرادی طور پر بھی اور اجتماعی طور پر بھی حضرت انسان اپنی ہی تباہی کے عوامل کو شد و مد سے آگے بڑھا رہا ہے۔

یاجوج ماجوج کی شخصیت اور اس فسادی گروہ کی پہچان جسے وہ کنٹرول کر رہے ہیں۔

سورۃ بقرہ کے شروع میں ہی اللہ نے ایک ایسے گروہ کی نشاندہی کی ہے جو اجتماعی طور پر فساد کرتے ہیں۔ اللہ نے ان کے اس غلط اور بھٹکے ہوئے فسادی ہدف کا تذکرہ کیا ہے، ان کے عجیب ایمانی کیفیت کو بتایا ہے اس کے ساتھ ہی ان کے طرز عمل کے ساتھ ساتھ ان کی اس انتظامی تنظیم کو بھی کھول کر بتا دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے خفیہ سرغنہ کا نام بھی بتا دیا ہے۔ دراصل یہ آیات یاجوج ماجوج اور ان کے اہل کاروں کو بے نقاب کرتی ہیں جو ان کے لئے کام کر رہے ہیں۔

۱۔ غلط ایمانی بنیاد۔ یہ گروہ یقین دلاتا ہے کہ وہ اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے۔ ﴿ وَ مِنَ النَّاسِ مَن یَقُولُ آمَنَّا بِاللّٰهِ ---------- یُخَادِعُونَ اللّٰهَ وَ الَّذِینَ آمَنُوا ﴾ (سورۃ البقرہ آیات ۸، ۹، ۱۴)

۲۔ غیر معروف ایمانیات۔ اس گروہ کی یہ امتیازی نشانی ہے کہ وہ اپنے ایمانی نظریات کو عوام

Marfat.com

الناس کے سیدھے سادے سچے ایمان کے مقابل بیان نہیں کرتے اور ان لوگوں کو احمق سمجھتے ہیں۔﴿ وَ إِذَا قِيلَ لَهُمْ آمِنُوا ------- كَمَا آمَنَ السُّفَهَاءُ ----﴾ (سورۃ البقرہ۔آیت ۱۳)۔

۳۔ ذہنی ٹیڑھا پن۔اس گروہ کے لوگ ایک ذہنی اور دماغی بیماری میں مبتلا ہیں (بیمار دل) جس کو اللہ تعالیٰ مستقل بڑھاتا رہتا ہے۔﴿ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللَّهُ مَرَضاً ﴾ (سورۃ البقرہ۔آیت ۱۰)۔اس سے مراد منطقی ٹیڑھا پن، عجیب وغریب و نامانوس روایات اور جنسی پراگندگی بھی ہوسکتی ہے۔

۴۔ مثبت اہداف کا پروپیگنڈا۔یہ گروہ لوگوں کو یہ باور کراتا ہے کہ اس کے جو اہداف ہیں وہ انسانیت کے لئے بہت کارآمد ہیں۔﴿ وَ إِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ قَالُوا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ ----﴾ (سورۃ البقرہ۔آیات ۱۱۔۱۲)

۵۔ خفیہ میل جول اور غداری۔ان کے بڑے آپس میں وقفہ وقفہ سے ملاقاتیں کرتیں ہیں جس میں ان کے سب سے بڑے گرو بھی شامل ہوتے ہیں اور وہ ان کے ساتھ اپنے خیالات کا تبادلہ کرتے ہیں اور ان بڑوں سے ہدایات لیتے ہیں۔﴿ وَ إِذَا خَلَوْا إِلَى شَيَاطِينِهِمْ قَالُوا إِنَّا مَعَكُمْ ﴾ (سورۃ البقرہ:۱۴)

۶۔ شیطان بڑا لیڈر۔اس گروہ کے تمام سربرآوردہ لوگ اپنے بڑے لیڈر کو جواب دہ ہیں اور اس سے رابطے میں رہتے ہیں۔ اللہ نے ان کے بڑے لیڈروں کی شناخت ہمیں بتائی ہے کہ وہ شیاطین ہیں۔(سورۃ البقرۃ۔آیت ۱۴)۔اور شیطان کا لفظ قرآن مجید میں پہلی مرتبہ یہاں استعمال ہوا ہے۔اور یہ لفظ جمع کے صیغے میں آیا ہے۔ میں شیاطین کے بارے میں جو یاجوج ماجوج کے مددگار ہیں اور ان کے عملی طریقوں کے بارے میں بھی بات کروں گا۔

کتاب کے پہلے باب میں شیخ عمران حسین نے ایک عالمی مرکزی مالیاتی نظام کی طرف اشارہ کیا ہے جو ایک مالیاتی فساد ہے اور صرف اسی شیطانی یاجوج ماجوج گروہ کے ذریعہ ہی ممکن تھا۔ اسی طرح چوتھے باب میں انہوں نے یاجوج ماجوج کی شخصیت کی عکس بندی کی ہے اور ان جیسے خصوصیات کے حامل لوگوں کی نشاندہی کی ہے۔

شیطان: ایک مقناطیسی لیڈر کے روپ میں جس کی تقریریں قابل توجہ مگر دھوکہ دینے والی

Marfat.com

ہوتی ہیں

بڑا دھوکہ باز شیطان (ابلیس: جنوں کا جدامجد) جسے اللہ نے جن وانس شیاطین کے ساتھ اپنے پیغمبروں کے بالمقابل ایک شر کی طاقت بنایا ہے جو ہمیشہ سچائی سے ورغلاتا رہا ہے۔ ﴿ وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيَاطِيْنَ الإِنسِ وَ الْجِنِّ ﴾ (سورۃ الانعام۔آیت ۱۱۲)۔ یہ شیطان چپکے چپکے ایک دوسرے کی ہمت بندھاتے ہیں اور ڈھارس دینے والے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ وہ لوگ جن کو آخرت میں جی اٹھنے کی امید نہیں ہے ان کے ان الفاظ پر سنجیدگی سے کان دھرتے ہیں، ان کو قبول بھی کرتے ہیں اور اس کے نتیجہ میں وہ تمام گناہ کے کام کر بیٹھتے ہیں جن پر ان کو وہ اکساتے ہیں۔

یاجوج ماجوج کے بڑے لیڈر اور فسادی گروہ کا تعلق بنی اسرایل سے ہے

اسی فسادی گروہ کی ایک اور تفصیل میں ان کے بڑے لیڈروں کو ان لوگوں کے ساتھ شامل کیا گیا ہے جن کے بارے میں کہا گیا کہ وہ ایک دوسرے سے خفیہ ملاقات کرتے ہیں۔ ﴿ وَ إِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ قَالُوٓا أَتُحَدِّثُونَهُم بِمَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ ----- ﴾ (سورۃ البقرۃ۔آیت ۷۶)۔ یہ گروہ آخر کون سا گروہ ہے؟۔عبارت کے سیاق سے پتہ چلتا ہے کہ یہ گروہ وہ ہے جو اسلام کی مخالفت کرتا ہے حالانکہ ان کی مذہبی کتاب توراۃ میں پیغمبر اسلام علیہ السلام کے بارے میں جو تفاصیل موجود تھیں وہ اس کے عین مطابق تھے۔اس گروہ کو بنی اسرائل کے طور پر شناخت کیا گیا اور آج صدیاں گذر گئیں مگر ان کا فسادی رویہ ذرا بھی تبدیل نہیں ہوا ہے۔ (دیکھئے سورۃ البقرہ۔آیات ۴۰ سے ۷۳) اور تبدیل ہونگے بھی نہیں اس لئے کہ بطور قرآن وہ دل جو پتھروں میں تبدیل ہوگئے وہ قرآن میں یقین نہیں کریں گے۔ (دیکھئے سورۃ البقرۃ۔آیات ۷۴ اور ۷۵)۔ان کے فسادی رویہ کا اظہار گائے کی قربانی کے اس واقعہ سے چلتا ہے جب اللہ نے انہیں ایک گائے ذبح کرنے کا حکم دیا اور اس کا ایک ٹکڑا ایک مقتول کے جسم سے لگانے کا حکم دیا گیا جس سے وہ دوبارہ زندہ ہوا اور اپنے قاتلوں کا پتہ بتا دیا۔ (دیکھئے سورۃ البقرہ۔آیات ۶۷ سے ۷۳)۔اس میں قَتَلْتُم کا جمع کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے۔یعنی ان سبھوں نے مل کر اس واقعہ کی پردہ پوشی کرنے کی ٹھانی تھی اور اللہ نے ان کے اس فساد کو منظر عام پر لانے کا فیصلہ کیا تھا۔ ﴿ وَ اللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنتُمْ تَكْتُمُونَ ﴾ [البقرۃ : ۷۲]

Marfat.com

قرآن پاک میں بنو اسرائل کو یہود بھی کہا گیا ہے اور اہل کتاب بھی جو نصرانیوں کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ قرآن نے کسی جگہ یہ واضح کیا ہے کہ ان دونوں میں سے کون مراد ہے مگر کسی کسی جگہ پر کوئی خصوصی اشارہ نہیں ہے اور دونوں گروہ شامل ہیں۔ اللہ نے ہمیں یہ بھی بتایا ہے کہ اہل کتاب میں سے یا تو سارے کے سارے یہودی اور ان کے چھوٹی چھوٹی برادریوں نے توراۃ کو چھوڑ دیا تھا اور اس پر عمل کرتے تھے جو شیاطین جن نے انہیں سکھایا تھا۔ ﴿ ۔۔۔۔۔ مَا تَتْلُوا الشَّيَاطِينُ ﴾ (سورۃ البقرۃ۔ آیات ۱۰۱، ۱۰۲) یہ ہدایات شائد تالمود میں شامل ہیں جو یہودیوں کی بڑی معزز مذہبی کتاب ہے۔

اللہ نے ہمیں یہ بھی بتایا ہے کہ تمام یہود فساد پھیلانے میں بڑی سرگرمی دکھاتے ہیں اور محنت کرتے ہیں جس میں مذہبی کے ساتھ ساتھ دوسرے فسادات بھی شامل ہیں۔ (سورۃ المائدۃ۔ آیات ۱۱۳۔ ۱۱۵)۔ اسی بحث کو مدنظر رکھتے ہوئے میں اس نتیجہ پر پہنچتا ہوں کہ بنی آدم میں جو لوگ یاجوج ماجوج کے فسادی گروپ کے لیڈر ہیں وہ بنی اسرائل کے لوگ ہیں جو شیاطین جن کی دی ہوئی کتاب کو پڑھتے اور اس پر عمل کرتے ہیں۔

یاجوج ماجوج بنو اسرائل کو ان کے شہر (یروشلم) میں واپس لے آئے ہیں

سورۃ الانبیا کی آیات ۹۵ سے ۹۷ تک اللہ نے ایک شہر کا تذکرہ کیا ہے جس کا تعلق یاجوج ماجوج سے ہے۔ ﴿ وَ حَرَامٌ عَلَى قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا أَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُونَ ۔ حَتَّى إِذَا فُتِحَتْ يَأْجُوجُ وَ مَأْجُوجُ وَهُم مِّن كُلِّ حَدَبٍ يَنسِلُونَ (96) وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ فَإِذَا هِيَ شَاخِصَةٌ أَبْصَارُ الَّذِينَ كَفَرُوا يَا وَيْلَنَا قَدْ كُنَّا فِي غَفْلَةٍ مِّنْ هَذَا بَلْ كُنَّا ظَالِمِينَ ﴾ وہ شہر تباہ کر دیا گیا تھا اور یہ آیات بتاتی ہیں کہ اس کے رہنے والوں پر یہ شہر حرام کر دیا گیا تھا اس وقت تک کے لئے جب تک یہ تمام شرائط پوری نہیں ہو جاتیں:

۱۔ یاجوج ماجوج رہا نہ ہو جائیں

۲۔ یاجوج ماجوج پوری دنیا میں مکمل طور پر پھیل نہ جائیں۔ قرآن کے الفاظ ﴿ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنسِلُونَ ﴾ کا اطلاق ان باتوں پر بھی ہوتا ہے، مثلاً

الف۔ یاجوج ماجوج آپس میں مخلوط ہو گئے ہیں اور ان کی اولادیں دنیا کے تمام بادشاہوں کے

Marfat.com

خاندان میں موجود ہیں

ب۔ یاجوج ماجوج دنیا کی تمام بڑی تنظیموں میں دخل انداز ہیں۔(حَدَب بمعنی ابھری ہوئی جگہیں، عمارتیں)

ج۔ یاجوج ماجوج ہر پہاڑی پر سے نیچے پھسلتے چلے آرہے ہیں یعنی وہ ہر جگہ حملے کررہے ہیں اور ہر ایک کے ساتھ جنگ میں ہیں۔

یہ تمام شرائط اس بات کے متقاضی ہیں کہ یاجوج ماجوج اس شہر کے لوگوں کو جو تباہ ہوگیا تھا مدد دے رہے ہونگے کہ وہ اپنے شہر میں واپس آجائیں۔ چھٹے باب میں شیخ عمران نے انتہائی کامیابی کے ساتھ ان آیات کو یروشلم کی تاریخی شہادتوں کے ساتھ جوڑا ہے اور انہوں نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ وہ شہر جو صدیوں قبل تباہ کر دیا گیا تھا وہاں پچھلی صدی سے بنواسرائل کو واپس لانے کا آغاز کر دیا گیا ہے۔ یہ آیات یہ تشریح کر رہی ہیں کہ اسرائل کی مملکت کیوں بنائی گئی ہے اور بنواسرائل کو اس میں کیوں واپس لایا جارہا ہے۔ شیخ عمران کا یہ اندازہ بالکل درست لگتا ہے کہ وہ لوگ جو یہ کام کر رہے ہیں یقیناً یاجوج ماجوج ہیں۔اور یہ حقیقت کہ بنواسرائل کے اشخاص ہی یاجوج ماجوج کے بڑے لیڈر ہیں اس کاروائی کی بڑی واضح وجہ ہے۔

جب یاجوج ماجوج اس مقصد میں کامیاب ہوجائیں گے تو اللہ کا وعدہ جو حق ہے نزدیک جائے گا۔ اس کا مطلب شائد یہ بھی ہو کہ سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام جن کی بنی اسرائل نے تکذیب کی تھی اور انہیں مارنے کی کوشش کی تھی، کی واپسی کا وقت نزدیک آچکا ہے۔اس وقت وہ جنہوں نے ان کا انکار کیا تھا اب آنکھیں پھاڑے اس حقیقت کا مشاہدہ کر رہے ہونگے جس کو قرآن نے ایسے بیان کیا کہ ﴿ شَاخِصَةٌ أَبْصَارُ الَّذِينَ كَفَرُوا ﴾ اور انہیں اندازہ ہوجائے گا کہ اب اس عذاب سے وہ بچ نہیں سکیں گے۔

شیخ عمران حسین کا یہ نظریہ کہ یروشلم ہی وہ شہر ہے جو تباہ کیا گیا ان باتوں سے تقویت حاصل کرتا ہے جس میں اللہ نے یہ فرمایا کہ بنواسرائل زمین میں دومرتبہ طاقت حاصل کریں گے اور دونوں مرتبہ فساد برپا کریں گے (دیکھئے سورۃ بنی اسرائل۔آیات ۴ سے ۸)۔ پہلا عروج تو مکمل ہوچکا ہے اور اللہ کا وعدہ بھی پورا ہوچکا ہے ﴿ وَكَانَ وَعْداً مَّفْعُولاً ﴾۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہم آج کل

Marfat.com

اسرائیل کے دوسرے عروج کا دور دیکھ رہے ہیں ﴿ وَعْدُ الآخِرَ ﴾ ۔بنواسرائیل کو دوسرے لوگ مختلف ممالک سے لے کر آئے ہیں۔﴿ ---فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ الآخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ لَفِيفًا -----﴾(سورۃ بنواسرائیل۔آیت ۱۰۴)

مسیح الدجال۔ (جھوٹا مسیح) یاجوج ماجوج کا لیڈر.

میں نے اوپر ان خیالات کا اظہار کیا ہے کہ یاجوج ماجوج کے بڑے لیڈر بنواسرائیل سے ہیں جو شیاطین جن کی کتاب پڑھتے ہیں اور ان میں سے ایک یقیناً ان کا سب سے بڑا لیڈر ہوگا۔ احادیث نبوی سے بھی اس حقیقت کی طرف اشارہ ملتا ہے کہ انہوں نے اصل مسیح کا انکار کر دیا اور اب ایک مسیح الدجال کے منتظر ہیں۔حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دور میں اس کو بطور مدینہ منورہ میں رہنے والے ایک نوجوان یہودی ابن صیاد کا گمان کیا تھا۔ایک حدیث سے ہمیں یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اسی وقت وہ ایک دور دراز جزیرہ میں قید تھا۔یقیناً دجال مختلف شکلوں اور ہیئت میں مختلف ادوار میں موجود رہتا ہے۔اپنی کتاب ''Jerusalem in the Qur'an'' میں شیخ عمران نے اس کی ان ہیئتوں پر بحث کی ہے۔

یاجوج ماجوج مذہبی فرقوں میں بھی داخل ہو چکے ہیں

قرآن کی تشبیہات پر مبنی فسادی گروہوں کے بارے میں مشہور صحابی رسول حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اپنے دور میں اسلام کے ابھرتے ہوئے فرقوں کو ''یہود اسلام'' کا نام دیا تھا۔ان کا مقصد یہ بتانا تھا کہ ان گروہوں میں فساد کا وہ عنصر موجود تھا جس کی قرآن نے نشاندہی کی ہے۔حدیث مبارک سے ہمیں یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ تمام فرقے جہنمی ہیں ماسوائے اس فرقہ کے جو قرآن وسنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرے۔

پہلے باب میں شیخ عمران نے مسلمان فرقوں کے بارے میں بحث کی ہے اور انہیں اس بات پر آمادہ کرنا چاہا ہے کہ وہ یاجوج ماجوج کے بارے میں اپنی ارا کا اظہار کریں اور اپنی سمتیں متعین کریں۔کچھ عیسائی، ہندو، بدھ، دہریے وغیرہم کے اندر بھی فسادی عناصر پائے جاتے ہیں۔منطقی طور پر یہ تمام گروپ اپنے آپ کو سب سے بڑی فسادی طاقت یاجوج ماجوج کے ساتھ متصل کرتے ہیں۔عین ممکن ہے کہ ان گروہوں کے بڑے ،دجال کے ساتھ بات ملاقات جاری رکھے ہوئے

Marfat.com

ہوں۔شائد اسی وجہ سے اللہ نے مسلمانوں کو اس بات سے روکا ہے کہ وہ یہودیوں اور نصرانیوں کو اپنا دوست نہ بنائیں۔اس نے یہ بھی بتا دیا ہے کہ یہ لوگ صرف آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں۔(سورۃ المائدہ۔آیت ۵۱)۔شیخ عمران حسین نے بطور خاص یوروپین یہودیوں اور عیسائیوں کے اتحاد کو اسی نقطہ نظر سے دیکھا ہے۔

عملی توجیہات

شیخ عمران نے یاجوج ماجوج کی رہائی کے اثرات کا بڑے غور اور توجہ سے مطالعہ کیا ہے۔ میرے خیال میں سب سے اہم سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ" ہم اپنے آپ کو ان شیطانی لچھے دار خوبصورت باتوں اور اچھائی اور بھلائی کے فائدہ مند بنائے ہوئے جھوٹے دعوں سے کیسے بچائیں اور ان کے دام میں پھنس کر کہیں اس گروہ میں شامل نہ ہو جائیں۔سورۃ الکھف نے ہمیں اس سے بچاؤ کی ایک ترکیب یہ بتائی ہے کہ شہروں کو چھوڑ کر دیہاتوں اور چھوٹی جگھوں پر جا بسیں۔احادیث سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے اور شیخ عمران نے اسی موضوع پر چھٹے باب میں ایک" مسلم گاؤں" کا تصور پیش کیا ہے۔

امت مسلمہ کی عالمی اجتماعی ذمہ داریوں کو بہت پہلے ہی تہہ تیغ کیا جا چکا ہے۔جب تک یاجوج ماجوج دنیاوی معاملات پر حاوی ہیں اسلامی خلافت کی واپسی ناممکن ہے۔ سورۃ الصّف آیات ۱ سے لے کر ۱۴ تک دنیا کی تاریخ اور مستقبل میں پیش آنے والے واقعات کا ایک اجمالی خاکہ پیش کرتی ہے۔بنو اسرائل کے وہ گمراہ اور فسادی لوگ جنہوں نے سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام اور سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دھوکہ دیا وہ یقیناً اپنی پوری کوشش صرف کریں گے کہ اللہ کی عطا کی ہوئی روشنی کو بجھا دیں۔اس کام کے لئے وہ اپنا جھوٹا مسیحا (مسیح الدجال) پیش کر رہے ہیں۔ان کے یاجوجی ماجوجی عسکریوں نے پوری دنیا کو تاراخت کر دیا ہے مگر سیدنا امام مہدی علیہ السلام ان کے خلاف آخری جہاد کا آغاز کریں گے اور سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کا اختتام فرمائیں گے اور پھر وہ دنیا پر اسلامی شریعت کے تحت ان شاءاللہ حکومت کریں گے۔

تمام عدی

صفر ۱۴۳۰ھ

Marfat.com

باب (1)

عصر جدید میں قیامت کی نشانیوں کی اہمیت

Marfat.com

عصر جدید میں قیامت کی نشانیوں کی اہمیت

حضرت محمد مصطفٰے احمد مجتبٰے ﷺ نے فرمایا:

''دنیا ایک ایسا دریدہ لباس ہے جو ایک سرے سے دوسرے سرے تک پھٹ چکا ہے اور اب صرف ایک دھاگے کے ساتھ آویزاں ہے جو بہت جلد ٹوٹ جائے گا''

قیامت کی نشانیوں کے موضوع کو گرفت میں لانا اور دُرست انداز میں قیامت کو بیان کرنا جس میں جھوٹے مسیح دجّال اور یاجوج و ماجوج کا بھی تذکرہ ہو، کئی ایک وجوہ کی بنا پر نازک اور قطعی اہمیت کا حامل ہے۔

سب سے اہم بات تو یہ ہے کہ یہ موضوع مسلمان علماء کو تمام مخالفین کی کوتاہیوں کو طشت از بام کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ وہ بے دینی، مذہبی، ظاہری اور باطنی خامیاں ہیں چنانچہ وہ علماء آج کی دنیا کی روش کار، سیاسی، اقتصادی، مذہبی اور روحانی حقیقت کو تلاش کر کے بیان کرتے ہیں۔ جو دنیا کے فسادات تمام برائیوں اور تباہی کا باعث ہیں۔

انڈے کا حلوہ کھانے سے ذائقے کا پتہ چلتا ہے۔ تاہم اس کتاب کے مصنف نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی واپسی، جھوٹے مسیح یا مسیح علیہ السلام کے دشمن دجال اور یاجوج و ماجوج کے متعلق صحیح انداز میں بیان کیا ہے اور ماضی کے صلیبی برطانیہ اور آج کے صلیبی امریکہ اور مستقبل کے صلیبی یہود (کوئی کہہ سکتا ہے وہ کل پہلے ہی آچکی ہے) کے بارے میں اپنے نظریات بیان کئے ہیں اور ان کے نظریات کو رد کرنے کا خلاصہ یہ ہے کہ ایسے اصول پرست نقاد، یہودی، عیسائی اور مسلمان شراب پی کر بیوتوف بنانے والے حقیقت میں خود بے وقوف ہیں اس مصنف کی کتاب قرآن میں یروشلم (Jerusalem in Quran) چھ سال قبل 2002ء میں شائع ہوئی تھی۔ تمام حقائق و اعتراضات کے باوجود یہ کتاب بہترین فروخت ہونے والی ثابت ہوئی۔

Marfat.com

چنانچہ کتاب کا مصنف آج تک انتظار کررہا ہے۔ان لوگوں کے اعتراضات کا جنہوں نے عالمانہ انداز میں اس کتاب کے بنیادی موضوع سے اختلاف کیا ہے۔

جس طرح واقعات تسلسل کے ساتھ دنیا میں رونما ہورہے ہیں۔اُن سے میری کتابیں یروشلم اِن قرآن اور عصر جدید میں یاجوج وماجوج کے متعلق اسلامی تصور، صحیح اور درست ثابت ہورہی ہیں۔ہم اُمید کرتے ہیں ہماری یہ کتابیں ہمارے نقادوں کو ترغیب دیں گی کہ وہ ہمارے اس عقیدے کو تسلیم کریں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک دن دنیا میں ضرور تشریف لائیں گے اور جھوٹا مسیح یا مسیح کا دشمن دجال بھی ظاہر ہوگا اور یاجوج وماجوج کافی عرصہ پہلے دنیا میں رہا کیے جاچکے ہیں اور اب وہ دنیا کے معاملات پر چھائے ہوئے کردار ہیں۔

یاجوج وماجوج کی سب سے زیادہ اہمیت اس حقیقت میں مضمر ہے جس کی بنیاد قرآن حکیم ہے۔(قرآن حکیم میں بہت سی آیات موجود ہیں۔جن کا براہ راست تعلق دجال سے ہے)

اس لئے علمائے اسلام کو کوشش کرنی چاہیے کہ وہ دنیا کے علماء کو ترغیب دیں کہ وہ قیامت کی اہم نشانیوں کا احاطہ کریں اور جدید دنیا پر اچھا تاثر قائم کریں۔

ظاہریت اور حقیقت ایک دوسرے کی ضد میں:

آج کی دنیا کی حقیقت کیا ہے؟

لہٰذا ہمارا پہلا جواب یہ ہے کہ ظاہر اور حقیقت ایک دوسرے کی ضد ہیں۔

جب کہ وہ لوگ جو دجال کو پسند کرتے ہیں دجال دراصل جھوٹا مسیح ہے۔جو ایک آنکھ سے دیکھتا ہے۔(ظاہری آنکھ) وہ آج کی دنیا کو بہترین قرار دیتا ہے۔حالانکہ حضرت خضر علیہ السلام بھی دوسروں کی طرح اس دنیا میں موجود ہیں۔اور قرآن حکیم سورۃ الکھف میں ان کا ذکر ہے خضر علیہ السلام دونوں آنکھوں (ظاہری اور باطنی) سے دیکھتے ہیں۔جو موجودہ دنیا کو بدترین قرار دیتے ہیں۔

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ کی حدیث ہے اور وہ حدیث صحیح مسلم میں درج ہے۔

''دجال دو چیزوں کے ساتھ ظاہر ہوگا۔ایک دریا اور دوسرے آگ ہے مگر حقیقت میں دریا بھی آگ ہوگا اور آگ دراصل ٹھنڈے پانی کا دریا ہوگا بہت سے علماء جن میں مسلمان علماء بھی شامل تھے۔اُس جھوٹ کو تسلیم کرتے تھے۔جو امریکہ سے نفرت اور دشمنی کا باعث بنا اور کہا کہ اسلام کے انتہا

Marfat.com

پسندوں نے اس جھوٹ سے تحریک حاصل کی اور وہ بھڑک اُٹھے اور 11 ستمبر کو منصوبہ بندی سے امریکہ پر حملہ کر دیا۔

اس طرح امریکہ نے لوگوں کو بیوقوف بنایا کیونکہ انہوں نے ظاہریت پر دھیان دیا تھا۔ اور حقیقت کو جاننے کی کوشش نہیں کی تھی۔ امریکہ کے لوگ بھاپ کی مانند اُبل پڑے۔ پھر کیا تھا کہ اُس دن سے پھر ہر دن مصائب میں گزرنے لگا۔ اُس دن سے اکثر لوگوں نے اپنے آپ کو وقف کر دیا۔ اور ایسے گناہوں کے کاموں میں مغربی دنیا کی مدد کرنے لگے جس کے نتیجے میں ناانصافی کی جنگ کا آغاز ہو گیا جس کو مغربی دنیا نے دہشت گردی کی جنگ کا نام دیا۔

مغرب والوں نے دہشت گردی کی غلط اور لایعنی تعریف لوگوں کے سامنے پیش کی۔ (ایسا شخص جو جرأت کے ساتھ مغرب اور اسرائیل کے ظلم کے خلاف ہاتھ اٹھاتا ہے دہشت گرد ہے)

ایسے ظالم لوگوں پر جب صحیح بات واضح ہوگی اُس وقت تک بہت دیر ہو چکی ہوگی پھر اُن کے لئے اُس گڑھے میں سے باہر نکلنا مشکل ہوگا جس میں وہ گر چکے ہیں۔ وہ قرآن پاک میں مذکورہ سورۃ الحجرات میں اللہ کی تنبیہہ کی طرف دھیان دینے سے بُری طرح ناکام رہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ إِن جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوٓاْ أَن تُصِيبُواْ قَوْمًۢا بِجَهَٰلَةٍ فَتُصْبِحُواْ عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ نَٰدِمِينَ ۝

ترجمہ: اے ایمان والو۔ اگر کوئی شریر آدمی تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو خوب تحقیق کر لیا کرو۔ کبھی کسی قوم کو نادانی سے کوئی ضرر نہ پہنچاؤ۔ پھر اپنے کئے پر پچھتانا پڑے۔ (سورۃ الحجرات 49,6)

11 ستمبر کے واقعات سے متعلق حکومتی وضاحت نے جن لوگوں کو اُلو بنایا تھا۔ اُن کے لئے یہ جاننا ضروری ہے کہ امریکہ پر دہشت گردانہ حملے کرنے والوں کے پاس گذشتہ حملوں اور بعد میں تکمیل پانے والے حملوں کی خون آلودہ طویل فہرست تھی۔ جو بعد میں لندن، میڈرڈ، ممبئی اور دیگر مقامات پر پایۂ تکمیل کو پہنچائے گئے۔

جب تک ان واقعات کی حقیقت کو سمجھا نہیں جائے گا جو دجال اور یاجوج و ماجوج کے ضمن میں بیان کئے گئے ہیں۔ تو بار بار لوگوں کو اس طرح کے جھوٹ سے بیوقوف بنایا جاتا رہے گا اس

Marfat.com

کتاب کے مصنف نے اس موضوع کو اچھی طرح سمجھ لیا تھا۔ اس لئے وہ اُس جھوٹ اور فریب کے جال میں گرفتار نہیں ہوا۔

11 ستمبر 2001ء کو جب امریکہ پر حملہ ہوا۔ تو اُس کے چند دن بعد ہی لوگوں نے جان لیا تھا کہ اس جھوٹے دہشت گردی کے الزام میں اور اسی طرح 1914ء کے موسم گرما میں دہشت گردی کا جھنڈا لہرانے میں کیا تعلق ہے۔ کیونکہ 1914ء میں دہشت گردی کے الزام کے فوراً بعد پہلی بڑی عالمی جنگ شروع ہوگئی تھی۔

11 ستمبر کے واقعہ کے تین ماہ بعد مسلمانوں نے امریکہ پر حملے کے الزام کا جواب شائع کرایا۔ جس میں مندرجہ ذیل اہم نکات بیان کیے گئے۔

مجھے یقین واثق ہے کہ وہ جہنمی لوگ جو دنیا پر حکمرانی کر رہے ہیں۔ وہ دونوں دہشت گردی کے حملوں کے خود ذمہ دار ہیں۔ اور اسرائیل کی تنظیم موساد اور ان کے دیگر اتحادی ہیں جنہوں نے ان حملوں کی منصوبہ بندی کی اور پھر 11 ستمبر کو اُسے عملی جامہ پہنایا۔

ایک اسلامی سفرنامہ جو اس چیلنج کے سات سال بعد شائع ہوا۔ اُس میں بیان کیا گیا ہے کہ

11 ستمبر 2001ء کی صبح کو میں اُس وقت نیویارک کے جان ایف کینیڈی ایئر پورٹ پر موجود تھا جب امریکہ کی سی آئی اے اور اسرائیل کے موساد نے مل کر حملے کا منصوبہ بنایا۔ پھر حملہ کیا اور نیویارک کے علاقہ لوئر مین ہیٹن میں ورلڈ ٹریڈ سینٹر کی دو بلند و بالا مینار نما عمارتیں زمین بوس کر دیں۔ اور پھر اس بڑے حادثے کا جھوٹا الزام عرب کے دہشت گردوں اور مسلمانوں کے سر تھوپ دیا۔ یہودی اور عیسائیوں کا پُراسرار اور ملحدانہ اتحاد جو یورو یہودی ریاست اسرائیل کی شہہ پر پوری دنیا پر حکومت کر رہا ہے۔ وہ میرے اس دعوے کو چیلنج کر سکتا ہے۔ کہ اس بڑے حملے کی ذمہ دار امریکہ کی سی آئی اے اور اسرائیل کی موساد تھیں۔

وہ اپنی ہٹ دھرمی پر قائم رہ کر ایسا کر سکتے ہیں۔ حالانکہ امریکہ کی حکومت نے یہ ذمہ داری اُن سی آئی اے اور موساد کو سونپتے ہوئے سچائی سے کام لیا تھا۔ اس کے باوجود وہ اس حملے کا الزام عربوں اور مسلمانوں کے سر دھرتے ہیں۔

اس صورت میں میں اُن کو دعوت دیتا ہوں اور دوسرے لوگوں کو بھی چیلنج کرتا ہوں جو ان جیسے نظریات رکھنے میں ہٹ دھرمی اور سرکشی سے کام لے رہے ہیں کہ وہ سب آگے آئیں اور ہم سب

Marfat.com

مل کر دُعا کریں کہ جو اس معاملے میں جھوٹا ہے اور دوسرے پر الزام تراشی کرتا ہے۔ اُس پر خدا اور اُسکے رسول علیہ ﷺ کی لعنت ہو۔

کیا یہ تمام واقعات حادثاتی طور پر رُونما ہو رہے ہیں؟

جب ہم قیامت کی نشانیاں کے موضوع کو گہرائی کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ تو وہ ایمان رکھنے والوں کو حقیقت کے اندر اُترنے کی اجازت دیتا ہے۔ تا کہ وہ اس قسم کے دوسرے واقعات جو موجودہ زمانے میں ظہور پذیر ہو رہے ہیں۔ اُن کا موزوں اور مناسب جواب دینے کے قابل ہوسکیں حقیقت پر مضبوط گرفت سے یوں بیان کیا جائے گا۔

☆ موجودہ زمانے میں گلوبلائیزیشن سے (دنیا کے ممالک کو قریب ترلانا) تمام انسانوں کو بے دین اور زوال پذیر معاشرے میں شامل کیا جارہا ہے۔

☆ دنیا کی حکومت کا ظاہر ہونا اور بین الاقوامی سیاسی آمریت کا اُبھرنا جس سے حکومت اور سلطنت مذاق بن کر رہ جاتی ہے۔

☆ ایک دوسرے سے باہمی روابط کے ذریعے سے پوری دنیا کی اقتصادیات کا استعمال جو بے مثال اور مستقل طور پر پوری دنیا میں مچھلی کے انڈوں کی طرح غربت پھیلا رہی ہے۔ اور ایسی مستقل دولت جس کے بارے کبھی سنا نہیں۔

☆ ان کا بین الاقوامی معاشی نظام محض دھوکہ اور فریب ہے جس میں کاغذی کرنسی کے عوض کوئی دولت (سونا، چاندی) نہیں ملتی۔ چنانچہ اس معاشی نظام سے کچھ لوگ امیر سے امیر تر بن جاتے ہیں۔ اس طرح اُن کے پاس محنت کے بغیر دولت آجاتی ہے۔ علاوہ ازیں جب کرنسی کی قیمت گر جاتی ہے۔ تو وہ دوسرے لوگوں کو نقصان پہنچاتے ہیں اور صرف چند لوگ فائدہ اُٹھاتے ہیں۔

☆ ایک نیا بین الاقوامی معاشی نظام جو عنقریب رائج ہونے والا ہے۔ وہ نقد رقم کے بغیر برقی کرنسی ہوگی جس کو پوری دنیا میں رائج کیا جائے گا اور تمام بنکنگ کنٹرول اسرائیل ریاست کے ہاتھ میں ہوگا۔

☆ عورتوں کی کایا پلٹنے کا انقلاب (شب علامت ہے عورت کی) یعنی رات کو دن میں تبدیل کر دینا۔ جس کا مقصد مشترکہ خاندانی نظام کو توڑنا ہے۔

Marfat.com

☆ تفریحات اور فضول خرچی کے لئے بہت بڑی امداد دینا۔ مثال کے طور پر اولمپک کھیلیں، ورلڈ کپ فٹ بال، کرکٹ، مس ورلڈ، مس یونیورس، مقابلہ حسن، امریکہ کے صدر کا الیکشن وغیرہ وغیرہ۔

ان تمام تقریبات کو اس قدر ذہانت سے ترتیب دیا جاتا ہے کہ موجودہ زمانے کی منحوس اور بدفعال حقیقت سے لوگوں کی توجہ ہٹ جاتی ہے اور اُن تفریحات سے محظوظ ہونے میں غرق ہو جاتے ہیں۔

☆ ٹیلی وژن (جس میں اسلامی کیبل بھی شامل ہے) حقیقت کا حلیہ بگاڑنے میں اہم کردار ادا کر رہا ہے ٹیلی وژن لوگوں کے ذہن اور سوچ بدل رہا ہے۔ اور ناظرین غیر شعوری طور پر جھوٹ کو اپنے دلوں اور دماغوں میں سمو رہے ہیں۔ لیکن جہاں تک اسلامی کیبل کا تعلق ہے تو وہ ماہرانہ انداز میں 5% زہر اُگل رہا ہے۔

درحقیقت یہ موضوع ایسے موثر شواہد مہیا کر رہا ہے اور قارئین کو اجازت دیتا ہے کہ وہ جھوٹے مذہبی پراپیگنڈے اور حقیقی مذہب میں امتیاز کو محسوس کریں یہاں تک کے سچے دین اسلام میں شامل جھوٹے فرقوں کی نشاندہی کریں۔ کیونکہ تمام جھوٹے مذاہب اور فرقوں میں اتنی قابلیت یا صلاحیت نہیں ہے کہ وہ مسلسل رونما ہونے والے حادثات اور پیش آنے والے پراسرار واقعات کی حقیقت کو صحیح انداز میں بیان کرسکیں۔

قابل غور بات یہ ہے کہ کیا یہ تمام واقعات حادثاتی طور پر پیش آسکتے ہیں؟ اگر نہیں تو پھر یہ کیوں اور کیا ہیں؟

ہم موجودہ دور میں ''قیامت کی نشانیاں'' کے موضوع پر بحث کرتے ہیں۔ تو کیوں ہم ان پُراسرار واقعات اور حادثات پر بحث نہیں کرتے۔ جبکہ دونوں کا آپس میں گہرا تعلق ہے چنانچہ ہم نے اسکی بنیادی وجہ اپنی کتاب ''قرآن میں یروشلم'' میں پیش کردی ہے۔

اللہ سبحان تعالیٰ واضح فرماتا ہے کہ

> ''جس شہر کو میں نے تباہ کر دیا تھا اور پابندی لگا دی تھی کہ اُس شہر کے لوگ کبھی واپس نہیں آسکیں گے اور نہ ہی اس شہر کی ملکیت کا دعویٰ کرسکیں گے۔ جب تک یاجوج و ماجوج رہا نہیں ہو جاتے اور دنیا میں ہر طرف پھیل نہیں جاتے۔'' (قرآن حکیم سورۃ الانبیاء 6-95-21)

Marfat.com

اس جدید دور میں قیامت کی نشانیوں کی وضاحت کا بنیادی مقصد اُس شہر کی نشاندہی کرنا ہے۔ جسے یروشلم کہتے ہیں۔ (دیکھئے اس کتاب کا چوتھا باب جس میں ہم نے قرآن پاک کی آیات اور جدید روش کار (Methodology) کے ذریعے وضاحت کی ہے) اس جدید دور کی حقیقت دجال ہے۔ جو دراصل جھوٹا نبی اور مسیح علیہ السلام کا دشمن ہے وہ اس وقت روئے زمین پر اپنے مشن کی تکمیل اور بلندیوں کے قریب تر ہے۔ یعنی مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کرنے والا ہے۔

اس حقیقت سے انکار ممکن نہیں کہ یہودی پہلے ہی یروشلم واپس آچکے ہیں۔ اور اُس شہر کی ملکیت کا دعویٰ کر رہے ہیں۔ انہوں نے بیت المقدس میں ایک دغا باز اور مکار ریاست اسرائیل کے نام سے بڑی کامیابی کے ساتھ قائم کر دی ہے۔ اور جس نے اب تک عام قوت کے علاوہ خون ریز طاقت بھی حاصل کر لی ہے (جس کی حفاظت اقوام متحدہ کی سکیورٹی کونسل میں امریکہ کے ان گنت ووٹوں سے پختہ ہوئی ہے۔ اور سکیورٹی کونسل کا کنٹرول یاجوج و ماجوج کے ہاتھوں میں ہے)

چنانچہ اس طرح اسرائیل نے ایسی طاقت حاصل کر لی ہے کہ وہ عنقریب امریکہ کی بجائے پوری دنیا پر حکمران ریاست بن جائے گا۔

ایک ایسا جوان جس کا جسم خوبصورت اور بال گھنگھریالے ہوں گے وہ ریاست اسرائیل کا حکمران ہوگا اور آنے والے زمانے میں مسیح موعود ہونے کا اعلان کرے گا۔ دراصل وہ جھوٹا نبی حضرت مسیح علیہ السلام کا دشمن دجال ہوگا مگر وہ یاجوج و ماجوج جیسے سپاہیوں سے کام لیے بغیر اپنے مشن میں کامیاب نہیں ہوسکتا۔

اس جدید دور میں ''قیامت کی نشانیاں'' اس کتاب کا بنیادی اور مرکزی خیال یہ ہے کہ اس موضوع کی سچائی اور اُس کے صحیح قرار دینے کی آزمائش کرنی چاہیے اور اس تبصرے پر یقین نہیں کرنا چاہیے جو چند سال قبل کیا گیا تھا۔

قرآن حکیم سچائی ہے اور سچائی صرف حقیقت ظاہر کرتی ہے۔ چنانچہ معززین قارئین کو اُس وقت حیران نہیں ہونا چاہیے جب ہم اس کتاب کے کسی باب میں اسرائیل کے موضوع کی طرف بار بار پلٹتے ہیں۔ ہم قارئین کو متاثر کرنے اور ہم خیال بنانے کے لئے ایسا کرتے ہیں۔ لیکن ہم پرہیز و احتیاط کرتے ہیں کہ ہمارے اس مستند علمی نظریئے کو کوئی ہٹیلا پن نہ چمٹ جائے۔ کیونکہ ضدی نظریئے حقیقت کو بیان کرنے میں بار بار ناکام ہو جاتے ہیں۔

Marfat.com

اگر قرآن حکیم میں سے بیان کی گئی ہماری وضاحت غلط ہے تو ہمارے نقادوں کا فرض ہے کہ وہ ہمیں بتائیں کہ صحیح کیا ہے؟ وہ اپنے موقف کی تائید میں قرآن حکیم سے حوالے دے سکتے ہیں جن کا ان واقعات و حادثات سے تعلق ہو جو پوری دنیا میں عموماً اور بیت المقدس میں خصوصاً پیش آرہے ہیں۔

اس موضوع پر بحث کے ضمن میں ایک غیر معمولی عالم خاموش ہے جبکہ اس جدید دور میں اس موضوع سے متعلق گھٹیا قسم کی بہت سے کتابیں لکھی جا چکی ہیں جن میں کچھ جائز شبہات ظاہر کئے گئے ہیں ڈاکٹر تمام آدی جو قرآنی معانی کے جیدّ عالم ہیں۔ انہوں نے کتاب کے مصنف سے اس موضوع پر خط و کتابت کرتے ہوئے تبصرہ فرمایا ہے اُن کا خیال ہے کہ اس نظریہ اور موضوع پر جان بُوجھ کر معلومات میں خرابی پیدا کی گئی ہے تاکہ اس موضوع کے صحیح ادراک اور وضاحت میں رکاوٹ پیدا ہو سکے۔ وہ لکھتے ہیں۔

''میرا خیال ہے کہ تم مجھ سے متفق ہو گے کہ اسلامی ادب جس میں تفاسیر اور احادیث بھی شامل ہیں۔ اُن کو تبدیل اور قطع بُرید کیا گیا ہے۔ یا تو اُن کو بالکل نظر انداز کر دیا گیا ہے یا پھر توڑ مروڑ کر پیش کیا گیا ہے۔ خاص طور پر ایسی احادیث جن میں حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کی حیاتِ طیبہ میں ہی یاجوج و ماجوج کی رہائی کی حقیقت کا ذکر ہے۔

ڈاکٹر تمام آدی نے اس کتاب کے دیباچے میں لکھا ہے کہ

دوسری طرف اس موضوع کے متعلق تفسیر میں اغلاط اور یاجوج و ماجوج کے بارے میں نظر انداز کیا گیا ہے اس لئے ہم کوئی ایسی تفسیر نہیں پاتے جس میں بحث کی گئی ہو کہ یاجوج و ماجوج رہا ہو چکے ہیں یاجوج و ماجوج کے متعلق قرآن پاک کیا کہتا ہے۔ یہ جاننے کے لئے ہمیں چھوٹی چھوٹی باتوں سے آغاز کرنا چاہیے۔

ہم نے اس کتاب میں قارئین کی توجہ سچے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم کی معجزانہ واپسی کی طرف دلائی ہے۔ جس کے بارے میں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے پیشین گوئی فرمائی ہے جو قیامت کی نشانیوں میں سے سب سے بڑی نشانی ہے۔ (قرآن حکیم سورۃ الزخرف 61-43)

جس کا ترجمہ یوں ہے (اور وہ یعنی عیسیٰؑ قیامت کے یقین کا ذریعہ ہیں تو تم لوگ اس کی صحت میں شک مت کرو اور تم لوگ میرا اتباع کرو۔ یہ سیدھا راستہ ہے۔)

Marfat.com

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی واپسی نہایت ہی اہم واقعہ ہے جو عنقریب پیش آنے والا ہے جس کو آجکل کے سکول کے بچے اپنی زندگی میں دیکھ سکیں گے۔

رسول اللہ ﷺ کی اس موضوع سے متعلق حدیث ہے۔

''کہ سچے مسیح موعود سے قبل جھوٹا مسیح یعنی دجال دنیا میں آئے گا۔ اور وہ حضرت مسیح علیہ السلام ہونے کا دعویٰ کرے گا جس میں وہ کامیاب ہوگا''

اس قسم کے دلائل کے نتیجے میں وہ یروشلم سے پوری دنیا پر حکومت کرے گا۔ (اسرائیل کی مکار ریاست سے) وہ اعلان کرے گا۔ کہ میں مسیح علیہ السلام ہوں۔''

اس سے پہلے نہیں، بلکہ اسی وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم دنیا میں واپس آئیں گے وہ دجال کا مقابلہ کریں گے۔ اُس کا پول کھولیں گے اور اُسے تباہ کریں گے۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام صرف اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں گے۔

جیسا کہ حضرت محمد ﷺ نے فرمایا۔ وہ کہیں گے۔''یا اللہ یاجوج و ماجوج کے قائم کئے ہوئے اور برائیوں سے بھرے ہوئے، ترتیب دنیا(World Order) کو تباہ و برباد کردے۔''

یہ قرآن پاک کا نظام معانی ہی ہے جس کے توسط سے ہم دجال کو جانتے اور پہنچانتے ہیں۔ کیونکہ وہ بہت بڑا منصوبہ بند ہے۔ جس نے یاجوج و ماجوج کو ترتیب دنیا(World Order) کو رواج دیا جس کا کام دنیا پر حکومت کرنے کے منصب کو حاصل کرنا ہے۔

دجال نے کچھ عرصہ پہلے یورپی صلیبی جنگوں سے اپنے حملے کا آغاز کیا تھا اس کا مقصد بیت المقدس پر قبضہ جمانا اور وہاں اسرائیلی حکومت کو بحال کرنا تھا۔ علاوہ ازیں لوح صلیبی قائم کرنا اور دنیا میں تمام انسانیت پر ستیاناس کر دینے والی اسرائیلی آمریت قائم کرنا تھا۔ دجال چونکہ اسلامی سلطنت کو ختم کئے بغیر اپنے عزائم میں کامیاب نہ ہوسکتا تھا۔ اس لئے اُس نے اپنے لوگوں یاجوج و ماجوج کو پہلے ہی دن سے اپنے جنگی مشن کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کیلئے استعمال کرنا شروع کر دیا تھا۔

ہم نے گذشتہ صفحات میں ''سورۃ الکھف اور دور جدید'' کے موضوع کی وضاحت کی ہے کیونکہ یہ سورۃ قیامت کے بارے میں بے حد اہمیت کی حامل ہے۔ اس لئے حضرت محمد ﷺ نے ایمان والوں سے فرمایا۔''دجال جیسے جھوٹے مسیح اور اُس کے فتنہ سے بچنے کے لئے سورۃ الکھف کی پہلی دس آیتوں کی تلاوت کیا کرو۔'' یہی وہ سورۃ ہے جس میں قرآن پاک میں پہلی مرتبہ یاجوج و ماجوج کا تعارف اور وضاحت فرمائی گئی ہے۔

Marfat.com

یہ نہایت اہم بات ہے کہ سورۃ کا آغاز اس آیت سے ہوتا ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو براہ راست توجہ دلائی ہے جو یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اولاد رکھتا ہے۔

وَيُنْذِرَ الَّذِيْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۝

ترجمہ: تاکہ ان لوگوں کو ڈرائے جو یوں کہتے ہیں (نعوذ باللہ) کہ اللہ تعالیٰ اولاد رکھتا ہے۔
(قرآن حکیم۔سورۃ الکھف 4)

اس سورۃ میں آگے چل کر وہ کہانی بیان کی گئی ہے جس میں چند جوان آدمی جو دلوں میں ایمان کی دولت سے مالا مال تھے۔ (وہ اپنی بڑھتی ہوئی داڑھیوں سے خوفزدہ نہ تھے) وہ ان دشمنوں سے بھاگ کھڑے ہوئے جو اسلام کے خلاف جنگ لڑ رہے تھے اور وہ کافر لوگ واحد اللہ تعالیٰ کی بجائے بتوں کی پوجا کرتے تھے۔

آج کل کی جدید دنیا میں بھی اسلام کے خلاف جنگ جاری ہے۔ جو بالکل اُسی قسم کے لوگوں نے چھیڑ رکھی ہے جو اسلام دشمن ہیں اور بُرے عزائم رکھتے ہیں۔

درحقیقت وہ دجال کے لوگ ہیں اور وہ ایسے جوانوں کو پکڑتے اور اغوا کرتے ہیں جو بے حد جوشیلے مسلمان ہیں۔ اُن کو حکومت کی سرپرستی میں ہونے والی دہشت گردی اور اذیت پسندی کا نشانہ بناتے ہیں۔ جس طرح کیوبا کے فوجی کیمپ گوانتاناموں میں مسلمانوں پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑے جارہے ہیں۔

قرآن حکیم سورۃ الکھف میں بیان فرماتا ہے کہ وہ جوان آدمی اپنی جان بچا کر پہاڑ کی ایک غار میں جا چھپے۔ انہوں نے صرف اللہ سبحان تعالیٰ پر اپنے پختہ ایمان کو بچانے کیلئے ایسا کیا۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگی اور اللہ سبحان تعالیٰ نے اُن پر نیند طاری کردی۔ اور اُنہیں 300 سال تک نیند کی حالت میں رکھا۔ چنانچہ قدرت کی مداخلت نے ان جوانوں کو کسی قسم کے نقصان سے محفوظ رکھا۔

سورۃ آگے چل کر اُس تعلق یا رشتے کو بیان کرتی ہے جو اس کہانی اور اللہ کی تنبیہہ (وعد) میں موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اُس خطرناک دور اور آزمائش اور مصائب کے زمانے سے یعنی فتنہ سے خبردار کیا ہے۔ جو عنقریب آنے والا ہے۔

جب وہ زمانہ آئیگا تو لوگ قیامت کی نشانیوں کو مسلسل ظاہر ہوتے ہوئے دیکھیں گے۔ جس کو قرآن حکیم نے ساعۃ کہا ہے۔

Marfat.com

قرآن نے سورۃ الکھف آیت نمبر (21-18) میں فرمایا ہے۔

وَكَذٰلِكَ اَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ لِيَعْلَمُوْٓا اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاَنَّ السَّاعَةَ لَا رَيْبَ فِيْهَا

(قرآن حکیم۔سورۃ الکھف 21)

ترجمہ: اور اسی طرح ہم نے لوگوں کو اُن سے مطلع کردیا تاکہ وہ لوگ اس بات کا یقین کرلیں کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے اور یہ کہ قیامت میں کوئی شک نہیں۔

فتنے کا دور جس کا ذکر اللہ تعالیٰ اور اُس کے پیغمبر حضرت محمد ﷺ دونوں نے فرمایا ہے اور خبردار کیا ہے کہ وہ دور پہلے ہی آچکا ہے۔ جس میں دہشت گردی کی جنگ کے ذریعے دنیا بھر کے مسلمانوں کو دہشت گردی کا نشانہ بنایا جارہا ہے اور دہشت زدہ کیا جارہا ہے جیسا کہ مذکورہ سورۃ میں بیان ہوا ہے یہ اسلام کے خلاف محض جنگ کا اعادہ ہے۔

اگر ہم اصحاب کہف کی کہانی کا بہ نظرِ غائر مطالعہ کریں تو یہ کہانی ہمارے قارئین کو جنگ کی حقیقت جاننے میں مدد کرتی ہے۔ کیونکہ یہ جنگ بھی قیامت کی نشانیوں میں سے ایک ہے۔

اصحاب کہف کی کہانی ہمیں دجال اور اُس کے آدمیوں کو پہچاننے میں ہماری مدد کرتی ہے۔ دجال کے آدمی یاجوج وماجوج ہیں۔ جو اسلام پر جنگ مسلط کررہے ہیں۔ دراصل یہ وہی لوگ ہیں جو اعلانیہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اولاد رکھتا ہے۔

چنانچہ اسلام کے خلاف جنگ سے بچنے اور اپنا ایمان قائم رکھنے کے لئے مسلمانوں کو اصحاب کہف کی تقلید کرنی چاہیے۔ کیونکہ اصحاب کہف نے اُس وقت اسلام کے خلاف جنگ کا جواب اس طرح دیا کہ کشت وخون بہانے سے گریز کیا۔ جنگ کرنے سے دامن بچایا اور انہوں بطریق احسن پسپائی اختیار کی اور غار میں پناہ گزین ہوگئے۔

آج کے دور میں مسلمانوں کے خلاف جنگ مسلسل شدت اختیار کرتی جارہی ہے۔ یہاں تک کہ اسرائیل کی سیاسی، اقتصادی، معاشی البتہ فوجی آمریت پوری دنیا پر مؤثر انداز میں مسلط کی جارہی ہے۔

لیکن قرائن سے ثابت ہوتا ہے کہ اسرائیل سب سے پہلے بڑی جنگ لڑے گا۔ اور اس جنگ میں امریکہ بھی ملوث ہوگا۔ ہندوستان کا پاکستان کی نیوکلیر تنصیبات پر حملہ ہوگا۔ اور اُسی وقت اسرائیل کا حملہ ایران کی نیوکلیر تنصیبات پر بھی متوقع ہے۔

Marfat.com

عین ممکن ہے کہ ان حملوں میں نیوکلیر طاقت بھی استعمال کی جائے۔ممبئی میں 11 ستمبر کا دہشت گردی کا واقعہ اُس وقت رونما ہوا جب یہ کتاب تکمیل کے قریب تھی۔اس حملے کا مقصد پاکستان پر جنگ مسلط کرنے کا جواز تلاش کرنا تھا۔اور پاکستان کو دنیا کے نیوکلیر کلب کی ممبر شپ سے ہٹانا تھا۔

جب وہ بڑی جنگوں سے راستے کی تمام رکاوٹوں کو دور کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے تو اُس وقت پوری دنیا پر کامیابی کے ساتھ آفاقی آمریت مسلط کر دی جائے گی اُس وقت دنیا ظلم وستم کی انتہا دیکھے گی اور مسلمانوں کو حقیقت میں وہی طریقہ اختیار کرنا پڑے گا جو اصحاب کہف نے اختیار کیا تھا۔یعنی یاجوج وماجوج کے برائیوں کے طوفان کے راستے سے پیچھے ہٹ جانا چاہئے اور شہروں سے باہر دور دراز مقامات کی طرف کوچ کر جانا چاہیے۔

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ نے اس آنے والے وقت کے بارے میں پہلے ہی پیشین گوئی کر دی تھی۔اور مندرجہ ذیل پندونصائح فرمائے تھے۔

> ''حضرت ابوسعید الخدری سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا ایک ایسا وقت ضرور آئے گا جب مسلمانوں کا سب سے قیمتی اثاثہ بھیڑیں ہوں گی جن کو وہ پہاڑ کی چوٹی پر یا بارش والے مقامات پر لے جائیں گے۔وہ اپنے مذہب کے ساتھ مصائب اور آزمائش (فتنہ) سے بچنے کیلئے بھاگ کھڑے ہوں گے'' (صحیح بخاری)

ایسے دور دراز علاقوں کے لوگوں میں آزادی قائم رہے گی۔اور آزادی برقرار رکھنے کے لئے جن جوانوں کو تعلیم وتربیت دی جاسکتی ہے۔اُن مردوں اور عورتوں کی کمر کی ہڈی فولاد کی ہونی چاہیے کیونکہ مضبوط اور توانا مسلمان ہی ظلم وستم کا ڈٹ کر مسلسل ومتواتر مقابلہ کر سکتے ہیں۔اور دشمن کے سامنے سر جھکانے سے انکار کر سکتے ہیں۔اور امن وامان قائم رکھ سکتے ہیں جبکہ اسرائیل جیسے بد فطرت، مکار اور آمر فطرت اُن معصوم ایمان والوں پر مسلسل ظلم کے پہاڑ توڑنے پر تلے ہوئے ہیں تاکہ خون آلودہ پھلوں کو بیت المقدس میں اپنی خوراک بنا سکیں۔

ہر مذہب یا نظریہ رکھنے والے اپنے سچ ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔اور ضرور اس قابل ہیں کہ وہ حقیقت کی وضاحت کرسکیں۔آج کی دنیا میں جو حیران کن واقعات اور عجیب حادثات رونما ہو

Marfat.com

رہے ہیں۔ اور پوری دنیا میں سیاسی، اقتصادی اور فوجی آمریت چھا رہی ہے۔ اور اس آمریت کا سریجاً تعلق پراسرار اسرائیل کی ریاست سے ہے اور وہ دنیا کی سیاست میں اہم کردار ادا کر رہی ہے۔ لیکن وہ آئے دن رونما ہونے والے واقعات و حادثات کا جواز پیش کرنے میں ناکام ہے جبکہ ہر طرف ہر روز واقعات اور دھمکیاں بڑھتی جا رہی ہیں۔

اس طرح سے مختلف فرقوں، مذاہب اور مختلف نظریات رکھنے والوں کے درمیان دشمنی پیدا ہو رہی ہے ہم واضح کرنا چاہتے ہیں کہ ان واقعات و حادثات کی قیامت کی نشانیوں کے طور پر شناخت کرنا چاہیے کیونکہ یہودیت، بدھ مت، عیسائیت اور اسلام اور پراسرار یورپی یہودی عیسائی اتحاد، جس نے ماڈرن مغربی سیکولر معاشرے کو پیدا کیا ہے۔ سب ہی اپنے آپ کو سچا کہتے ہیں ان سب میں زیادہ شور مغربی جدید سیکولر سوسائٹی مچا رہی ہے۔

جو واقعات و حادثات دنیا میں پیش آ رہے ہیں۔ اُن کو وہ کس طرح بیان کرتے ہیں۔

آج سے چودہ سو سال قبل عرب کے حضرت محمد ﷺ جو اُمی تھے اور لکھنا پڑھنا نہ جانتے تھے۔ اور نہ ہی آپ ﷺ نے کبھی اپنے آبائی وطن سے باہر سفر اختیار کیا۔ سوائے اُن دو تجارتی سفروں کے جو آپ ﷺ نے دمشق تک چھوٹی عمر میں کیے۔

آپ ﷺ نے حیران کن پیشین گوئیاں کی ہیں۔ جو دنیا میں اب رونما ہو رہی ہیں اور سچ ثابت ہو رہی ہیں آپ ﷺ نے فرمایا۔ قیامت کی نشانیاں کچھ اس طرح ہوں گی۔ مثلاً

1- عورتیں مردوں کا لباس پہنیں گی:

آج کل کی عورتیں جیکٹ اور پاجامہ زیب تن کرتی ہیں۔ اور ٹائی بھی لگاتی ہیں۔ ایسے لباس کو ملازمت کے فرائض انجام دینے کا لباس کہا جاتا ہے جو بالکل مردانہ لباس ہے۔

ایک عورت جس نے ٹرینیڈا (Trinidad) کے ہلٹن ہوٹل میں 14 سال ملازمت کی تھی۔ (ہوٹل منتظم مسلمان ہے) وہ عورت نہایت دیانتداری سے اپنے فرائض انجام دیتی تھی۔ لیکن کچھ عرصہ پہلے اُسے کتوں کے ڈربے میں بند کر کے سزا دی گئی۔ کیونکہ اُس نے نئی یونیفارم (جو مردانہ لباس اور ٹائی تھی) پہننے سے صاف انکار کر دیا تھا۔

آج کل عورتیں نیلی جینز پہنتی ہیں۔ جو مردانہ پاجامے کی ہو بہو نقل ہے۔ وہ ماڈرن عورتوں کے انقلاب کے نتیجے میں ایسا لباس پہنتی ہیں اور عورتوں کے اس انقلاب کا منصوبہ بند

Marfat.com

(Master Mind) جھوٹا مسیح یعنی دجال ہے۔ اُس نے اُن عورتوں کو گمراہ کیا۔ جن کا روائتی کردار بیوی اور ماں تھا۔ لیکن انہوں نے دجال کے فریب میں آ کر مردوں کی جگہ روائتی کی بجائے نمائشی کردار ادا کرنا شروع کر دیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بہت سے بچے جز وقتی ماں کی گود میں پل کر جوان ہوئے جس سے اُن بچوں کو سنگین نقصان اٹھانا پڑا۔

کچھ عورتیں اپنے آپ کو مرد ظاہر کرنے کیلئے مردانہ لباس پہنتی ہیں۔ بعض دفعہ وہ دوسری خواتین کی توجہ اپنی طرف مبذول کرانے کے لئے ایسا لباس پہنتی ہیں۔ تا کہ وہ عورتیں اُن کے ساتھ ہم جنس تعلقات قائم کر لیں۔

2- عورتیں ایسا لباس پہنیں گی کہ لباس میں بھی عریاں دکھائی دیں گی:

عورتوں میں ننگا لباس پہننا اب عام ہو گیا ہے۔ یہ بھی دجال کے بنائے ہوئے جدید عورتوں کے انقلاب کا اثر ہے۔ عورتیں پہلے گھٹنوں کے نیچے ٹانگیں ننگی رکھتی تھیں پھر فراک میں گھٹنوں کے اوپر مغزی یا جھالر لگائی جانے لگی۔ جو اس قدر اُوپر اُٹھ جاتی ہے کہ زیر جامہ (انڈرویر) سے اچھی خاصی واقفیت ہو جاتی ہے۔

جدید چست و تنگ لباس نے تصورات کے لئے باقی کچھ نہ چھوڑا۔ جب سے عورتوں کے تمام اعضاء کی نمائش ہونے لگی ہے عریانی بڑھ گئی ہے۔

پہلے نہانے کا لباس کپڑے کا ایک ٹکڑا ہوتا تھا۔ اب اُسکی جگہ بکنی نے لے لی ہے اور بکنی نے اب کوڑے مارنے کا راستہ بنا دیا ہے۔ جو واقعی اس کا راستہ بنے گا۔

عورتوں کے اس ننگے پن یا عریانی کا قدرتی انجام جنسی انقلاب کی صورت اختیار کر چکا ہے جس نے جنسی تعلقات کو سورج کی روشنی کی طرح آسانی سے حاصل ہونے والا بنا دیا ہے اس قسم کی جنسی آزادی نے شادی بیاہ کی رسم پر زبردست حملہ کیا ہے۔ اور اب شادی بیاہ کو راستے کی رکاوٹ سمجھا جانے لگا ہے۔ اس لئے حقیقت میں شادی کی رسم دم توڑتی جا رہی ہے جنسی تعلقات میں آزادی نے نہ صرف شادی بیاہ کی جائز رسم پر حملہ کیا ہے بلکہ اُس نے خاندانی نظام کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیا ہے۔

اب معاشرہ ناگزیر تباہی کی طرف جا رہا ہے لیکن جو شخص اللہ تعالیٰ کے فرمان کے سامنے نظریں جھکاتا ہے یعنی اُسے تسلیم کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اُسے بہت زیادہ روشنی عطا فرماتے ہیں۔

Marfat.com

3- مرد عورتوں کا لباس پہنیں گے:

جو مرد عورتوں کا لباس پہننا پسند نہیں کرتا اس کے چہرے پر داڑھی ہوتی ہے اور داڑھی کا مرد کے چہرے سے غائب ہو جانے کا مطلب ہے کہ اُس نے ماڈرن مغربی تہذیب کے رنگ میں اپنے آپ کو رنگ لیا ہے۔ ظاہر ہے کہ اس نے دنیا بھر کے مردوں سے ٹکر لے لی ہے اس طرح حیران کن انداز میں حضرت محمد ﷺ کی وہ پیشین گوئی پوری ہوتی ہے جس کا تعلق دجال سے ہے۔

سعودی عرب جو اسلام کا مرکز ہے۔ اُس نے داڑھی کے متعلق معذرت کا سا انداز اختیار کیا ہوا ہے جبکہ الاظہر یونیورسٹی مصر (جو کہ اسلام کا سب سے بڑا ادارہ ہے) کے شیوخ نے اپنی داڑھیاں مکمل طور پر صاف کرا دیں۔

تاہم اگر کوئی آدمی عورتوں کا لباس پہننے کا خواہش مند ہے تا کہ وہ دوسرے مردوں کی توجہ اپنی طرف مبذول کرا سکے۔ اور ہم جنس تعلقات کو رواج دے سکے تو وہ لواطت کو دعوت دے رہا ہے۔ یوں لواطت کا معاشرے پر چھا جانا، قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے مغربی دنیا جو جمہوریت کی دعویدار ہے بے شرمی سے لواطت کے غلیظ عمل کو سکولوں میں رائج کر رہی ہے۔

کینیڈا کے ایک مسلمان نے اس کتاب کے مصنف کی توجہ اس نازک مسئلے کی طرف دلائی ہے جو مسلمانوں اور تمام انسانیت کی قسمت میں لکھا جا رہا ہے۔

ہمارے کینیڈا کے شہر برٹش کولمبیا کا ایک بہت بڑا مسئلہ یہ ہے کہ وہاں کی حکومت نے لواطت میں ملوث دو افراد کی تقرری کی ہے۔ (دو مرد آپس میں میاں بیوی کی حیثیت سے رہ رہے ہیں) وہ دونوں سکول کے نصاب پر نظر ثانی کر رہے ہیں۔ جبکہ دونوں کے ہاں کوئی اولاد نہیں ہے اور نہ ہی ہو سکتی ہے۔ اُن کو 99% فی صد اُس آبادی کی قسمت کا فیصلہ کرنے کا حق دیا گیا ہے جو اولاد رکھتے ہیں اور اولاد پیدا کر سکتے ہیں۔

چنانچہ اس نئے نصاب کا تقاضا ہے کہ پانچ سے بارہ سال تک کے ہر بچے کو لواطت کا طریقہ سکھایا جائے جو سماجی اور اخلاقی طور پر قابل قبول ہو۔ کسی ٹیچر میں اتنی جرأت نہیں ہے کہ وہ اس ناپاک فعل کی مخالفت کر سکے اور نہ ہی کوئی سکول یا بورڈ اس گھناؤنے فعل پر عمل کرنے سے انکار کر سکتا ہے۔

بچوں کو بتایا جائے گا کہ وہ اپنے والدین سے اُن کی حیثیت دریافت کرنے کا حق رکھتے ہیں۔ لیکن نہ طلبا اور نہ ہی والدین اس لواطت کی اہمیت کے متعلق سوال کرتے ہیں۔

Marfat.com

حکومت اس بات پر اڑی ہوئی ہے کہ وہ کسی بھی مذہبی دلائل کو قبول نہیں کرے گی۔ اور نصاب پر نظر ثانی ضرور ہوگی مگر مخالفت برداشت نہیں کرے گی۔

ان حالات کے پیش نظر توقع کی جاسکتی ہے کہ آنے والے سالوں میں حالات بد سے بدتر ہوجائیں گے جب پرائیویٹ سکولوں اور اداروں میں بھی یہ نظر ثانی شدہ نصاب رائج کر دیا جائے گا۔ علاوہ ازیں مسلمانوں کے سکولوں کو بھی اس پر عمل کرنے پر مجبور اور پابند کیا جائے گا۔ اگر وہ اس پر عمل نہیں کریں گے تو ان کے خلاف قانونی چارہ جوئی کی جائے گی۔

ان حالات و واقعات سے ظاہر ہوتا ہے کہ آئیندہ مرد اور عورت کی تعریف تعمیر دوبارہ کرنی پڑے گی۔ اور سوسائٹی میں ان کے جنسی تعلقات کے بارے میں تصورات بھی تبدیل کرنے ہوں گے یہ حالات سوسائٹی کی کایا پلٹنے کا پیش خیمہ ہیں۔ اور یہ سب کچھ دجال کے عورتوں کے انقلاب (Feminist Revolution) کالازمی اور واضح نتیجہ ہے۔

4- لوگ گدھوں کی طرح عوام کے سامنے جنسی اختلاط کریں گے:

آپ صرف انٹرنیٹ پر یا ہو اور ہاٹ میل ویب سائیٹ کا بٹن دبائیں آپ کو تعداد ازدواج کے ساتھ ساتھ عوام کے سامنے جنسی ملاپ کے متعلق بھی بہت سی معلومات اور تصاویر مل جائیں گی۔

اسی طرح ٹیلی وژن کی کیبل پر اور ساری دنیا کے شہروں میں گلی کی نکڑ پر وڈیو کی دکانوں سے کیسٹیں آسانی سے مل جاتی ہیں۔ یہ سارا کام اتفاقاً یا حادثاتی نہیں ہوا بلکہ شعوری عمل سے معرض وجود میں آیا۔ اور یہ ایک سوچا سمجھا منصوبہ ہے۔

بلکہ ڈرامائی انداز میں حضور اکرم ﷺ کی ایک پیش گوئی یہاں پیش کی جاتی ہے۔

جس میں بیان ہوا ہے کہ ''جب وہ وقت آئے گا۔ تو لوگ دجال کے کنٹرول میں پرائیویٹ جگہ کی بجائے عوام کے سامنے جنسی ملاپ کو ترجیح دیں گے۔''

پبلک جگہوں یعنی پارکوں اور موٹر کاروں میں جنسی ملاپ پہلے سے ہی ماڈرن یورپی بڑے بڑے شہروں میں ہو رہا ہے۔ چنانچہ حضور اکرم ﷺ کی پیشین گوئی حرف بہ حرف سچ ثابت ہو رہی ہے۔

چنانچہ اب وہ وقت زیادہ دور نہیں ہے جب ممبئی، دوبئی، کراچی، جکارتہ اور انقرہ وغیرہ میں لوگ ایک سے زیادہ شادیوں کی دلدل میں دھنس جائیں گے۔ خاص طور پر ماڈرن مغربی یورپ کے نوجوان اس مشغلے میں مشغول ہو جائیں گے۔

Marfat.com

قارئین کرام کو چاہیے کہ اس نازک مسئلے اور تحریک پر غور کریں اور اسکا حل تلاش کریں کیونکہ اس تحریک کے ذریعے عورتیں کم سے کم لباس پہن کر عارضی چمک دمک پیدا کرنے کے لئے رواج کا راستہ ہموار کر رہی ہیں۔ وہ عوامی تقریبات میں بے حیائی اور ننگے پن کا مظاہرہ کرتی ہیں مثلاً فٹ بال میچ وغیرہ میں وہ عریانی کا مظاہرہ کرتی ہیں اور لوگ ان کے حسن و جمال سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔

شاید جنسی اختلاط کبھی نہ بجھنے والی ہوس کی پیاس کی پیداوار ہے اس لئے کچھ لوگ جنسیت کے عادی ہو جاتے ہیں اور جنسیت کا عادی ہو جانے سے واضح ہوتا ہے کہ اس سے عوام کے سامنے جنسی ملاپ کی خواہش جنم لیتی ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ ایسی شہوت پیدا کرنے والی ادویات (مثلاً ویاگرا) اور ایسی غذائیں اور مشروبات مارکیٹ میں دستیاب ہیں جو شیطانی اور خبیثانہ فعل اور عضو تناسل کو دوبارہ قوت بخشتی ہیں اور اُن سے بے قابو قسم کی جنسی بھوک جنم لیتی ہے۔

5- ایک غلام عورت اپنی مالکن کو جنم دے گی:

یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ایسی غلامی کی ایک قسم تاریخ کے اختتام کے قریب ظاہر ہوگی۔ جس میں عورت کے رحم کو مستقل غربت اور غلامی کا کھیت بنا دیا جائے گا اور مفلس ومحتاج عورتوں کو بچے پیدا کرنے والی فیکٹریوں کی شکل دے دی جائے گی زیادہ تر اونچے اور درمیانے طبقے کی عورتیں اس گھناؤنے فعل کی مرتکب ہوں گی۔ چنانچہ دجال کے پیدا کیے ہوئے عورتوں کے انقلاب کے نتیجے میں عورتیں بانجھ ہو جائیں گی۔

سُود پر چلنے والی اقتصادیات جس میں سُود پر قرضہ دیا جاتا ہے اور جعلی دھوکے والی کاغذی نوٹوں کی کرنسی (جس کے عوض دھات یعنی سونا چاندی نہیں ملتی) نوٹوں کی ہر روز قیمت گرتی جا رہی ہے چنانچہ اس سودی نظام کے ذریعے پہلے ہی زیادہ سے زیادہ لوگوں کو مستقل طور پر غربت کی جیل میں قید کیا جا چکا ہے۔ اس طرح امیر حکومتی معززین کو مستقل طور پر تعداد میں بڑھایا جا رہا ہے۔ ان کو استحکام دیا جا رہا ہے۔ اور اُن کی دولت مسلسل بڑھتی جا رہی ہے۔ سُود کے اس معاشی نظام کو جدید مغربی تہذیب نے متعارف کرایا ہے۔ جس نے پہلے ہی انسانیت کو اپنی زہریلی صحبت کے جال میں پھانس رکھا ہے۔

Marfat.com

چنانچہ دجال کے عورتوں کے انقلاب نے عورتوں کو اولاد پیدا کرنے کے قابل نہیں رہنے دیا۔ اس لئے وہ چاہتی ہیں کہ سوسائٹی کی تقریبات میں مردوں کی طرح کردار ادا کریں اور حصہ لیں جس کی وجہ سے حمل ٹھہرنے میں بہت زیادہ تاخیر ہو رہی ہے۔ چنانچہ ایسی عورتوں کو ''رحم'' کرائے پر حاصل کرنے کی ضرورت پڑتی ہے یعنی (ماتحت ماں کی ضرورت پڑتی ہے)

غریب ماتحت مددگار ماؤں کو اُن کی خدمت کا معاوضہ بچے کی پیدائش کے بعد دیا جاتا ہے۔ چنانچہ بچے کی پیدائش کے بعد جنم دینے والی ماں کو دوبارہ غلامی کی جیل میں دھکیل دیا جاتا ہے۔ جب کہ اُس کے بطن سے جنم لینے والی بیٹی امیر طبقے میں پرورش پاتی ہے اور غلاموں پر حکومت کرتی ہے۔ یوں ایک غلام عورت اپنی مالکن کو جنم دے کر خود مفلسی کی موت مر جاتی ہے۔

6- ننگے پاؤں والے گڈریئے بلند عمارتوں کی تعمیر میں ایک دوسرے کا مقابلہ کریں گے:

ایک عرصے سے مین ہیٹن نیویارک کی بلند و بالا عمارتوں کے ماڈلوں کی دنیا بھر میں تقلید کی جا رہی ہے۔ بعض لوگ مذہبی عقیدے کے طور پر ایسا کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ بڑی بڑی عمارتیں تعمیر کرنا قابل فخر اور ترقی و خوشحالی کی علامت ہے۔

اُنہیں یقین ہے کہ یہ تمام بلند و بالا اور وسیع عمارتیں غیر یورپی دنیا کی سرپرستی کا پیغام دے رہی ہیں۔ جیسے ملائشیا میں ٹوئن ٹاورز، سیؤل میں سنگوڈو انچین (Songdo Incheon) ٹاور، دبئی میں بُرج العرب وغیرہ جو یورپ کے ماڈرن یورو کا مقابلہ کرتی ہیں۔ ترقی یافتہ معاشرے کی نمائندہ سمجھی جاتی ہیں ایسے ممالک کے لوگ اب غریب نہیں ہیں بلکہ ترقی یافتہ کہلاتے ہیں۔

دراصل یہ لوگ ننگے پاؤں والے گڈریوں کی سی ذہانت اور ذہنی استعداد کے مالک ہیں۔ اور حقائق سے بے خبر ہیں۔

عرب دُنیا میں حضرت محمد ﷺ کے مبارک عہد میں بدو جن کو بعض مرتبہ ننگے پاؤں والے گڈریئے کہا جاتا تھا آج کل وہ کویت، متحدہ رب مارات، دبئی اور سعودی عرب میں بلند و بالا عمارتوں کی تعمیر میں ایک دوسرے سے مقابلہ کر رہے ہیں۔

اور حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ ﷺ کی پشین گوئی کو حقیقت میں سچ ثابت کر رہے ہیں۔

Marfat.com

7- گھٹیا لوگ لیڈر بن جائیں گے۔ قبیلے کا بدمعاش قبیلے کا سردار بن جائے گا:

قبیلے کا سب سے گھٹیا، بدمعاش اور شرارتی شخص قبیلے کا سردار یا لیڈر بن جائے گا اور لوگ اسکی پیروی کریں گے اور اس کا حکم مانیں گے وہ اس کے لیڈر ہونے کی وجہ سے اُسکی عزت نہیں کریں گے بلکہ اُسکی برائیوں اور بدمعاشی سے ڈرتے ہوئے اسکی عزت کرنے پر مجبور ہوں گے۔

آج کل اردگرد کی پوری دنیا میں ایسا ہو رہا ہے۔ دُور مت جایئے ہمارے پڑوس میں یعنی ٹرینیداد (Trinidad) کے جزیرہ کریبین میں بھی یہی صورت حال ہے یہاں بھی جسکی لاٹھی اس کی بھینس والا قانون رائج ہے۔

یوں رسول اللہ ﷺ کی یہ بھی پیشین گوئی سچ ثابت ہوتی ہے۔ سب سے پہلے امریکہ میں یہ پیشین گوئی روز روشن کی طرح سچ ثابت ہوئی اور اب پوری دنیا میں سچ ثابت ہو رہی ہے رسول مقبول ﷺ نے فرمایا۔

"میں دیکھ رہا ہوں کہ ہرج تمہارے گھروں کی چھتوں پر بارش کی مانند برس رہے ہیں"

لوگوں نے پوچھا یہ ہرج سے کیا مراد ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

قیامت کے قرب کے دنوں معاشرے میں لوگوں کا قتل عام ہوگا۔ یہ اچانک اور وحشیانہ اور بیہمانہ ہوگا۔ یہاں تک کہ کوئی شخص یہ جان نہیں پائے گا کہ اُسے کیوں قتل کیا جا رہا ہے؟ اور قاتل کو بھی علم نہ ہوگا کہ وہ اس شخص کو کیوں قتل کر رہا ہے۔

حضرت محمد ﷺ نے فرمایا:

"کہ گزرے ہوئے دن سے ہر آنے والا دن بد سے بدتر ہوگا"

آج ہمارے اردگرد کی دنیا میں ظلم وستم، تشدد اور جرائم بڑھتے جا رہے ہیں اور کوئی حکومت ان جرائم کو کنٹرول نہیں کرسکتی۔

Marfat.com

تاہم یہ ماڈرن مغربی تہذیب ہے جو خاص طور پر امریکہ سے آنے والی خرابیوں میں تمام برائیوں کی جڑ ہے امریکہ ہی دراصل دنیا میں انسانوں کے قتل عام کا سرپرست اور منصوبہ بند ہے۔ مذکورہ بالا پیش گویوں کے علاوہ اور بہت سی ایسی پیش گوئیاں ہیں جو مستقبل میں پیش آنے والے واقعات کے متعلق ہیں اور قیامت کی نشانیاں ہیں۔

ان میں سے بہت سی پشین گوئیاں سب سے اہم بیت المقدس کے یروشلم سے متعلق ہیں حضور اکرم ﷺ نے ایک پشین گوئی فرمائی۔

''کہ کنواری مریم کے بیٹے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی واپسی معجزانہ ہوگی''

چنانچہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

''خدا کی قسم جس کے ہاتھ میں میری روح ہے یقیناً ابن مریم (عیسیٰ علیہ السلام) تمہارے درمیان جلد اُتریں گے۔ اور انسانوں کے ساتھ حکمرانوں کی طرح انصاف کریں گے۔''

وہ صلیب کو توڑ دیں گے سؤروں کو مار دیں گے اور جزیہ معاف کر دیں گے (ان لوگوں سے ٹیکس وصول کرنا جو جنگ ہار چکے ہوں اور ان کی سرزمین پر فاتح کا قبضہ ہو)

لوگوں کے پاس دولت بے شمار ہوگی اور کوئی شخص دولت لینے کیلئے تیار نہ ہوگا نیز اللہ تعالیٰ کے سامنے ایک سجدہ کرنا (عبادت) ساری دنیا اور اسکے مال و متاع سے بدر جہا بہتر ہوگا حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ

اگر تم چاہو تو قرآن پاک کی اس آیت کی تلاوت کر سکتے ہو۔

یہودیوں اور عیسائیوں میں سے ایک بھی ایسا شخص نہیں ہوگا جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور اُس کے خدا اور قیامت پر یقین نہ رکھتا ہوگا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں اور قیامت کے دن گواہی دیں گے۔ (صحیح بخاری)

اب ہم وہ عجیب وغریب واقعات بیان کرتے ہیں۔ جو ابھی تک دنیا میں رونما نہیں ہوئے اُن تمام پشین گوئیاں کا تعلق بیت المقدس سے ہے۔ لیکن ان واقعات کو حضرت محمد ﷺ کی استعانت کے بغیر بیان نہیں کیا جا سکتا۔ حقیقت میں یہ واقعات و حادثات قیامت کی نشانیاں ہیں۔ خاص طور پر

Marfat.com

آپ ﷺ کی وہ پیشین گوئیاں ہیں جو دجال اور اس کے لوگوں یعنی یاجوج و ماجوج کے بارے میں ہیں اور واقعات و حادثات کے علاوہ قیامت کا پیش خیمہ ہیں۔

(الف) مسلح افواج کی کوششوں سے بیت المقدس کو آزادی حاصل ہوئی۔ جس کے لئے مسلمانوں اور یورپی عیسائیوں کے مابین صلیبی جنگیں ہوئیں۔ یہ مقدس جنگیں ایک ہزار سال بعد 1917ء میں انجام کو پہنچیں۔ جب برطانوی افواج نے عثمانی مسلم فوج کو شکست دی جب برٹش جنرل الین بی اکتوبر 1917ء میں فاتحانہ انداز میں یروشلم میں داخل ہوا اور اُس نے اعلان کیا۔

''آج صلیبی جنگیں ختم ہوگئی ہیں''

اگر حقیقت کی نظر میں دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اُس وقت بیت المقدس کو آزاد نہیں بلکہ غلام بنایا گیا تھا اور یروشلم پر برطانیہ نے قبضہ جمالیا تھا

یورپی مقدس جنگیں (صلیبی جنگیں) آج بھی مسلمانوں کے خلاف جاری ہیں۔

اینگلو امریکن اور اسرائیلی فوج کا عراق اور افغانستان پر قبضہ اس کے علاوہ صومالیہ، سعودی عرب، پاکستان، لبنان، اردن، مصر اور دیگر ممالک پر نیا بتانہ قبضہ اس مقدس جنگ کی واضح مثالیں ہیں۔

(ب) اسرائیلی یہودیوں کی واپسی:

وہ لوگ جو یورپ کے خضار یہودیوں سے مختلف ہیں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے نہیں ہیں۔ وہ لوگ یروشلم واپس آئے اور دعویٰ کیا کہ بیت المقدس کی سرزمین کے وہ مالک ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کی مرضی سے اس سرزمین سے نکالے گئے تھے۔ اور ان کا اس سرزمین میں داخلہ ممنوع قرار دے دیا گیا تھا (اس وقت تک جب تک یاجوج و ماجوج رہا نہیں ہو جاتے اور قیامت قریب نہیں آجاتی) اسرائیلیوں کے دوبارہ بیت المقدس پر قبضے اور اپنی سرزمین ہونے کے دعوے کے عمل میں اس سرزمین یعنی فلسطین کے باشندوں سے جنگ، وحشیانہ نفرت، بربریت اور ظلم کے جال میں پھنسا دیا گیا تھا۔

١٢٥٥٨٧

Marfat.com

(ج) بیت المقدس میں اسرائیل ریاست کی بحالی:

تقریباً دو ہزار سال قبل حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت سلیمان علیہ السلام نے اسرائیل ریاست کی بنیاد رکھی تھی۔ جو اللہ کی مرضی سے تباہ و برباد کردی گئی تھی اُن پیغمبروں نے مقدس ریاست اسرائیل کی بنیاد تقویٰ، سچائی اور انصاف پر رکھی تھی اور آج کل ریاست ایک دغا باز، مکار ریاست میں تبدیل ہوچکی ہے۔ جس کی بنیاد جھوٹ، بے دینی، دھوکے اور فریب اور حد سے زیادہ ظلم وستم اور لڑائی جھگڑے پر قائم ہے۔

مغربی تہذیب میں اس تحریک کا مقصد مسلسل ظالمانہ جنگیں، سیاسی اور اقتصادی ظلم وستم روا رکھنا ہے۔ جس میں تین زبردست حکمران ریاستیں شامل ہیں۔ پہلی ریاست صلیبی برطانیہ تھی۔ یعنی جدید دنیا میں برطانیہ ایک کامیاب ریاست تھی۔ اس کے بعد صلیبی امریکہ دنیا میں نمودار ہوا۔ وہ دوسری زبردست حکمران ریاست کے طور پر ساری دنیا پر چھا گیا۔ اب آخر میں دنیا کو انتظار کرنا چاہیے کیونکہ تیسری حکمران ریاست اسرائیل ہوگی۔ جو زمانۂ قریب میں دنیا کے تخت پر ایک قوت بن کر اُبھرے گی۔ اس نئی ریاست کی مدد امریکہ، برطانیہ نیٹو (NATO) اور دیگر ممالک کریں گے اور پھر ایک زبردست جنگ ہوگی۔ اس جنگ کے بعد امریکہ کی جگہ اسرائیل لے لے گا۔

یہ امر اظہر من الشمس ہے کہ بیت المقدس میں اسرائیل ریاست کی بنیاد جھوٹ اور فریب پر رکھی گئی ہے۔ بالآخر یہ ریاست کھل کر دنیا کے سامنے آجائے گی جس کی آزادی کے لئے یورپ نے ایک ہزار سال تک صلیبی جنگیں لڑیں اور مستقبل میں وہ پوری دنیا پر حکمرانی کرے گا۔

ہم یقین رکھتے ہیں کہ تمام جنگوں کی ایک جنگ پاکستان اور ایران کی نیوکلیر طاقت کو تباہ کرنے کیلئے لڑی جائے گی اور وہ جنگ ایک ایسا راستہ بنا دے گی۔ جس پر چل کر عربوں کو تباہ و برباد کرنا آسان ہوگا۔ (تفصیل کے لئے دیکھئے ساتواں باب)

پاکستان کا شمالی علاقہ، ایران، افغانستان اور عراق جغرافیائی اعتبار سے قدیم خراساں کی سرحد پر آباد ہے۔

ہمارے رسول اللہ ﷺ کی پیشین گوئی ہے کہ اس علاقے سے مسلم فوج اُٹھے گی اور ظلم وستم سے چھینے گئے تمام علاقوں کو دشمن سے آزاد کرالے گی۔ وہ اسلامی فوج بلاتعطل یروشلم کی طرف کوچ کرے گی۔ اور کوئی طاقت اُس کا راستہ نہ روک سکے گی۔

Marfat.com

پھر جب اسرائیل جنگ چھیڑے گا تو وہ نہر سویز پر قبضہ جما لے گا۔ علاوہ ازیں وہ خلیج فارس کے سارے تیل پر تصرف حاصل کر لے گا۔ پھر وہ صحیح وقت آنے پر تیل کی قیمتیں بڑھا دے گا جس کے نتیجے میں امریکی ڈالر کو قابل تلافی نقصان ہوگا۔ (آج کل تیل کی قیمتوں اور تجارت کا تعلق امریکی ڈالر سے ہے) پھر اسرائیل دنیا کی معیشت پر اس انداز سے چھا جائے گا تو امریکہ کی دنیا پر حکمرانی اپنی موت آپ مر جائے گی۔

امریکی ڈالر کا زوال اور مارکیٹ سے غائب ہو جانا اسرائیل کے لئے مرکزی اہمیت کا حامل ہے چنانچہ اسرائیل اپنی ہوشیاری سے امریکی ڈالر کو بے وقعت کر دے گا۔ امریکی ڈالر جو اس وقت دنیا میں بے زرکی کاغذی کرنسی ہے۔ اسکی جگہ بے زر برقی کرنسی کا رواج ہو جائے گا۔ جس کا سارا کنٹرول یہودیوں کے پاس ہوگا۔ جو دنیا بھر کے بینکنگ سسٹم پر چھائے ہوئے ہوں گے۔ اُس وقت کاغذی کرنسی کو تبدیل کر دیں گے۔ نئے معاشی نظام کو رائج کریں گے جس کے ذریعے رقم کی گمنام تبدیلی ممکن نہیں ہوگی ہر قسم کا معاشی جمع خرچ ایک برقی لکیر اپنے پیچھے چھوڑ جائے گا۔ جس کے ساتھ دہشت گردی کے خلاف قانون منسلک ہوگا۔ جو اسرائیل کو دنیا میں تمام دولت پر جابرانہ اختیار دے گا۔ گویا ایک ایسا راستہ بنا دیا جائے گا۔ جس پر چل کر آسانی سے انسانیت پر صلیبی آمریت مسلط ہو جائے گی۔ جب اسرائیل تمام دنیا پر حکمرانی سنبھال لے گا تو مغرب کے بے دین علماء اور دنیا بھر کے سیاسی اور معاشی ماہرین ایک عجیب و غریب دانشورانہ جمناسٹک اور قلا بازیاں لگائیں گے۔ جس سے تاریخ اختتام پذیر ہو جائے گی۔ جب یروشلم کا حکمران سخت اور جابر ہوگا تو علماء اور ماہرین کو قلا بازیاں لگانے پر مجبور کیا جائے گا۔ وہ جابر حکمران اپنے آپ کو حضرت عیسیٰ مسیح کہلائے گا اور مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کرے گا۔ حقیقت میں وہی دجال ہوگا جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دشمن اور جھوٹا نبی ہوگا۔

موجودہ دور میں جو ڈرامہ کھیلا جا رہا ہے۔ اس میں دو کردار (Actors) جو گذشتہ اور پیش آنے والے واقعات کے ذمہ دار ہیں۔ وہ یورپی عیسائی اور یہودی ہیں۔ جنھوں نے آپس کی نفرت اور شدید اختلافات کو دفن کر کے سمجھوتہ کر لیا ہے اور آپس میں مل بیٹھ کر یورپی یہودی عیسائی اتحاد بنا لیا ہے۔ جو وقت آنے پر مستقبل میں ماڈرن مغربی سیکولر تہذیب کو جنم دے گا۔ ظاہر ہے کہ وہ بے دین، گھٹیا اور زوال پذیر تہذیب ہوگی۔ جس میں ایک مرد کو دوسرے کے ساتھ قانونی طور پر شادی کرنے

Marfat.com

کی اجازت ہوگی۔ اسرائیل اپنے سائنسی اور تکنیکی انقلاب سے دنیا کو چکرا دے گا۔ جس کی وجہ سے تمام دنیا میں بڑی تبدیلی رونما ہوگی۔

کیا یہ ممکن ہوسکتا ہے کہ جو سمجھوتہ یورپی عیسائیوں اور یہودیوں کے مابین طے پایا ہے اور جس کی وجہ سے یورپی اور عیسائی دوستی اور اتحاد وجود میں آیا ہے۔ ہم جان سکیں کہ وہ سمجھوتہ کیا ہے؟

تاریخ بتاتی ہے کہ عیسائی ہمیشہ یہودیوں پر الزام دھرتے رہے ہیں۔ کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مصلوب ہونے کے ذمہ دار ہیں۔ عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کی طرح پوجتے تھے۔ اور اُن سے بے حد عقیدت رکھتے ہیں حقیقت میں قرآن حکیم میں یہودیوں کی شیخی اور ذمہ داری کا بیان موجود ہے۔

وَّقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ

ترجمہ: (اوران کے اس کہنے کی وجہ سے کہ ہم نے مسیح عیسیٰ ابن مریم کو جو اللہ کے رسول تھے قتل کردیا ہے) (سورۃ النساء 4,157)

ہمیں یقین ہے کہ کوئی ایسی چیز ضرور موجود ہوگی جس کی وجہ سے دونوں قوموں کی دشمنی حیران کن سمجھوتے میں تبدیل ہوگئی۔ اور دونوں ایک پلیٹ فارم پر جمع ہوگے اور اتحادی بن گئے۔ اور پوری دنیا کے سامنے ایک نئی پہچان اور اتحادی طاقت بن کر ظاہر ہوئی۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ یورپ میں نازیوں کے ہاتھوں یہودیوں کے قتل کا پُر اسرار واقعہ رونما ہوا (جس کو یہودیوں کا قتل عام کا نام دیا جاتا ہے) یہ ہولناک واقعہ دوسری عالمی جنگ میں پیش آیا۔ اور یورپی عیسائیوں کو نفسیاتی طور پر مجرم بنا دیا گیا۔ ان سب واقعات کے باوجود دونوں قوموں کے درمیان تاریخی سمجھوتے کا طے پایا جانا بڑی حیرانی کی بات ہے۔

اس سے واضح ہوتا ہے کہ جو مغربی تہذیب میں طاقت کو کنٹرول کرتے ہیں۔ وہ اس قدر بے حس کیوں ہیں کہ وہ قتل عام کے الزام کی طرف سے مسلسل خاموشی اختیار کیے ہوئے ہیں۔ حالانکہ وہ اس قدر بڑا سانحہ تھا جس میں ساٹھ لاکھ یہودیوں کو تہ تیغ کردیا گیا تھا۔ اوران کی نسل کشی کردی گئی تھی۔ اس حادثے کو جائز یا ناجائز قرار دینے کے معاملے میں وہ سب خاموش ہیں کوئی کسی کے خلاف زبان نہیں کھولتا۔

Marfat.com

ایسے لگتا ہے کہ وہ فریب کاری کی سریش (Glue) سے ایک دوسرے کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں ایسا سریش یا گلو کبھی بھی اور کسی وقت بھی پگھل سکتا ہے۔ اور ان کے رشتے کو کمزور کر سکتا ہے۔ یورپ میں اس پُر اسرار اتحاد نے ماڈرن مغربی تہذیب اور سیکولر (بے دینی) کو جنم دیا جس نے منفرد اور مسلسل سائنسی اور تکنیکی انقلاب سے دنیا کو چونکا دیا ہے۔ سائنسی اور تکنیکی ترقی نے ان کو بے پناہ طاقت عطا کی ہے اور یہ طاقت غیر یورپی ممالک پر حملہ کرنے اُن پر قبضہ جمانے، ظلم وستم روا رکھنے اور مغلوب کرنے اور غیر یورپی ممالک میں نو آبادیاں قائم کرنے کے لئے استعمال کی جارہی ہے۔

یہ دنیا کی تاریخ میں پہلا واقعہ ہے کہ دو قوموں کے اتحاد نے دنیا پر حکمرانی قائم کی غیر یورپی لوگوں کا بہیمانہ قتل کرنے اور ان کو مغلوب کرنے کے طریق کار پر سختی سے عمل کیا گیا خاص طور پر عرب کے باشندوں اور مسلمانوں کو ظلم و بربریت کا نشانہ بنایا گیا۔ اور بعد میں اس قتل انسانیت کی پردہ پوشی کے لئے اسے دو تہذیبوں کے تصادم کا نام دے دیا گیا۔

حقیقت یہ ہے کہ اس قسم کا ظلم وستم آج بھی صومالیہ میں جاری ہے۔ پاکستان کے شمال مغربی علاقوں لبنان، افغانستان، عراق، ایران اور دیگر مقامات پر جہاں مسلمان اپنا دفاع کر رہے ہیں اتحادیوں کے ظلم وستم کا شکار بن رہے ہیں۔

چنانچہ اس جاری صلیبی جنگ میں ایک طرف بے حد معصوم لوگ نشانہ بن رہے ہیں۔ جن کا تعلق اسلامی تہذیب سے ہے۔ اور دوسری طرف یہودی عیسائی تہذیب ہے جو پُر اسرار طور پر دل میں بسائے بیٹھے ہیں کہ وہ اسرائیل کی خاطر دنیا سے ناانصافی کی جنگ لڑ رہے ہیں۔

یورپ کے یہ پر اسرار یہودی عیسائی اتحاد کے لوگ غیر یورپی ممالک میں مکاری اور چالاکی سے نئی بستیاں آباد کر رہے ہیں۔ وہ نہایت چالاکی اور مکاری سے ان ممالک میں ایسے ادارے تعمیر کر رہے ہیں۔ جن کے توسط سے وہ وہاں جنگ جاری رکھ سکیں۔ ان اداروں کو وہ کسی نائب یا مختار کے ذریعے سے نہایت عمدہ انداز اور سلیقے سے کنٹرول کر رہے ہیں۔ یہ ادارے بظاہر دفاعی اور فلاحی کام کر رہے ہیں مگر باطنی طور پر وہاں جنگ جاری رکھے ہوئے ہیں۔ اور وہاں کی دولت کو معدنیات کی صورت میں سمیٹ رہے ہیں۔

ان اداروں میں ایک ماڈرن بے دین ریاست تھی جس کی بنیاد شرک پر رکھی گئی تھی۔ حالانکہ قدیم زمانے میں یورو عیسائی اور یہودی تہذیب اللہ تعالیٰ اُس کی حاکمیت اور برتری پر ایمان

Marfat.com

رکھتی تھی بعد میں وقت بدلنے کے ساتھ ساتھ ان کے عقائد بھی تبدیل ہوتے گئے۔ چنانچہ ایک دن یورو عیسائی باشندوں نے یہ اعلان کیا۔ کہ اُن کا ایمان خدائی حقدار بادشاہوں پر ہے۔ جو زمین پر خداوند تعالیٰ کے نمائندے ہیں۔لیکن پر اسرار انقلابی تبدیلی جو یورو عیسائیت پر پوری طرح چھا گئی اس کے نتیجہ میں یورپی تہذیب نے زیادہ دیر تک ابراہیم علیہ السلام کے خدا کی اعلیٰ حاکمیت کو یاد نہ رکھا۔ اوراس کے اقتدار اعلیٰ ہونے کے قانون کو ماننے سے انکار کر دیا چنانچہ اب ماڈرن سیکولر ریاست کے قانون اور اختیار کو سب سے اعلیٰ اور برتر مانا جاتا ہے یہ بھی شرک ہے۔

اس ریاست کو اختیار حاصل ہے۔ (قانونی طور پر جس کی اجازت ہے) کہ جس چیز کو ابراہیم کے خدا نے حلال قرار دیا تھا۔ ریاست نے اُسے حرام بنا دیا۔ (غیر قانونی اور ممنوع) ایسا کرنا بھی شرک ہے دوسری طرف یہودی تہذیب کی بنیادیں مقدس اسرائیلی ریاست پر رکھی گئی تھیں۔ جس کو حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت سلمان علیہ السلام نے تعمیر فرمایا تھا۔ اُس دور کی مقدس اسرائیل ریاست خداوند کریم کی اعلیٰ حاکمیت اور اقتدار اعلیٰ کو تسلیم کرتی تھی۔ ریاست کے ان نظریات اور تصورات کو یورپی یہودیوں نے روک دیا۔ اس پر پابندی لگا دی اور اسرائیل کو ایک ماڈرن سیکولر (بے دین) ریاست میں تبدیل کر دیا۔ جو اللہ تعالیٰ کے احکامات کی مبینہ خلاف ورزی ہے اور یہ شرک ہے۔

قرآن حکیم کی بہت سی آیات ایسی ہیں جو اس امر کی وضاحت کرتی ہیں۔ مثلاً سورۃ الکھف 26-18، بنو اسرائیل 111-17، الفرقان 2-25 میں درج ہے کہ اعلیٰ حاکمیت صرف اللہ تعالیٰ کو حاصل ہے اور وہ واحد لاشریک ہے۔ اُس کا کوئی ثانی نہیں۔

یہودی عیسائی اتحاد کو جب یقین ہو گیا کہ اب انسانیت ماڈرن سیکولر ریاست کے جال میں پھنس چکی ہے۔ تو انہوں نے آگے بڑھ کر تمام سیکولر ممالک کو اقوام متحدہ تنظیم کے چکر میں گرفتار کر لیا۔ (جس نے لیگ آف نیشن ادارے پر فوقیت حاصل کر لی) ان لوگوں نے یو۔ این۔ او (UNO) کو اس انداز سے چلایا کہ اُس کا مکمل کنٹرول اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ اُس کے بعد انہوں نے باری باری دنیا کے باقی ممالک کو تبدیل کرنے کا اختیار حاصل کر لیا۔

اب ہم یاجوج و ماجوج اور دجال کے ساتھ ساتھ قیامت کی نشانیوں کو بیان کرتے ہیں۔ اُن تمام اداروں میں کاغذی نوٹوں کی کرنسی (جو بے زر ہے) کا معاشی نظام رائج ہے۔ چنانچہ اُنہوں نے نہایت مکارانہ انداز میں تدبیر کی ہے کہ دنیا میں نئی بستیوں میں یہ معاشی نظام رائج کر دیا جائے۔

Marfat.com

حالانکہ یہ جعلی اور دھوکے کا معاشی نظام ہے۔ جب لوگوں نے ان کے قوانین کو ماننے سے انکار کر دیا۔ تو اُنہوں نے جعلی اور دھوکے کے معاشی نظام کو بُری طرح ناکام بنا دیا۔ چنانچہ اس نظام کو ان لوگوں کو امیر بنانے اور فائدہ پہچانے کے لئے بھی استعمال کیا گیا۔ جو اُن کے سامنے جھک گئے تھے۔ اور جنہوں نے اُن کے ساتھ تعاون کیا تھا۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ کچھ مسلمان دجال کی جلائی ہوئی آگ میں گر گئے۔ جبکہ دوسرے لوگ دریا کے ٹھنڈے پانی سے لطف اندوز ہوتے رہے۔

مسلمانوں کی اکثریت کا تعلق صومالیہ اور بنگلہ دیش اور انڈونیشیا سے ہے۔ اُنہوں نے دجال کا ڈٹ کر مقابلہ کیا لہٰذا وہ مفلس ہو گئے۔ ان کو محرومی کی قید میں بند کر دیا گیا۔ جبکہ غدار مسلمان معززین جن کا تعلق مغرب کے ہم نوا (Client) ممالک سے تھا۔ جنہوں نے اسلام سے دشمنی اور غداری کی تھی اور اپنے فائدے کے لئے ان سے تعاون کیا تھا۔ وہ لوگ امیر سے امیر ترین بن گئے برطانیہ کی کرنسی سٹرلنگ اور پونڈ بین الاقوامی کرنسی بن گئے۔ کیونکہ جب ماڈرن دنیا میں برطانیہ پہلی حکمران سلطنت بنا تھا۔ تو انہوں نے ساری دولت پر کنٹرول سنبھال لیا تھا۔ یوں برطانیہ طویل عرصے تک دنیا کی دولت سے فائدہ اٹھاتا رہا۔ علاوہ ازیں اُس نے اس حکمرانی کے دور میں دنیا کے سرمائے میں نہایت اہم کردار ادا کیا۔

پھر ایک دن برطانیہ کی جگہ امریکہ نے لے لی اور دیکھتے ہی دیکھتے دنیا کا حکمران بن گیا اور معاشی نظام میں امریکی ڈالر نے برطانیہ کے سٹرلنگ اور پونڈ کی جگہ لے لی۔ اور ڈالر بین الاقوامی کرنسی کی صورت اختیار کر گیا۔ امریکہ نے دنیا کی دولت پر کنٹرول حاصل کرنے سے بہت فائدہ اُٹھایا اور یوں امریکہ پوری دنیا میں معاشیات کا مرکز بن گیا۔ اُس نے بھی برطانیہ کی طرح دنیا پر معاشی حکومت قائم کر لی۔

حضرت محمد ﷺ کی اس حدیث کا منطقی مطالعہ جس کا تعلق قیامت کی نشانیوں سے ہے ظاہر کرتا ہے کہ تیسری اور آخری جو حکومت ظاہر ہوگی وہ امریکہ کی جگہ لے لے گی۔ لیکن اس کی جگہ لینے سے سارا معاشی نظام بھی بدل جائے گا۔ امریکی معاشی نظام کی بنیاد امریکی ڈالر پر استوار کی گئی تھی بالکل اسی طرح ہوگا۔ جس طرح امریکہ نے سٹرلنگ پونڈ کی جگہ امریکی ڈالر کو رائج کر دیا تھا۔

نیا معاشی نظام یعنی بے زر برقی کرنسی بھی دنیا کے بینکنگ نظام سے ہی پیدا ہوگی اور کرنسی کو مرکز سے کنٹرول کیا جائے گا۔ وہ ممالک جو بینکنگ نظام کو کنٹرول کرتے ہیں۔ وہی منفرد اور بے مثال

Marfat.com

کنٹرول بے زر برقی کرنسی پر قائم رکھیں گے جو خفیہ طریقے سے اسرائیل کے ایجنڈے پر کام کر رہے ہیں۔ جس کے نتیجے میں امریکہ کی جگہ اسرائیل سنبھال لے گا۔ اور دنیا میں تیسری اور آخری حکمران حکومت بن جائے گی۔

موجودہ دور میں پہلے ہی اسرائیل کا چاندی کا سکہ شیکل (Shekel) ڈرامائی طور پر قوت حاصل کرتا جا رہا ہے۔ اور اس کے برعکس امریکی ڈالر غیر مقبول ہوتا جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ 2008ء سے یورپ کی طاقتور کرنسی یورو بھی مصائب اور مسائل کا شکار ہے۔

اب دھیرے دھیرے اسرائیل خود بھی طاقتور بنتا جا رہا ہے اور اُس کے سکہ شیکل کی طاقت کا احساس بھی زور پکڑتا جا رہا ہے۔ یہ ان کے لئے اچھا شگون ہے کیونکہ وہ دنیا کا مرکز بنتا جا رہا ہے۔ ہم نے دولت میں بے ایمانی کو بیان کیا اور معاشی نظام کے بتدریج ترقی کرنے کے واقعات کو بھی بیان کیا ہے۔ جو بہت جلد اسرائیل کو دنیا پر حکمرانی کے ساتھ ساتھ عروج پر پہنچا دے گا مگر اس موضوع کو دجال، یاجوج و ماجوج اور قیامت کی نشانیوں کے حوالے کے بغیر بیان کرنا ممکن نہیں۔

اُن اداروں میں (جن کا ذکر پہلے کیا جا چکا ہے) ماڈرن سیکولر یونیورسٹی میں سیکولر نظام تعلیم شان و شوکت سے مروج ہے۔ تعلیم و تعلّم کو سیکولر ازم کے ڈھانچے میں ڈھالنے کے عمل میں کائنات اور حقیقت کی بھی سیکولر انداز میں وضاحت کی گئی ہے اور اس وضاحت سے قیامت کی نشانیاں کے موضوع کو شعوری طور پر دُھندلایا گیا ہے۔

لہٰذا ماڈرن سیکولر انسانیت کو قیامت اور قیامت کی نشانیوں پر قطعاً یقین نہیں ہے۔ اُن کے نزدیک یہ سب کچھ بے معنی اور لایعنی ہے۔

لوگوں کے دماغوں کو کوری تختی کی طرح صاف کر کے اُن میں سیکولر ازم بسانے کے فعل کا جواب قرآن حکیم نے دیا ہے۔ یہ جواب سورۃ الکھف میں موجود ہے۔ یہ وہی سورۃ ہے جس میں یاجوج و ماجوج کا تعارف کرایا گیا ہے۔

سورۃ الکھف میں ارشاد ربانی ہے اور یہ سورۃ اُن تصورات اور توہمات کے اجزاء بیان کرتی ہے جن کے ذریعے سیکولر انسان قیامت اور حیات بعد از ممات کا جواب دیں گے۔

ایک امیر آدمی اپنی دولت کی وجہ سے اس قدر بدمعاش اور بدطینت بن گیا تھا کہ وہ اپنے آپ کو سب سے اعلیٰ اور منفرد شخصیت سمجھنے لگا تھا۔ وہ غریبوں کو حقارت کی نظر سے دیکھتا تھا اور اپنے

Marfat.com

آپ کو اُن سے بلند اور ارفع سمجھتا تھا۔ اور غریب آدمی اپنی غربت کی وجہ سے کوئی حیثیت نہ رکھتے تھے۔ چنانچہ امیر آدمی قیامت کے بارے میں کہتا تھا۔

''میں نہیں سمجھتا کہ قیامت کبھی آئے گی۔ اگر آ بھی جائے (یہ آنی بھی چاہیے) اور مجھے خدا کے سامنے لایا بھی گیا تو مجھے یقین ہے کہ اس دولت سے زیادہ دولت اور حیثیت وہاں پالوں گا۔''

(دیکھئے سورۃ الکھف 36-18، فصلات 50-41، سورۃ سبا 3-34)

قیامت اور اسکی نشانیاں کا موضوع جس میں حضرت عیسٰی علیہ السلام کی واپسی، دجال اور یاجوج وماجوج کا ذکر شامل ہے۔

اس دنیا کے کچھ لوگ قیامت پر یقین رکھتے ہیں ان لوگوں کا وہ لوگ تمسخر اُڑاتے ہیں جو قیامت پر ایمان نہیں رکھتے اور اُس آنے والے بڑے واقعہ کے متعلق طرح طرح کے سوالات کرتے ہیں۔ دراصل قرآن حکیم نے پہچان لیا تھا کہ بہت سے لوگ قیامت کے دن پر یقین نہیں رکھتے۔ (وہ مذاق کرتے ہیں) اور اُس عنقریب رونما ہونے والے واقعہ سے متعلق پوچھتے ہیں کہ وہ کب رونما ہوگی؟ اُن کے برعکس جو لوگ یوم محشر پر ایمان رکھتے ہیں۔ وہ اس کے وقوع پذیر ہونے سے خوف زدہ ہیں۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ یہ سچ ہے اور حقیقت ہے۔ وہ لوگ جو قیامت کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔ وہ یقیناً سیدھے راستے سے بھٹکے ہوئے ہیں۔ (قرآن سورۃ الشوریٰ 18-42)

یقیناً قیامت کا دن ضرور آئیگا اس میں شک کی کوئی گنجائش نہیں پھر بھی اکثر لوگ اسے نہیں مانتے۔ (قرآن سورۃ الفاطر 59-40)

مذہب میں ایمان کو تباہ و برباد کرنے کے لئے یورپی سیکولرازم اور مادہ پرستی ایک جگہ اکٹھے ہوگئے ہیں اُن کا مشن قیامت کے دن پر ایمان نہ لانا۔ غیر یورپی ممالک میں نئی کالونیاں بنانا اور پھر دھیرے دھیرے اُن کے اذہان میں تبدیلی پیدا کرنا۔ بالاخران کو یورپ میں ضم کر کے ایک بے دین گلوبل معاشرے کو وجود میں لانا تھا۔

اگرچہ دنیا کے ممالک کو یکجا کرنے کا عمل بے حد سست رو تھا۔ مگر یقیناً وہ بتدریج اپنے مقاصد کے حصول کی طرف بڑھ رہا تھا۔ ان کا وہی مقصد تھا کہ تمام انسانیت کو بے دین گلوبل معاشرے میں تبدیل کر دیا جائے۔

Marfat.com

چنانچہ یورپ کے باشندوں نے مذہبی طرز زندگی کو تبدیل کر کے اُس کی جگہ سیکولر بے دین اور زوال آمادہ سوسائٹی کو اختیار کر لیا تھا اور مکمل طور پر مغربی طرز زندگی کو اپنا لیا تھا۔ لیکن وہ یورپ کے پُراسرار یہودی عیسائی اتحاد کی بدشگون کامیابی تھی۔ جس کی وجہ سے بے دین مغربی تہذیب معرضِ وجود میں آئی تھی لیکن اُس تہذیب کا یہ بہت بڑا وہم و خیال تھا جو تمام انسانوں کی محکومیت کے دائرے سے باہر تک پھیلا ہوا تھا جس کا مقصد ان لوگوں کو بے دین اور زوال آمادہ سوسائٹی میں جذب کرنا تھا۔

پراسرار یورپی عیسائی یہودی اتحاد اس لئے بھی بدشگون تھا کہ ان کا مقصد یہودیوں کے بیت المقدس کو آزاد کرانا تھا۔ اور یہودیوں کو اپنے وطن بیت المقدس میں واپس لانا تھا تاکہ وہ بیت المقدس کی ملکیت کا دعویٰ کر سکیں۔

چنانچہ بیت المقدس میں اسرائیلی ریاست کی بحالی دنیا میں برائیاں پھیلانے میں اسرائیل کی اس وقت تک مدد کرنا تھا۔ جب تک اسرائیل دنیا میں حکمران ریاست نہ بن جائے۔

اس عصر جدید میں قیامت کی نشانیوں کی وضاحت کرنا اسلام کے دعوے کی سچائی کی تائید کرتا ہے کہ یورپ میں یہودی عیسائی سیکولر سمجھوتے کا بھید کیا ہے؟ اس کے بعد سیکولر بے دین اور ماڈرن مغربی تہذیب کو تخلیق کرنا تھا۔

دجال اور یاجوج و ماجوج ہی یہودی عیسائی یہودی سمجھوتے کو بیان کر سکتے ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ یورپی تہذیب کا بیت المقدس کے بارے محض وہم و گمان تھا۔ جبکہ اسلام کا سچائی کا دعویٰ آنے والے واقعات کے بارے میں پیشین گوئی سے صحیح ثابت ہوا۔ ان پیش آنے والے واقعات کا یروشلم کی قسمت اور یہودی ریاست اسرائیل سے تعلق ہے۔ قرآن حکیم نے واضح انداز میں تمام چیزوں کی وضاحت اور صلاحیت کا اعلان کیا ہے۔

اسلامی فرقوں کو جواب:

آج کل بہت سے فرقے ایسے ہیں جو اپنی صداقت کا ڈھول پیٹ رہے ہیں اور اپنے آپ کو سچا، ہدایت یافتہ پیروکار ثابت کر رہے ہیں۔ وہ اپنے مخالف فرقوں کی برائیاں بیان کرتے ہیں۔ خاص طور پر تصوف کے راستے پر چلنے والے لوگ ایسا کرتے ہیں۔ کیونکہ ان کو گمراہ کیا گیا ہوتا ہے اور وہ لایعنی باتوں پر بحث کرتے ہیں۔ اور چھوٹی چھوٹی غیر اہم باتوں کو کریدتے اور کھرچتے ہیں۔

Marfat.com

اس کتاب میں ہم نے فرقہ واریت کی آپس میں مخالفت کی طرف لوگوں کی توجہ دلائی ہے، جو اپنے فرقہ کی سچائی کا دعویٰ کرتے ہیں، اور دوسرے فرقوں کو چیلنج کرتے ہیں کہ وہ عصر جدید میں قیامت کی نشانیوں کے متعلق عالمانہ انداز میں بیان کریں، جس میں دجال اور یاجوج و ماجوج کا بھی ذکر موجود ہو۔

ہمارے بہت سے قارئین ایسے بھی ہوں گے جو اسلام میں فرقہ واریت کے متعلق کچھ علم نہ رکھتے ہوں گے۔ اس لئے اس امر کی ضرورت ہے کہ یہاں ان فرقوں کے بارے میں معلومات فراہم کی جائیں، کیونکہ کچھ لوگ اسلامی فرقوں کی شناخت کے متعلق جاننے کے لئے بے چین ہیں جب سے ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اسلامی فرقوں کے متعلق پیشین گوئی کی ہے، اور مسلمانوں کو تنبیہ کی ہے کہ وہ فرقہ پرستی سے دور رہیں۔

چنانچہ مسلمانوں کو ان فرقوں کی پہچان کے لئے ایک معیار کی ضرورت ہے۔ لہٰذا قیامت کی نشانیاں ایک ایسا موضوع ہے جس کو معیار بنا کر مختلف فرقوں کے خیالات، عقائد اور نظریات کی جانچ پرکھ کی جاسکتی ہے۔

یہ کوئی اچانک حادثہ نہیں تھا جب جبرائیل علیہ السلام ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر مسجد نبوی مدینہ میں دن کے اُجالے میں وحی لے کر نازل ہوئے۔ اُس وقت حضرت جبرائیل علیہ السلام ایک عام انسان کی شکل میں تھے جبکہ حضور اکرم ﷺ صحابہ اکرام کے ساتھ تشریف فرما تھے۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ ﷺ کی توجہ اسلام کی زندگی میں اُن بڑی دھمکیوں اور مصائب کی طرف دلائی۔ اُن میں دجال اور یاجوج و ماجوج کا ذکر قیامت کی نشانیوں میں سے تھا مختلف اسلامی فرقوں کا اس موضوع کے متعلق کیا جواب ہے اس کا تفصیل سے ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے۔

1- شیعہ فرقہ:

حضور اکرم حضرت محمد ﷺ کی وفاتِ حسرت آیات کی چند دہائیوں کے بعد شیعہ فرقہ وجود میں آیا۔ اس فرقے کے عقائد میں سے نہایت عمدہ عقیدہ یہ ہے کہ حضرت محمد ﷺ کے وارث امام مہدی ہیں اور قیامت کے آنے سے پہلے اس دنیا میں ظاہر ہوں گے اور مسلمانوں کو اُن لوگوں پر فتح دلائیں گے جو اسلام پر جنگ مسلط کر رہے ہیں۔

Marfat.com

حضرت محمد ﷺ نے پیشین گوئی فرمائی ہے اور شیعہ و سُنی العقیدہ دونوں لوگ اس پیشین گوئی پر پختہ یقین رکھتے ہیں۔

شیعہ فرقے کے لوگ ایقان کے ساتھ کہتے ہیں کہ حضرت امام مہدی کا ظہور اُن کے فرقے کے دعوے کو سچ ثابت کرے گا۔

بااین ہمہ حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ نے واضح طور پر امام مہدی کے ظہور کا وقت تعین فرمایا ہے کہ اس وقت اُن کے ہم عصر حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہوں گے جو بی بی مریم کے بیٹے ہیں۔ صحیح بخاری میں لکھا ہے۔

> ''تمہارے لیے وہ کتنا اچھا اور عجیب وغریب زمانہ ہوگا جب ابن مریم حضرت عیسیٰ علیہ السلام اُتریں گے تمہارے اور تمہارے امام مہدی کے درمیان اور وہ امام مہدی تم میں سے ہوں گے۔''

حضور اکرم ﷺ کی پیشین گوئی کا تعلق اُس زمانے سے ہے جب امام مہدی حکمران ہوں گے جو مسلمانوں سے تعلق رکھتے ہوں گے۔ لیکن اس وحی سے یہ بھی مفہوم واضح ہوتا ہے کہ حضرت امام مہدی کے ظہور سے قبل غیر مسلموں کی حکومت ہوگی اس کا مطلب یہ ہے کہ اُس وقت مسلمان اپنی آزادی اور حکومت کھو چکے ہوں گے۔

تاریخ بتاتی ہے کہ سُنی خلفاء کے بعد تمام دنیا پر بحیثیت مختار یورپی یہودی حکومت کرتے تھے۔ انہوں نے مسلمانوں کی حکومت کو مجبور کیا کہ وہ اسی حالت میں اپنے ممالک اُن کے حوالے کر دیں۔ اس طرح بعض مسلم ممالک مغرب کی رعایا یا زیرنگیں حکومتیں بن گئیں۔

آج سُنی فرقہ کے مسلمان کے لئے ممکن نہیں وہ ان شیطانوں کے پنجے سے فرار حاصل کر سکے اور ایک خود مختار آزاد حکومت قائم کر سکے۔ جو یہودی اور عیسائی کے سیاسی اور اقتصادی اثر سے آزاد ہو اور اُن کے تسلط سے بے نیاز ہو۔

دوسری طرف ایران کے شیعہ دعویٰ کرتے ہیں کہ انہوں نے کامیاب اسلامی انقلاب کے ذریعے دنیا کے غیر مسلم حکمرانوں کے تسلط سے نجات حاصل کر لی ہے۔ یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کتنے عرصہ تک ایرانی شیعہ کامیابی سے مغرب کے منکر رہیں گے اور ان کی حاکمیت سے انکار کریں گے اس حقیقت سے انکار ممکن نہیں کہ امام خمینی نے صحیح طور پر امریکہ کی فریب کاریوں کا جواب دیا اور

Marfat.com

امریکہ کی شیطانیت سے اپنے آپ کو دور رکھا۔ انہوں نے اپنی خود مختاری اور آزادی کو قابل اعتماد دعویٰ کے ساتھ قائم رکھا۔

ایران کے شیعہ حضرات کو امام خمینی پر فخر ہے کہ اُنہوں نے ایک مضبوط امام کی حیثیت سے اپنے ملک پر حکومت کی اور کسی غیر مسلم کے سامنے سر نہیں جھکایا۔

شیعہ حضرات کے اس دعوے کا مفہوم اوپر بیان کی گئی حدیث کے متن سے سچ ثابت ہوتا ہے کہ امام مہدی کا ظہور اور حضرت مسیح موعود کی واپسی روز روشن کے طرح عیاں ہے۔

مذکورہ بالا حدیث سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ امام مہدی کا ظہور اس وقت تک ممکن نہیں جب تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اس دنیا میں واپسی قریب نہ ہو۔

لیکن حضرت عیسیٰ اُس وقت واپس نہیں آسکتے جب تک جھوٹا مسیح یعنی دجال اپنے سچے مسیح ہونے کا دعویٰ نہ کرے اور اپنے مشن میں کامیابی حاصل نہ کرلے۔ مگر دجال اُس وقت تک اپنا مشن مکمل نہیں کرسکتا جب تک اسرائیل کے یہودیوں اور دیگر یہودیوں کے لئے بیت المقدس کو آزاد نہیں کرالیا جاتا۔ اور یہودیوں کو واپس لاکر اُس ملک کے یروشلم میں بسانہیں جاتا۔ جہاں سے اُن کو نکالا گیا تھا۔ اور جس کی ملکیت کا وہ دعویٰ کرتے ہیں۔

قرآن پاک نے سورۃ الانبیا (5-94-21) میں وضاحت کی ہے کہ وہ یہودی اُس شہر میں واپس آئیں گے جہاں سے جلاوطن کئے گئے تھے۔ (ہم نے اُس شہر کی شناخت کرلی ہے وہ شہر یروشلم ہے) لیکن ایسا اس وقت ممکن ہوسکے گا جب مندرجہ ذیل دو واقعات رونما ہوچکے ہوں گے۔

1- جب یاجوج و ماجوج رہا کردیئے جائیں گے۔ اور

2- جب وہ تمام اطراف میں پھیل جائیں گے۔

اب اسرائیل اپنے شہر میں واپس آگئے ہیں اور اس سرزمین پر اپنی ملکیت کا دعویٰ کررہے ہیں۔

شیعہ فرقہ کے پیروکار صحیح اسلام پیش کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ مگر یہ اس وقت تک ناممکن ہے جب تک دجال اور یاجوج و ماجوج کے موضوع کی تہہ میں گھس کر آپس میں مفاہمت نہ پیدا کی جائے۔ دنیا اس ضمن میں شیعہ علماء حضرات کے تحقیقی کام کا انتظار کررہی ہے۔ وہ اس موضوع کے متعلق کیا کیا گوہر فشانی فرماتے ہیں اور اس کا ماڈرن دنیا پر کیا اثر مرتب ہوتا ہے؟

Marfat.com

احمدیہ فرقہ:

جدید دور کے اسلام میں جہاں مختلف فرقوں کا جھرمٹ یا کہکشاں موجود ہے۔ وہاں پُراسرارطور پر احمدیہ فرقہ تحریک نہ صرف اسرائیل ریاست میں بلکہ جدید مغربی سیکولر تہذیب میں بہت مقبول ہے چنانچہ خطرناک حدتک گمراہ کیئے گئے اس فرقے کے کچھ نمایاں پہلو سامنے آئے ہیں۔ کہ اس تحریک بانی مرزا غلام احمد تھے۔ جنہوں نے جدید مغربی تہذیب کی اقوام میں یاجوج و ماجوج کا پتہ چلایا حقیقت یہ ہے کہ یہ جھوٹا نبی (مرزا غلام احمد) حیرانی کی حد تک کئی ایک مسائل میں بالکل درست تھا۔ اس کے باوجود حقیقت یہ ہے کہ اُس نے جدید یورپی اقوام کے بہت سے پول کھولے۔ اور ان کی خامیوں کو ظاہر کیا۔ اسکی تحریک اب بھی جاری ہے۔ جو اُن کی مخلصانہ حمایت حاصل کرنے کی خواہاں ہے مرزا غلام احمد نے قیامت کی نشانیوں کے موضوع کو اس طرح پیش کیا کہ اُسکی شکل ہی بگاڑ دی انہوں نے دجال اور یاجوج و ماجوج کو شناخت کرنے میں صریحاً غلطی کی ہے۔

(وضاحت کے لئے دیکھئے مسیح کا دشمن اور یاجوج و ماجوج کا مصنف محمد علی www.aaiil.com)

مرزا غلام احمد نے ایسے ہی جھوٹے دعوے کے ساتھ دنیا کو چونکا دیا کہ جس حدیث میں ابن مریم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر ہے وہ اسکی پیدائش کے ساتھ ہی پوری ہوگی۔

اُس نے حضرت محمد ﷺ کو اُس پیشن گوئی کو تسلیم کرتے ہوئے (جس کا تعلق مسیح موعود کی واپسی سے ہے) دلیل پیش کی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کشمیر میں فوت ہوئے تھے۔ اور وہاں ہی دفن کیئے گئے تھے۔ وہ خود واپس تشریف نہیں لائیں گے اور حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کی پیشن گوئی میرے متعلق تھی (یعنی مرزا غلام احمد کے بارے میں تھی) مرزا غلام احمد نے نہایت بھونڈے طریقے سے ان حقائق کو جھٹلایا حالانکہ وہ ایک پنجابی عورت کے بیٹے تھے جبکہ حدیث میں درج ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو بی بی مریم کے بیٹے ہیں وہ واپس اس دنیا میں قیامت سے پہلے آئیں گے۔ صحیح مسلم میں درج ہے کہ

> ''میں اُس وقت موجود ہوں گا جب اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم کو دنیا میں بھیجے گا۔ وہ دمشق کے مشرقی حصے میں ایک سفید مینار پر اُتریں گے انہوں نے دو کپڑے پہنے ہوں گے جن کا ہلکا پیلا رنگ ہوگا اور انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ دو فرشتوں کے کندھوں پر

Marfat.com

> رکھے ہوں گے جب وہ اپنا سر جھکائیں گے تو پسینے کے قطرے موتیوں کی مانند اُن کے سر سے ٹپکیں گے جب وہ سر اُٹھائیں گے تو موتیوں کی طرح منکے بکھریں گے۔ جو کافر ان کے جسم کی خوشبو سونگھے گا وہ مر جائے گا۔ اور حضرت مسیح علیہ السلام کا سانس وہاں تک پہنچے گا جہاں تک نظر جاتی ہے۔"

دوسری حدیث میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی واپسی کے بارے میں آپ ﷺ کی پشین گوئی ہے جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم کا نام بھی درج ہے۔

حضرت حذیفہ بن ازید غفاری بیان کرتے ہیں کہ

اللہ کے رسول ﷺ ہمارے پاس اچانک تشریف لائے (ہم اُس وقت بحث میں مصروف تھے) آپ ﷺ نے ہم سے پوچھا کہ آپ کس چیز پر بحث کر رہے ہیں؟

صحابہ اکرام نے عرض کیا کہ ہم قیامت کے متعلق بحث کر رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔

> کہ قیامت اُس وقت نہیں آئے گی۔ جب تک دس نشانیاں پوری نہ ہوں گی۔ اس سلسلے میں آپ ﷺ نے فرمایا۔ دھواں، دجال، جانور، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، ابن مریم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول، یاجوج و ماجوج، تین مقامات پر زمین کا دھنس جانا (ایک مشرق میں دوسرے مغرب میں اور تیسرے عرب میں) اور آخر میں یمن سے آگ بھڑکے گی اور لوگ وہاں سے مختلف مقامات سے جمع ہوں گے۔"

احمدیہ فرقے نے سچا اسلام پیش کرنے کا دعویٰ کیا۔ (اور یہ دعویٰ احمدیہ تحریک کے دونوں گروپوں پر صادق آتا ہے) میری کتاب یروشلم ان قرآن 2002ء میں شائع ہوئی تو میں نے اس تحریک کے علماء اکرام کو اس کتاب کا جواب دینے کی ترغیب دی تھی۔

وہابی فرقہ:

مختلف عجیب اور گمراہ فرقوں میں سے ایک پراسرار فرقہ عرب کے علاقہ نجد میں ظاہر ہوا۔ جس نے اعلان کیا کہ اُس کے تمام مخالف مسلمان، مشرکین ہیں۔ (وہ لوگ جو ایک خدا کے خلاف

Marfat.com

بے حرمتی کے مرتکب ہیں) انہوں نے مزید دعویٰ کیا کہ ان تمام مخالفین کو قتل کرنا ثواب کا کام ہے۔ نجدی وہابی فرقہ کے اراکین سعودی فرقہ میں شامل ہوگئے۔

اُن کا مقصد پہلے نجد کا کنٹرول سنبھالنا اور پھر حجازی عرب جو اسلام کا دل ہے۔ اُس پر قبضہ جمانا تھا انہوں نے حجاز پر کنٹرول سنبھال لیا۔ اُسے شرک سے پاک کرنے کے لئے انہوں نے ہزاروں بیگناہ معصوم مسلمانوں کو قتل کر دیا۔

اس پراسرار فرقے کی سعودی اتحاد میں شامل ہونے کی غرض وغایت اُس وقت ظاہر ہوئی جب سعودی بڑا گروپ اور وہابی فرقہ کی سازش سے سعودی اینگلو امریکن ماتحت ریاست قائم ہوگئی۔ انہوں نے اپنی احمقانہ حرکت کو سعودی عرب کا نام دیا۔ اس محکوم ریاست کو وجود میں لانے کے لیے انہوں نے خلافت اور دارالسلام کو نیست و نابود کر دیا۔ اور جس خلافت کو ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ نے قائم کیا تھا۔ یہ سچ ہے کہ بعد میں خلیفہ کی ریاست کو بادشاہت کے ساتھ خلط ملط کر دیا گیا۔ جبکہ خلیفہ کی ماڈل ریاست 1400 سال تک قائم رہی۔ سعودی وہابی لوگ دجال کے دھوکے میں آچکے تھے۔ اُن کی اسلام کے ساتھ غداری نے یاجوج و ماجوج کے لئے راستہ ہموار کر دیا تاکہ وہ اپنا پراسرار کردار ادا کرسکیں۔ جیسا کہ قرآن حکیم کی سورۃ الانبیاء میں 6-95 میں بیان ہوا ہے۔

سعودی وہابی اتحاد نے یورپ کے پراسرار یہودی عیسائی اتحاد میں شمولیت اختیار کر لی۔ اور اسلام پر یقین رکھنے والوں پر اُن یہودیوں اور عیسائیوں کے اتحاد کو ترجیح دی۔

مرکز اسلام کے ساتھ اس آخری اور غیر رسمی تکمیل شدہ معاہدے سے یہودی عیسائی اتحاد کو ایسی اہمیت حاصل ہوئی کہ امریکہ کے صدر کو خود امریکن جنگی جہاز کے ذریعے سفر کر کے سعودی بادشاہ سے ملنے کے لئے جانا پڑا۔

امریکہ کے ایک جہاز نے خفیہ طور پر شاہ عبدالعزیز ابن سعود کو عرب کے ہوائی اڈہ جدہ سے لیا اور مصر کی بڑی جھیل سویز کنال لے گیا۔ جہاں امریکہ کے صدر روز ویلٹ، امریکہ کی فوج کے کمانڈر انچیف کے ساتھ انتظار کر رہے تھے۔ دونوں لیڈروں کی ملاقات 14 فروری 1945ء کو ہوئی جس میں سعودی امریکن اتحاد پر دستخط کیے گئے۔ لیکن صرف تین سال بعد ہی سعودی وہابیوں کو اس اتحاد کا بری طرح مزہ چکھنا پڑا۔ جب اسرائیل ریاست وجود میں آئی اور سب سے پہلے امریکہ نے اُس ریاست کو تسلیم کیا۔

Marfat.com

دراصل 1948ء کے اس انقلابی حادثہ کے بعد نہ صرف سعودی امریکن اتحاد قائم رہا بلکہ اُس میں مزید استحکام پیدا ہوا۔ جس سے صاف صاف ظاہر ہے کہ وہابی فرقہ اسلام کو دھوکہ دینے کی سازش میں شریک ہے۔

جب سے یورپ کے یہودی عیسائی اتحاد کے ساتھ سعودی وہابی اتحاد کا محکوم ریاست کے طور پر تعلق قائم ہوا ہے۔ اس وقت سے کسی ایک مسلم ملک یا مسلم ممالک کیلئے ناممکن ہوگیا ہے کہ وہ یورپی یہودی عیسائی اتحاد کے حجاز حرمین اور حج پر سے قبضہ ختم کراسکے۔

اس فرقے کے اس دعویٰ نے کہ وہ اسلام کے سچے دین کو پیش کر رہے ہیں۔ یہودی عیسائی اتحاد کو تمام اسلامی دنیا پر حکومت کرنے کے لئے اہم کردار ادا کیا۔

(دیکھئے حجاز کی خلافت اور سعودی وہابی قومی ریاست (www.imranhosein.org

حضرت محمد ﷺ نے واضح انداز میں پیشین گوئی فرمائی تھی۔ نجد کے متعلق بات کرتے ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا کہ دنیائے اسلام کے ساتھ دھوکہ اور فریب ہوگا۔ جس سے اسلامی علاقوں میں مصائب اور دکھوں کا زلزلہ آئے گا۔ وہ شیطان کا دور ہوگا۔ چنانچہ سعودی اور وہابی فرقہ کی قیادت اب نجد سے ظاہر ہوگی۔

اسلام کے ابتدائی دور میں نجد کے جغرافیائی محل وقوع پر کافی بحث ہوئی۔ کچھ لوگوں نے دلائل پیش کئے کہ نجد عرب میں نہیں ہے بلکہ عراق کا حصہ ہے۔ اس وقت جبکہ اس بات کو کافی وقت گزر چکا ہے۔ لیکن حضور اکرم ﷺ کی پیشین گوئی سچ ثابت ہو چکی تھی۔

موجودہ دور میں عراق کے باہمت مسلمان زبردست اور شاندار ہتھیاروں کے ساتھ امریکہ اور اسرائیل کے قبضے سے اپنی سرزمین آزاد کرانے کیلئے جدوجہد کر رہے ہیں۔ جبکہ نجد کے مذہبی لوگ اور سعودی عرب کی قیادت غلامانہ انداز میں ان ناجائز قابضین کے ساتھ اتحاد برقرار رکھے ہوئے ہے۔

اب جدید دور میں وہابی فرقے کا ایک حیرت انگیز اور انوکھا پہلو یہ ہے کہ وہ قرآن اور حدیث کی اُن آیات کے حرف بہ حرف لفظی معانی بیان کرنے پر اصرار کر رہے ہیں۔ جن کا تعلق قیامت کی نشانیوں سے ہے۔ جس سے یہ مطلب اخذ کیا جاسکتا ہے کہ وہاں علماء (سوائے چند ایک کے) اُس طریقہ سے معذور ہیں جس طریقہ کے ذریعے اصل معانی کی وضاحت سامنے آتی ہے۔ خاص طور سے عام طریقے سے مذہبی تمثیل کی حقیقت منکشف ہوتی ہے۔ اور جدید دور یاجوج و ماجوج اور دجال کی حقیقت کھل کر سامنے آتی ہے۔

Marfat.com

دوسری طرف شیعہ مذہبی علماء قرآن و حدیث کو مذہبی تمثیل میں بیان کرنے پر خاصے رضامند نظر آتے ہیں اس اعتبار سے ہم ان کو دوسروں کے بہ نسبت معنی اخذ کرنے والے اور خیالات کو جلد قبول کرنے والا پاتے ہیں۔ جیسا کہ اس کتاب میں ہم نے معنی بیان کیے ہیں وہ ان سے قدرے متفق دکھائی دیتے ہیں۔

3- تبلیغی جماعت (جماعۃ التبلیغ)

یہ ایک عجیب وغریب ہندوستانی فرقہ ہے جو اپنے آپ کو مذہبی تبلیغی جماعت کہلاتے ہیں۔ ان کا طریقہ کار یہ ہے کہ چند بزرگ نوجوان حضرت محمد ﷺ کے سنت پر عمل کرتے ہوئے دور دراز مسلمانوں کے ممالک میں قدیم انداز تبلیغ دین کے لئے جاتے ہیں۔

ان میں سے اراکین کی اکثریت مخلص مسلمان ہیں۔ جو پاکیزگی اور تقویٰ کے مطابق زندگی گزارتے ہیں۔ لیکن یہ بات ابھی تک معمہ ہے کہ اس غیر سیاسی تنظیم کے اراکین کسی بحث ومباحثہ سے اپنے کان بند کیوں کر لیتے ہیں؟ وہ بحث ومباحثہ میں الجھنا پسند نہیں کرتے۔ اس امر سے امریکہ کے اس جھوٹے الزام کو تقویت ملتی ہے کہ 11 ستمبر 2001 کو عرب کے مسلمانوں نے امریکہ پر حملہ کرنے کا منصوبہ بنایا اور اس پر عمل بھی کیا۔

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ نے واضح طور پر اشارہ کیا تھا کہ مسلمانوں کو ظلم و جبر کے خلاف کئی طریقوں سے جواب دینا چاہیئے۔ دجال کے متعلق آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ نواس بن سمعان سے روایت ہے کہ

> ''حضرت محمد ﷺ نے فرمایا اگر وہ (دجال) آیا اور میں تمہارے درمیان موجود ہوا تو میں تمہاری خاطر اس سے بحث کروں گا (میں دلائل سے اس کو جواب دوں گا) اگر اس وقت آیا جب میں تمہارے درمیان نہ ہوا تو پھر تم میں سے ہر ایک اس سے بحث کرے (اور اس کے خلاف دلائل سے جواب دے) صحیح مسلم

اس فرقہ کے لوگوں نے اپنی فرقہ پرستی سے لوگوں کو دھوکا دیا خاص طور پر اللہ تعالیٰ کی مساجد پر قبضہ کر لیا پھر انہوں نے اپنے ضدی اور سرکش طریقے سے تمام دوسرے لوگوں کو جو ان فرقے سے تعلق نہیں رکھتے تھے ان مساجد سے باہر نکال دیا (ان باہر نکلنے والوں میں اس کتاب کا

Marfat.com

مصنف بھی شامل ہے) اس فرقہ کے لوگوں نے سرکش اور باغیانہ انداز میں اُن قبضہ میں لی گئی مساجد میں تعلیم وتدریس پر بھی تسلط جمالیا۔

جدید مغربی سیکولر تہذیب نے جو سیاسی واقتصادی اور دیگر ظلم و جبر کے الزامات مسلمانوں کے سر تھوپے ہیں۔ ان الزمات کا جواب دینے کی بجائے انہوں نے ایسی پالیسی اختیار کی جس طرح شترمرغ اپنا سر ریت میں چھپالیتا ہے اسی طرح انہوں نے اس طرف سے آنکھیں بند کر لیں ہیں۔

میں ان کے غلط طریقے کے بارے میں کچھ نہیں کہنا چاہتا جو اس فرقہ کے علماء نے حقیقت دجال اور جدید دور کے یاجوج وماجوج کے بارے میں اختیار کر رکھا ہے۔ جس میں قطعاً گہرائی نہیں ہے بلکہ انہوں نے ان معاملے کو ایسی پالیسی اور اصول کے مطابق نظر انداز کر دیا ہے جیسے طاعون ہو اور اس سے بہرصورت پرہیز اختیار کرنا چاہیے۔

میرا مطلب ہے کہ اسلام کے دشمن اس عجیب وغریب فرقہ سے خوف محسوس کر رہے ہیں کہ یہ لوگ کسی وقت مسلمانوں کو اُکسا سکتے ہیں۔ جو لشکر کشی کی سنت کے پیروکار اور دشمن کو جرأت اور بہادری سے جواب دینے کی سکت رکھتے ہیں اور ڈٹ کر اس جنگ کا مقابلہ کر سکتے ہیں جو جدید دور میں یہودیوں اور عیسائیوں نے مل کر مسلمانوں کے خلاف غیر منصفانہ، نسلی اور ظالمانہ جنگ شروع کر رکھی ہے۔

چنانچہ اس دور میں دنیا کے لوگ انتظار کر رہے ہیں کہ اس فرقہ (تبلیغی جماعت) کے لوگ قیامت کی نشانیوں کے متعلق عالمانہ اور دانشورانہ جواز پیش کریں۔

روشن خیال مسلمان:

یہ ایسے مسلمانوں کا فرقہ ہے جو سیکولر ذہن رکھتے ہیں۔ جو جدید مغربی سیکولر تہذیب کی سائنسی اور تکنیکی ترقی سے بے حد متاثر ہیں اور اس کی سیاسی اور فوجی قوت اور اقتصادی خوشحالی کو مانتے ہیں۔ اور تسلیم کرتے ہیں کہ اُن کی طاقت، کامیابی اور خوشحالی سیکولر مغربی تہذیب کی مرہون منت ہے اُن میں سے کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ جدید مغربی سیکولر تہذیب کے سُوتے اسلام سے ہی پھوٹے ہیں۔ اور انہوں نے اسلام کی بہترین باتوں کو منتخب کر کے اپنے اصول بنائے ہیں یہ فرقہ ترکی کی خلافت کے بعد رونما ہوا۔

Marfat.com

اسلامی روشن خیال لوگ اسلام کو دنیا میں اس قدر روشن خیال یا ماڈرن دیکھنا چاہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تمام مسلمان مغربی طور طریقے اور اُن کے سیاسی اور مذہبی شرک کے ساتھ آسانی سے اپنا لیں جس میں اقتصادیات اور سود بھی شامل ہے۔

اسلامی روشن خیال لوگ اسرائیل ریاست کے ساتھ معاہدہ کر چکے ہیں بلکہ اسرائیل حکومت کے ساتھ اتحاد اور دوستی بھی پیدا کر چکے ہیں۔ ہمارے سامنے روشن خیال ترکی ملک نے ایسا کیا اور سب لوگ جانتے ہیں کہ پاکستان میں پرویز مشرف کی روشن خیال حکومت نے بھی ترکی کی تقلید کرنے کی کوشش کی ہے جبکہ دوسرے روشن خیال لوگ یا ممالک بیت المقدس کے شہر میں ظلم واستبداد کے موقع پر خاموش رہنے میں مصلحت سمجھتے ہیں۔ اور ساتھ ہی وہ اسرائیل کے وجود کے اخلاقی اور قانونی حق کو تسلیم کرتے ہیں۔ حالانکہ وہ جانتے ہیں کہ جب سے اسرائیل کی خون آشام، غیر اخلاقی اور اذیت پسند ریاست قائم ہوئی ہے اُس وقت سے فلسطین کے علاقوں میں ظلم وستم اور قتل وغارت کی انتہا ہو چکی ہے۔

یہ روشن خیال چند لوگ اسلام پر پوری طاقت سے تنقید کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ اسلام کا احمدیت کے ساتھ کوئی تنازعہ نہیں ہے وہ مسلمان ہیں۔

ایسے روشن خیال اپنے آپ کو مغرب سے اس قدر ملاتے ہیں کہ وہ امریکہ، برطانیہ، آسٹریلیا اور کینیڈا میں رہائش پذیر ہیں اور اُن کو اپنا ملک سمجھتے ہیں بلکہ امریکہ، برطانیہ کے وہ فوجی جو عراق اور افغانستان میں مسلمانوں کے ساتھ جنگ کر رہے ہیں اور اُن پر ظلم وستم ڈھا رہے ہیں۔ اُن فوجیوں کو وہ اپنی فوج کہتے ہیں۔ اُن کے ساتھ ہمدردیاں رکھتے ہیں۔ ان لوگوں کے مثال ایسے اسپنج (Sponge) کی مانند ہے کہ وہ جو کچھ مغرب کی قتل گاہ میں دیکھتا ہے سب کچھ اپنے اندر جذب کر لیتا ہے۔

ایسے لوگ اُس وقت آسانی سے پہچانے جاسکتے ہیں جب وہ جہاد کے متعلق زہر اگلتے ہیں اور جہادیوں کو آسیب زدہ اور جنونی کہتے ہیں اور ان کو لعنت وملامت کا نشانہ بناتے ہیں انہوں نے مسلمانوں کے لئے اسلامسٹ اور اسلام ازم کی اصطلاحیں گھڑ رکھی ہیں۔ بلکہ ملاؤں کے خلاف گالی گلوچ سے بھی نہیں چوکتے۔ ان کو اسلامی انتہا پسند یا ظلمت پسند پس ماندہ کے ناموں سے یاد کرتے ہیں۔

Marfat.com

بے نظیر بھٹو (شہید) جو آکسفورڈ یونیورسٹی سے تعلیم یافتہ تھیں وہ اسلامی روشن خیالی کی پیداوار تھیں۔

ایسے روشن خیال لوگ مسلمانوں کو دہشت گردوں کے خلاف لیکچر دینے میں بہت تیز ہیں۔ وہ اپنے لیکچر یا تقریریں مسلمانوں کے متعلق بیان سے باہر جھوٹی تصویر پیش کرتے ہیں جیسا کہ 11 ستمبر 2001ء کو امریکہ پر حملہ ہوا۔ اس کے بارے میں یہودی عیسائی اتحاد کی طرف سے انتہائی خبیث قسم کا ایجنڈا پیش کرتے ہیں۔ اور ان کی وکالت میں پیش پیش ہیں۔

جب کبھی اُن کو اسرائیل ریاست پر اپنے خیالات یا تنقید کرنے کا موقع ملتا ہے تو وہ کبھی بھی اسرائیل کو دہشت گرد ریاست نہیں کہتے اور نہ ہی اسرائیل کو جابر یا ظالم ریاست مانتے ہیں۔ جبکہ امریکہ اور برطانیہ اُن کی دہشت گردی اور بیت المقدس میں غزہ پر ناجائز قبضہ کی پشت پناہی کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں وہ اسرائیل کو ہر طرح کی کھلم کھلا امداد دے رہے ہیں تاکہ وہ فلسطین میں آباد مسلمانوں کو دبائے رکھے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اُن کا یہ ماڈرن پلیٹ فارم اور مغربی یورپی اتحاد ہمیشہ قائم نہیں رہ سکتا۔

امریکی حکومت نے ان لوگوں کی طرف کان اور آنکھیں بند کر رکھی ہیں جو 11 ستمبر 2001ء کو امریکہ پر ہونے والے حملے کو امریکہ کی ہی دہشت گردی اور صریحاً جھوٹ سمجھتے ہیں۔ امریکہ اُن کی بات اور موقف کو سننے کیلئے تیار نہیں ہے۔

اسلامی روشن خیال ایسے گمراہ لوگ ہیں جو یہودیوں اور عیسائیوں کے گٹھ جوڑ اور اسرائیل کی ہٹ دھرمی کو سمجھنے سے یکسر قاصر ہیں۔ وہ نہیں جانتے کہ ان دونوں تہذیبوں نے ایک دوسرے کو کس قدر فائدہ پہنچایا ہے۔ اور مسلمانوں کے خلاف کیسی کیسی سازشیں کی ہیں۔ اسلام میں مغربی روشن خیالی کی بنیاد اصل میں اسلام دشمنی پر رکھی گئی ہے۔ جبکہ اسلام کی اساس حقیقت اور صداقت پر مبنی ہے جس میں اخلاقیات کی تعلیم، کائنات کی روحانی تعبیر اور روحانی دنیا میں فوقیت شامل ہے۔

دوسری طرف بے دین اور زوال پذیر معاشرہ ہے جو اسلام کا دشمن ہے اور مادی حقیقت کو بنیادی اور روحانی حقیقت پر ترجیح دیتا ہے۔ اور سیکولر اقدار کو متواتر رواج دے رہا ہے۔ جس سے معاشرتی خرابیاں اور برائیاں ہر طرف پھیل رہی ہیں مثلاً مردوں کی ہم جنس پرستی اور خواتین کی ہم جنس پرستی ان کے نزدیک کوئی اخلاقی برائی نہیں ہے۔

Marfat.com

اس نظام فلسفہ کا سچائی کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہوسکتا اور نہ ہی بے دین اور زوال پذیر نظام کا سچائی سے کوئی رشتہ ہوسکتا ہے۔ دوسری طرف اسلام کی اخلاقیات، استعماراتی جدیدیت کا مقصد اس نظام فلسفہ کو رد کرنا اور اخلاقی اقدار کو فروغ دینا ہے۔

اس کتاب کے مصنف نے بڑی محنت اور کاوش سے دجال کو پہچان لیا ہے۔ وہ ایک منصوبہ بند(Master Mind) ہے۔ وہی جدید مغربی سیکولر تہذیب کا خالق ہے۔ یوں ہمارے نزدیک دجال کا مطلب ہے کافر (ایمان نہ رکھنے والا) اُسکی آنکھوں اور پیشانی پر لکھا ہوا ہے کہ ''یہی کفر ہے'' اسی طرح اُسکی تہذیب کے چہرے پر کفر کا لیبل چسپاں ہے۔

اسلامی روشن خیالی بڑے جوش وخروش کے ساتھ اپنے آپ کو اس گڑھے میں گرا رہی ہے جو امریکہ اور برطانیہ نے اُن کے لئے کھود رکھا ہے۔ پہلے وہ خفیہ تھا اب اُس نے اسلامی دنیا کے سامنے اپنا مکروہ چہرہ ظاہر کر دیا ہے۔ جس کا ثبوت حال ہی میں ملائیشیاء میں رونما ہونے والا واقعہ ہے۔ ملائیشیا کے وزیراعظم عبداللہ احمد بداوی نے اپنے اسلامی ہزاری تحریک میں اسلامی روشن خیالی کی حمایت کی ہے۔

اس جدید دور میں ان تمام گمراہ فرقوں میں مشترک بات یہ ہے کہ وہ سب کے سب قیامت کی نشانیوں کے موضوع پر درس دیتے یا لکھتے ہوئے جھجکتے اور ڈرتے ہیں۔ وہ باقی تمام اسلامی دنیا کے ساتھ قابل افسوس اور انوکھا رویہ رکھتے ہیں۔ ان کو اس بات میں کوئی دلچسپی نہیں ہے کہ ذوالقرنین نے جو دیوار تعمیر کی تھی وہ کہاں واقع ہے؟ کیا وہ دیوار واقعی موجود ہے۔ اور یاجوج و ماجوج ابھی تک دنیا میں رہا نہیں ہوئے ہیں یا ہو گئے ہیں۔

ان فرقوں میں یہ بات بھی مشترک ہے یہ طبقہ ان مسلمانوں پر مشتمل ہے جو تصوف یا احسان کے معاملات میں کھرے ہیں۔

اس حقیقت کے باوجود کہ یہ وہی راستہ جو جدو جہد اور محنت کی بنا پر اللہ کے نور (اللہ کی روشنی) تک جاتا ہے۔ جس کو دونوں آنکھوں (ظاہری اور باطنی) سے دیکھا جاسکتا ہے وہ روشن خیالی کے پھیلائے ہوئے جال اور دشمن کی چال کو سمجھنے سے قاصر ہیں۔

جبکہ جھوٹا مسیح دجال اور اس کے بے شمار چیلے صرف ایک آنکھ سے (ظاہری) دیکھتے ہیں۔ اس عصر جدید میں قیامت کی نشانیوں کے موضوع پر ان روشن خیال لوگوں کی طرف سے کسی عالمانہ، محققانہ کام کی کوئی توقع نہیں کی جاسکتی تاہم دنیا اُس موضوع پر اُن کے عالمانہ کام اور تحقیق کی منتظر ہے۔

Marfat.com

بلند مرتبہ صوفیوں کا فرقہ:

آخر میں جدید دور کے بلند مرتبہ صوفیوں کا ذکر کرتے ہیں جو قلم کی جادوگری سے اسلامی روحانی بشارتوں کو بیان کرتے ہیں۔ وہ لوگ تاہنوز حیرانی کی حد تک اندھے ہیں کیونکہ وہ حقیقت کو دیکھنے سے قاصر ہیں۔ بلکہ وہ اس سے زیادہ ہیں جو کچھ اوپر بیان کیا گیا ہے۔

اُن میں سے بعض لوگ اس موضوع (قیامت کی نشانیاں) کے متعلق حیرت انگیز حد تک خاموشی اختیار کئے ہوئے ہیں۔ وہ لوگ حج کو سعودی امریکن بادشاہت کے زیر اثر تسلیم نہیں کرتے کیونکہ وہ اسلام کے دشمن ہیں۔ اور حج کے جملہ انتظامات ان کے کنٹرول میں ہیں۔ جس کی وجہ سے حج کا تقدس ختم ہو چکا ہے اور نہ ہی وہ بے زر کی کاغذی کرنسی کو مانتے ہیں جس کے عوض کچھ حاصل نہیں ہوتا اور نہ ہی وہ بے زر برقی کرنسی کو وقعت دے رہے ہیں۔ جو پہلی کاغذی کرنسی کی جگہ استعمال ہوگی۔ اُن کا خیال ہے کہ وہ کرنسی جعلی، دھوکہ اور حرام ہے۔

اسلامی بنکاری والے اِس جعلی کرنسی کو شریعت کے خلاف سمجھتے ہیں اور لین دین کے معاملے میں اس قسم کی کرنسی کو استعمال کرنا گناہ کبیرہ خیال کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ سود کی ہی بدلی ہوئی شکل ہے۔

ایسے صوفی لوگ الیکشن میں ووٹ ڈالنے کو بھی شرک تصور کرتے ہیں اسی طرح ان کی شکایات اور اعتراضات کی فہرست خاصی طویل ہے۔

سب سے اہم بات یہ ہے کہ وہ عصر حاضر میں قلم کے ذریعے یا تگ و دو سے مغربی دنیا کے سیاسی اور اقتصادی ظلم و جبر سے آزادی حاصل کرنے کے لئے کچھ نہیں کر رہے تاکہ اسلامی دنیا کو اُن کے چنگل سے نجات حاصل ہو۔ ابھی تک اُن میں سے اپنے آپ کو شفیق اور بلند مرتبہ صوفی خیال کرتے ہیں۔ اور اپنے فرقے کے مخالفین کی دشمنی میں بڑے شوق سے حصہ لیتے ہیں۔

علاوہ ازیں آج کے جدید دور میں قرآن اور حدیث کے علم میں اپنی اہلیت ثابت کرنے کو درست سمجھتے ہیں۔ اسلامی علماء نہ صرف سچائی کو اسلام کا طرۂ امتیاز قرار دیتے ہیں بلکہ وہ اپنے آپ کو اسلامی فرقوں سے برتر تصور کرتے ہیں۔

جدید دور میں قیامت کی نشانیاں کے موضوع کو بیان کرتے ہوئے وہ لوگوں کو بھڑکاتے ہیں۔ جس سے ان مسلمانوں کو فائدہ ہوگا جو مختلف فرقوں میں اعلیٰ درجے کا فرقہ اپنے آپ کو سمجھتے ہیں

Marfat.com

وہ ایک طرف اسلام میں سند کا درجہ رکھتے ہیں تو دوسرے طرف اپنے سچے ایمان اور عقیدے کا دعویٰ کرتے ہیں۔

آخر میں ہم قارئین کو بہت سی قیامت کی نشانیاں یاد دلاتے ہیں۔ جن کا تعلق براہ راست بدترین ظلم سے ہے۔ جو بیت المقدس میں مسلسل پھیلتی جا رہی ہیں۔ سچے مسلمان پہچانے جاسکتے ہیں وہ اپنے مخالف جعلی فرقے سے ممتاز ہیں۔ کیونکہ وہ خدا کو نہ ماننے والے جو دنیا پر حکومت کر رہے ہیں ان کے ظلم وستم کا ڈٹ کر مقابلہ اور روک تھام کر رہے ہیں۔

وہ مسلمانوں کی ہدایت یافتہ جماعت ہے (جامعہ) جو قرآن اور حدیث کی روشنی میں قیامت کی نشانیاں تلاش کرنے اور بیان کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں کیونکہ قرآن اور حدیث میں بہت سے ایسے واقعات درج ہیں جو آئندہ زمانے میں اور بیت المقدس میں پیش آنے والے ہیں۔ جو صحیح جواب دینے میں راہنمائی کرتے ہیں۔ وہ ایسے واقعات ہیں کہ جن کے نتیجے میں جرأت مندانہ کوشش سے بیت المقدس میں جھوٹ اور ناانصافی پر انصاف اور سچائی کو فتح حاصل ہوگی ظلم و بربریت صفحہ ہستی سے مٹ جائیں گے۔

Marfat.com

Marfat.com

باب (2)

طریقِ کارِ مطالعہ

Marfat.com

طریق کارِ مطالعہ

بہترین قرآنی اسناد میں تصدیق کو بے حد اہمیت حاصل ہے نہ صرف تعلیم و تدریس میں یکسانیت پیدا کرنے کے لئے بلکہ ان اصولوں کو واضح کرنے کیلئے بھی ضروری ہے۔ جن کی وجہ سے قرآن پاک کی تمام آیات میں خاص اندرونی تعلق قائم ہے جو سمجھ میں آتا ہے۔ تاہم قرآن پاک کا موجود نظام معانی تسلیم شدہ ہے اسی طرح اس نظام کی تکنیک کو واضح کیا جاسکتا ہے۔

(فضل الرحمٰن انصاری)

حضرت محمد ﷺ نے بیان فرمایا کہ سورج کا مغرب سے طلوع ہونا قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔ (صحیح مسلم) قیامت کی اس نشانی سے بہت سے سوالات جنم لیتے ہیں۔ مثلاً

1- جو سورج مغرب سے طلوع ہوگا کیا وہ یہی سورج ہوگا جو روزانہ مشرق سے طلوع ہوتا ہے۔

2- کیا واقعی اس دن سورج مغرب سے طلوع ہوگا یا یہ محض علامت ہے اسکی وضاحت ضروری ہے۔

3- قیامت کے دن سورج کا طلوع ہونا اصلی ہوگا یا پھر آنکھوں کا دھوکہ ہوگا۔

4- کیا قیامت کے دن سورج کا طلوع ہونا ایک سے زیادہ مفاہیم رکھتا ہے۔

ان میں سے کونسا مفہوم سچ ہوگا اور کونسا غلط۔ مثال کے طور پر اسے جھوٹا مغربی سورج یا علاقی سورج کہا جاسکتا ہے (جس طرح اس کتاب کے مصنف نے تجویز کیا ہے) کہ اصلی مغربی سورج اس وقت طلوع ہوگا جب مادی دنیا کو کسی زمین (گہرالارض) میں تبدیل کر دیا جائے گا۔ (قرآن۔ سورۃ ابراہیم 14-48)

ہم کئی نئے نظریئے یا پیش گوئی کی وضاحت میں انکار کرنے میں بہت جلدی کرتے ہیں جس طرح قرآن پاک میں بیان کئے گئے سورج کے علاوہ کسی دوسرے سورج کی شناخت ہے یوں کوئی مغالطہ پیدا ہوسکتا ہے۔ اسی طرح ہم نظر کے دھوکے کے متعلق تسلیم نہیں کرتے کیونکہ اس سے پیشین گوئی کا صحیح ہونا ممکن ہے۔

قرآن حکیم بیان کرتا ہے کہ سورج مشرق سے طلوع ہوتا ہے۔ (سورۃ البقرہ 2-258)

Marfat.com

اس کا ہم روزانہ مشاہدہ کرتے ہیں اور یقین رکھتے ہیں۔ یہا تک کہ ٹرینیڈاد کے دور دراز کریبین کے جزیروں سے بھی یہی سورج دکھائی دیتا ہے (جہاں بیٹھ کر یہ کتاب لکھی جارہی ہے) جس سورج کا ذکر قرآن پاک میں موجود ہے اُسے ہم روزانہ آسمان پر دیکھتے ہیں۔

قرآن پاک نے یہ بھی بیان کیا ہے۔ (سورۃ روم 30) اللہ کی تخلیقات تبدیل نہیں ہوتیں مثلاً سورج ہمیشہ مشرق سے طلوع ہوتا ہے اور کبھی بھی مغرب سے طلوع نہیں ہوتا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اُس دور کے بادشاہ سے جھگڑا کیا کہ وہ ایک خدا کی عبادت کرے اور اُسے یوں چیلنج کیا۔

1- میرا خدا ہی مشرق سے سورج نکالتا ہے۔ تم اسے مغرب سے نکال کر دکھا دو یہاں اس ضمن میں قرآنی آیت پیش کی جاتی ہے۔

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِىْ حَآجَّ اِبْرٰهٖمَ فِىْ رَبِّهٖٓ اَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ ۘ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّىَ الَّذِىْ يُحْىٖ وَيُمِيْتُ ۙ قَالَ اَنَا اُحْىٖ وَاُمِيْتُ ۭ قَالَ اِبْرٰهٖمُ فَاِنَّ اللّٰهَ يَاْتِىْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِىْ كَفَرَ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝

ترجمہ: ''تجھ کو اُس شخص کا قصہ معلوم نہیں (یعنی نمرود کا) جس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے مباحثہ کیا تھا۔ اپنے پروردگار کے بارے میں اس وجہ سے کہ خدا تعالیٰ نے اس کو سلطنت دی تھی جب ابراہیمؑ نے فرمایا کہ میرا پروردگار ایسا ہے کہ وہ جلاتا ہے اور مارتا ہے۔ کہنے لگا کہ میں بھی جلاتا اور مارتا ہوں۔ ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سورج کو (روز کے روز) مشرق سے نکالتا ہے۔ تو (ایک ہی دن کے لئے) مغرب سے نکال دے۔ اس پر متحیر رہ گیا اس کافر سے کوئی جواب نہ بن پڑا۔ اللہ تعالیٰ ایسے بے جا راہ چلنے والوں ہدایت نہیں فرماتے'' (سورۃ البقرہ 258)

قرآن حکیم کی واضح ہدایت کے باوجود کہ اللہ تعالیٰ مشرق سے سورج طلوع کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی تخلیقات کبھی تبدیل نہیں ہوتیں۔

ایک حدیث ہے کہ جو قرآن پاک کے اس بیان کی وضاحت کرتی ہے کہ سورج جس کا ذکر قرآن حکیم میں موجود ہے۔ وہی سورج حقیقت میں مغرب سے طلوع ہوگا جو قیامت کی نشانی ثابت

Marfat.com

ہوگا۔ جس طرح حضرت محمد ﷺ نے پشین گوئی فرمائی ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں جب مسجد میں داخل ہوا تھا اُس وقت رسول اللہ ﷺ وہاں تشریف فرما تھے اور سورج غروب ہو چکا تھا۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

ابو ہریرہ کیا تم جانتے ہو کہ سورج کہاں چلا جاتا ہے میں نے عرض کیا اللہ اور اُس کا رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ یہ اجازت لینے کیلئے جھک جاتا ہے اور اُسے اجازت مل جاتی ہے۔ ایک دن اُسکو واپس چلے جانے کا حکم ہوگا جہاں سے آیا تھا۔ اُس وقت سورج مغرب سے طلوع ہوگا۔ اس کے بعد حضرت محمد مصطفٰے احمد مجتبیٰ ﷺ نے تلاوت فرمائی کہ سورج اپنے مقرر کیے ہوئے راستے پر چلتا ہے اور معینہ مدت تک چلتا رہے گا۔ (صحیح بخاری)

قرآن اور حدیث میں مطابقت ہے:

جیسا کہ ہمارے پیارے نبی ﷺ نے پشین گوئی فرمائی ہے کہ قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ ہے کہ مغرب سے طلوع ہونے والا سورج حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے واپس آنے سے قبل طلوع ہوگا۔

ہمارا پہلا با اصول طریقہ کارانہ جواب یہ ہے۔ قرآن پاک اور احادیث میں اختلاف اس وقت ظاہر ہوتا ہے جب حدیث کی غلط تشریح اور وضاحت کی جاتی ہے۔

مولانا ڈاکٹر انصاری جو اسلامی عالم ہیں انہوں نے تقریر یا بیان میں الفاظ کی صحیح ادائیگی اور تلفظ کے طریقہ کار سے کام لیا۔ اور بتایا ہے کہ یہی قرآن حکیم کا مقصد ہے اور اسی سے صحیح حدیث کو پرکھا جاتا ہے۔

ہم تسلیم کرتے ہیں کہ جیسا کہ حدیث میں مذکور ہے کہ قیامت والے دن سورج مغرب سے طلوع ہوگا اور اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے کہ اُس وقت زمین و آسمان میں تبدیلی واقع ہوگی (قرآن، سورۃ ابراہیم 14-48) اُس وقت دنیا ختم ہو جائے گی۔ یعنی مغرب سے طلوع ہونے والا

Marfat.com

سورج دنیا کے خاتمے پر ظاہر ہوگا۔ تاہم اُس سورج کا تاریخ کے خاتمے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی واپسی سے ضرور تعلق ہے آئیندہ باب میں ہم بتائیں گے کہ تاریخ کے خاتمے اور دنیا کے خاتمے میں کیا فرق ہے۔ تاہم اس بات کا امکان ہے کہ مغرب سے طلوع ہونے والا سورج حقیقی طور پر عمل نہیں کرسکتا اگر چہ وہ قیامت کی دس نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔

دوسرے ایسا مغربی سورج زمین و آسمان کے تبدیل ہونے سے ہی عمل کرسکتا ہے۔ جیسا کہ اوپر بیان کیا جاچکا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تخلیقات تبدیل نہیں ہوتیں۔ اس لئے نتیجتاً ہم مغرب سے طلوع ہونے والے سورج کو ایک تمثیل سمجھتے ہیں۔ ہم اس بات پر بضد ہیں کہ اس کی توضیح کی ضرورت ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ جدید مغربی سیکولر تہذیب کا نمودار ہونا اور سائنسی اور تکنیکی انقلاب سے فتوحات حاصل کرنا اور پوری دنیا میں اسکی پھیلتی ہوئی سرحدیں اس امر کی علامت ہیں کہ جھوٹے سورج کا مغرب سے طلوع ہونا قیامت کی بڑی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔ (باقی اللہ بہتر جانتا ہے)

اگر مغرب سے سورج کا طلوع ہونا محض تمثیل ہے تو پھر اس کے ساتھ قیامت کی دوسری نشانیاں بھی تمثیل ہی ہوں گی۔

یہاں ہمیں ایسے طریق کار کی ضرورت ہے کہ ہم قرآن اور حدیث کی ایسی تماثیل کی وضاحت کے ساتھ بیان کرسکیں۔ قرآن حکیم نے خود وضاحت کی ہے کہ اس کی آیات محکمات اور متشابہات پر محیط ہیں۔

هُوَ الَّذِيٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ؕ فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِيْلِهٖ ۚ وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ ۘ وَالرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝

ترجمہ: وہ ایسا ہے جس نے نازل کیا تم پر کتاب کو جس میں ایک حصہ وہ آیتیں ہیں جو کہ اشتباہ مراد سے محفوظ ہیں۔ سو جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہے وہ اُس کے اسی حصہ کے پیچھے ہو لیتے ہیں۔ جو متشبہ المراد ہے (دین میں) شورش ڈھونڈنے کی غرض سے اور اس کے (غلط) مطلب ڈھونڈنے کی غرض سے حالانکہ اُن کا (صحیح) مطلب بجز حق تعالیٰ کے کوئی اور نہیں جانتا۔ جو لوگ علم دین میں پختہ کار اور فہیم ہیں وہ یوں کہتے ہیں کہ ہم اس پر

Marfat.com

(اجمالاً) یقین رکھتے ہیں۔ یہ سب ہمارے پروردگار کی طرف سے ہیں اور نصیحت وہی لوگ قبول کرتے ہیں جو اہل عقل ہیں۔

مذکورہ بالا قرآنی متن میں بعض لوگوں نے بلا جواز اپنی مرضی سے اللہ کے لفظ کے بعد وقف لازم پیدا کر لیا ہے۔ (جو فل سٹاپ کے برابر ہے) یوں اپنی مرضی سے اس قسم کے وقف لازم یا اوقاف اور اعراب لگانے کا نتیجہ یہ نکلا کہ صرف اللہ اور اس کے سوا کوئی اور نہیں جو ان متشابہات کے معانی کو جانتا ہے۔ لہٰذا اللہ بہتر جانتا ہے۔

بلاشبہ یہ سچ ہے کہ ایسی آیات جو کسی واقعہ کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔ مثلاً ایسی آیات جو دنیا کے خاتمے سے متعلق ہیں۔ سوائے اللہ کے اور کوئی نہیں جانتا۔ ان کے علاوہ دوسری آیات بھی ہیں جن کی علماء اکرام نے تفسیر بیان کی ہے۔ ایسی آیات کے معاملے میں اوقاف اور اعراب لگانا یا وقف لازم کرنا غلط ہوگا۔

قرآن حکیم میں متشابہات آیات بیان کرنے میں اللہ تعالیٰ کا کیا منشا ہوسکتا ہے؟ ہمارا خیال ہے کہ اللہ بہتر جاننے والا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی حکمت اور شان مسلسل ان آیات سے ظاہر ہوتی ہے۔ جس کو ایمان رکھنے والے بخوبی محسوس کر سکتے ہیں۔ علمائے دین ان آیات کی تفسیر صحیح انداز سے کرتے ہیں اور قرآن حکیم کی ایسی آیات کی غلط تفسیر گمراہ لوگ کرتے ہیں۔ جس طرح مرزا غلام احمد نے ان آیات کی تفسیر سے فتنہ پیدا کرنے کی کوشش کی ہے علماء دین نے قرآن حکیم کی ایسی آیات کی جو صحیح اور مسلسل تفسیر بیان کی ہے۔ اُس سے اللہ تعالیٰ کی شان اور عظمت ظاہر ہوتی ہے جو ایمان والوں کے ایمان اور یقین میں اضافہ کرتی ہے لہٰذا گمراہ فرقے سے تعلق رکھنے والے علماء کی تفسیر سے اجتناب برتنا چاہیے۔

نظام معانی کو جاننے کی ضرورت ہے:

متشابہات آیات کی صحیح اور درست معانی بیان کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے خادمین یعنی علماء کرام نے چند اصول وضع کئے ہیں۔ جن سے قرآن حکیم کی ہر موضوع سے متعلق اللہ تعالیٰ کی ہدایات کی مکمل طور پر شناخت ہوتی ہے۔

بالکل اسی وجہ سے علماء اکرام نے متشابہات کے بارے میں واضح بیان کیا ہے

Marfat.com

كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا

(قرآن حکیم یا تمام ہدایات خاص اس موضوع پر اللہ کی طرف سے ہیں)

جب وہ علماء کرام تمام محکمات اور متشابہات کا بخوبی ادراک کرلیں گے اور اُس کے ہر حصے کو اچھی طرح سمجھ لیں گے تو اُن کے مفاہیم اور نتائج سے آگاہ ہو جائیں گے۔

درحقیقت قرآن حکیم نے اُس خطرے کے بارے میں خبردار فرمایا ہے جس میں اصل کی بجائے ناقص طریقہ کار اپنایا جاتا ہے۔ ناقص طریقہ کار میں قرآن پاک کی کسی آیت کے کسی حصے پر زور دیا جاتا ہے۔ باقی حصوں پر سرسری نظر ڈالی جاتی ہے۔ اسی طرح اس طریقہ کار سے حدیث کے کسی ایک حصے کو تفصیل سے بیان کیا جاتا ہے۔ باقی حصوں سے چشم پوشی اختیار کی جاتی ہے۔

اور قرآن حکیم اور حدیث کے بیان کئے گئے حصوں سے اپنی مرضی کے معانی اور نتائج حاصل کئے جاتے ہیں۔

قرآن پاک کے جس حصے میں اللہ تعالیٰ نے خلافت کے متعلق فرشتوں سے خطاب فرمایا ہے خلیفہ سے مراد ہے (ایسا شخص گورنر یا حکمران جو اصل حکمران یا بادشاہ کی جگہ کام کرتا ہے) (سورۃ البقرہ 30-2)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ

''اُسے زمین پر خلیفہ بنایا جائے گا''

اُس کے بعد پھر ارشاد ہوتا ہے کہ ''اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ وہ آدم علیہ السلام کو سجدہ کریں ان سب نے ایسا کیا سوائے ابلیس کے۔''

اس آیت کا محمد اسد نے یوں ترجمہ کیا ہے۔

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ ۖ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝

ترجمہ: ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ سجدے میں گر جاؤ آدم کے سامنے، سب سجدے میں گر پڑے سوائے ابلیس کے۔ ابلیس نے کہا نہ مانا اور غرور میں آ گیا اور وہ اس طرح کافروں میں ہو گیا جو سچائی کے منکر ہیں۔ (سورۃ البقرہ 34)

دراصل اللہ تعالیٰ نے جو الفاظ استعمال کئے ہیں اُن میں بڑی حکمت ہے اور اس جملے کی

Marfat.com

ساخت میں ایک باریک نکتہ ہے جس میں فرشتوں کو حکم دیا گیا کہ وہ آدم علیہ السلام کو سجدہ کریں۔
فاسجدون الا ابلیس۔ وہ تمام سجدے میں گر گئے سوائے ابلیس کے

ناقص طریقہ کار یا ناقص اصول جو قرآن حکیم کی آیات کا صرف یک طرفہ مطالعہ کرنے کی دعوت دیتے ہیں وہ نظام معانی کے بغیر اُدھورے، نامکمل اور علیحدہ نظر آتے ہیں۔

اسی طرح مختلف انداز کے دیگر معاملات میں یا کسی حدیث کے سلسلے میں اپنی مرضی کا نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے حکم صادر فرمایا۔ اُس وقت ابلیس ایک فرشتہ تھا۔ اللہ تعالیٰ کا حکم نہ ماننے یا انکار کرنے پر اُسے فرشتے کے مقام سے گرا دیا گیا۔ لیکن آیت کے حوالے سے کوئی ایسی بات سامنے نہیں آتی۔ جس سے کوئی اشارہ ملتا ہو کہ حکم صادر ہونے کے وقت وہ ابلیس فرشتہ نہیں تھا۔

لیکن جب ہم دوسری طرف سے اس موضوع کا نظام معانی کے طریقہ کار یا اُصولوں سے اس آیت کا مطالعہ کرتے ہیں جس سے اس موضوع کی جامعیت کا احاطہ ہوتا ہے تو غلط معانی کا فوراً پول کھل جاتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ کسی فرشتے کی اپنی کوئی مرضی نہیں ہوتی۔ وہ انتخاب کی طاقت سے محروم ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جو حکم دیتا ہے تو وہ بلا چون و چرا اُس کا حکم ضرور بجا لاتا ہے۔ فرشتے اس کے حکم سے مستثنیٰ نہیں (دیکھیے قرآن حکیم۔ سورۃ النحل 16-50) (سورۃ الانبیاء 21-27)

اگر ابلیس اُس وقت فرشتہ ہوتا تو اس سلسلے میں اُس کے پاس انتخاب، مرضی اور اختیار کچھ نہ تھا اسے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کا حکم ماننا پڑتا۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ اُس نے حکم ماننے سے صاف انکار کر دیا۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اس کو اپنی مرضی یا پسند پر عمل کرنے کی آزادی حاصل تھی۔ اُسے اختیار حاصل تھا۔ ایسی صورت میں وہ فرشتہ نہیں ہوسکتا تھا۔

اس بات پر یقین ہے کہ قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ کے اس حکم کا دوبارہ بھی ذکر ہوا ہے۔ کہ اللہ نے فرشتوں کا حکم دیا کہ وہ حضرت آدم علیہ السلام کے سامنے سجدہ کریں اُن سب نے سجدہ کیا۔ سوائے ابلیس کے پھر بیان ہوا کہ وہ فرشتہ نہیں جن تھا۔ (قرآن حکیم۔ سورۃ الکھف 18-50)

ابلیس فرشتہ نہیں ہوسکتا تھا۔ جو فرشتے کے مقام سے نیچے گر گیا اور پھر جن بن گیا۔ جبکہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق تبدیل نہیں ہوسکتی (لا تبدیل لخلق اللّٰہ) (سورۃ الروم 30-30)

ہمارا موقف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم صادر کرنے میں حکمت یہ ہے کہ آیت کے جملے میں

Marfat.com

خاص باریکی ہے۔ (سورۃ البقرہ 34-2) جس کو نظام معانی کے ذریعے ہی سمجھا جاسکتا ہے۔

قرآن حکیم کے مطالعے کے لئے خاص طریقہ کار پر خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اُصول یہ ہے کہ کبھی قرآن پاک کی کسی ایک آیت یا حدیث مبارکہ کا جدا یا مفرد مطالعہ نہ کریں بلکہ پوری آیت یا مکمل حدیث کا مطالعہ کریں جس کے کسی ایک حصے کو آپ بیان کرنا چاہتے ہیں یا اس کا کسی سلسلے میں حوالہ دینے کے خواہاں ہیں۔ ورنہ غلطی پیدا ہونے کا اندیشہ ہے اگر آپ نظام معانی کے طریقہ کار کے ذریعے اس آیت اور حدیث کے معانی اخذ کریں گے تو وہی صحیح اور درست معانی ہوں گے۔

جس طرح ایک آیت 'لا تقربو الصلوٰۃ' کے اکیلے معانی کچھ ہیں۔لیکن جب اُسے 'اَنتم سُکرا' کے ساتھ پڑھا جائے تو پھر اس آیت کے مکمل اور صحیح معانی واضح ہوتے ہیں۔

مولانا ڈاکٹر انصاری نے بیان کیا ہے کہ نظام معانی میں کلام پر پوری گرفت رکھی جاتی ہے جو موضوع کے معانی کو مجتمع کرتی ہے اور اُن میں ربط اور ہم آہنگی پیدا کرتی ہے۔

اب اس سلسلے میں ٹھوس پن اور استقامت کے علاوہ قرآن حکیم کے کئی ایک حصوں میں مشابہت اور مطابقت ہمیں نظریاتی شعور کے فلسفے کی طرف لے جاتی ہے۔ جو قرآن حکیم میں اصلی یا راسخ ہے۔ جہاں تک مذہبی شعور کا تعلق ہے تاہم مشابہت و مطابقت قرآن حکیم پر بہترین سند رکھنے والوں کی اہمیت کو اُجاگر کرتی ہے۔ اس طرح نہ صرف تعلیم و تدریس میں یکسانیت پیدا ہوتی ہے بلکہ اُن اصولوں کے ذریعے تمام قرآنی آیات کا آپس میں تعلق جوڑا جاتا ہے۔ اس سسٹم کا یہی قابل تعریف اور قابل فہم حصہ ہے۔

(Ansari. FR. Quranic Faoundation and Structure of Muslim Society Vol 1P-192)

نظام معانی میں مہارت سے پورے قرآن حکیم کو سمجھنا اُس وقت تک ممکن نہیں جب تک اِس میں مخلصانہ جدو جہد نہ کی جائے اور سچی لگن، باطنی، روحانی، الہامی روشنی کے بغیر اس کام میں مہارت پانا مشکل اور ناممکن ہے۔ جس شخص کو اللہ کا نور حاصل نہیں ہے۔ اُسکے لئے اس نظام معانی اور طریقہ کار کو جاننا اور سمجھنا بے حد دشوار ہے۔

اس سے ثابت ہوتا ہے اللہ تعالیٰ ادراک وفہم کی کنجیاں اپنے پاس رکھتا ہے جو وہ ان لوگوں

Marfat.com

کوعطا کرتا ہے جو علم والے خادم ہوتے ہیں۔ جن میں عاجزی وانکساری بدرجہ اتم موجود ہوتی ہے اللہ تعالیٰ ان کو منتخب کر لیتا ہے۔ اور پھر اُن کو اپنا نور دکھاتا ہے۔ اس لئے ان علما کرام میں قرآن آیات کی صحیح تفسیر لکھنے کی صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے۔

جب اس قسم کی بلا لحاظ کوئی چاہے یا نہ چاہے وضاحت دی جاتی ہے۔ تو وہ پہلی مرتبہ دی جاتی ہے جو سچ کی شناخت کرتی ہے۔

موجودہ دور میں اسلام کے شاید ہی چند ایک علماء اکرام اس معیار پر پورے اترتے ہوں۔ جنہوں نے مکمل قرآن حکیم کے نظام معانی کو اپنی گرفت میں لے لیا ہو۔ اس کتاب کا مصنف یقیناً ان میں سے ایک نہیں ہے۔

ہم نے قرآن حکیم میں اس موضوع سے متعلق نظام معانی کو گرفت میں لینے کی پوری کوشش کی ہے۔ ہمارا اصولوں کا مطالعہ ہم سے تقاضا کرتا ہے کہ ہم نظام معانی کو تلاش کریں اور قیامت کی نشانیوں کے متعلق جو معلومات ہم نے حاصل کی ہیں اُن کا آپس میں مکمل رابطہ قائم ہو جائے ہم آہنگی اور ارتباط پیدا ہو جائے۔

نظام معانی ہمیں اجازت دیتا ہے کہ ہم اُن قرآن آیات اور احادیث کی پہچان کر سکیں جن میں قدرے اختلاف یا تضاد موجود ہے اور موضوع سے متعلق ہماری معلومات کو مسترد کرتی ہیں۔

جب قرآن حکیم نے اعلان فرمایا کہ اس کے متن میں جو اغلاط، تضادات وغیرہ پائے جاتے ہیں وہ اللہ کی طرف سے نہیں بلکہ کسی اور ذریعے سے آئے ہیں۔ لیکن حقیقی متن کے مفہوم میں (ظاہری یا باطنی) کسی قسم کا کوئی تضاد نہیں ہے۔

نظام معانی کے ضمن میں ہمارا طریقہ کار بتدریج پھیلتا جا رہا ہے جس کو ہم نے قرآن حکیم سے ہی اخذ کیا ہے۔ ان احادیث کے ارتباط سے جن میں قیامت کی نشانیوں کا ذکر ہے اُن احادیث اور قرآن حکیم میں ہم آہنگی پائی جاتی ہے۔

چنانچہ ہم ایسی احادیث اور ان کی وضاحت کو اپنے مطالعہ سے خارج کرتے ہیں جن میں تضاد ہے اور اختلاف ہے وہ نظام معانی کے معیار پر پوری نہیں اُترتیں۔

دوسرے وہ لوگ جنہوں نے مطالعہ کے مختلف اصول اپنائے ہیں۔ اُن میں سے ایک کو ہم نے بیان کر دیا ہے۔ کون ہوگا جو ان احادیث کو مطالعہ سے خارج نہ کرے گا جن میں اختلاف اور تضاد موجود ہے۔ عین ممکن ہے کہ اپنی سوچ کے مطابق اُن سے ایسے نتائج اخذ کرے جو ہمارے نتائج سے

Marfat.com

مختلف ہوں۔

ہم نے اپنے مطالعہ کے دوران میں قیامت کے موضوع کے متعلق ایک ایسی حدیث تلاش کی ہے اس حدیث سے یہ مفہوم ظاہر ہوتا ہے کہ یاجوج و ماجوج حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دنیا میں واپسی کے بعد رہا ہوں گے اور اُس کے بعد وہ دجال کو قتل کریں گے۔

ان حالات میں ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر یہ الفاظ منکشف کرے گا۔

مجھے میرے حواریوں میں سے آگے لایا گیا اور وہ ایسے لوگ ہیں جن کے ساتھ کوئی جنگ کرنے کے قابل نہیں ہوگا۔ تم لوگوں کو پہاڑی پر حفاظت سے لے جاؤ۔ (پھر اللہ تعالیٰ یاجوج و ماجوج کو بھیجے گا یا اٹھائے گا) اور وہ ہر طرف پھیل جائیں گے اور وہ فائدہ منداچھی اچھی جگہوں پر قابض ہو جائیں گے اُن میں سے پہلا شخص جھیل تبریاس (گلیلی سمندر) کے پاس سے گزرے گا۔ اُس میں سے پانی پیئے گا اور جب اُن میں سے آخری شخص وہاں سے گزرے گا تو وہ کہے گا۔ یہاں کبھی پانی ہوا کرتا تھا۔ (صحیح مسلم)

ناقص طریقہ کار جو اس علیحدہ اور جداگانہ حدیث پر توجہ دے گا اور دوسروں کو پیروی کرنے کی ترغیب دے گا کہ اللہ تعالیٰ اُس وقت یاجوج و ماجوج کو رہا کرے گا جب وہ اپنی مرضی سے ذوالقرنین کی بنائی ہوئی دیوار (بیریئر) کو مسمار کر دے گا۔ لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دنیا میں واپسی اور دجال کے قتل کے بعد ایسا ہوگا۔

اس حدیث میں الفاظ Send اور Raise استعمال ہوتے ہیں۔ یہاں Release کا لفظ استعمال نہیں ہوا۔

نظام معانی کے جس طریقہ کار سے ہم اس موضوع کو اپنی گرفت میں لانا چاہتے ہیں۔ وہ ایک طرف ہماری راہنمائی کرتا ہے اور دوسری طرف بتاتا ہے کہ حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ ﷺ کی حیات طیبہ میں ہی یاجوج و ماجوج کی رہائی شروع ہو چکی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے اس دیوار کو منہدم کر دیا (روم) جو ذوالقرنین نے تعمیر کی تھی۔ چنانچہ یاجوج و ماجوج کی رہائی بتدریج اُس وقت سے شروع ہے اور اب تک جاری ہے۔

تاریخ کے مختلف ادوار میں جن کا تعلق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دنیا میں واپسی سے ہے

Marfat.com

اور یاجوج و ماجوج کی رہائی کی تکمیل سے ہے۔ اُس میں بتایا گیا ہے کہ یہ سب کچھ تب ہی ممکن ہوگا جب گلیلی سمندر خشک ہو جائے گا اور پھر دنیا دیکھے گی کہ اُس وقت یاجوج و ماجوج کے درمیان بہت بڑی جنگ (Star war) ہوگی۔ اور اُس کا عروج بیت المقدس کے اردگرد ہی ہوگا۔

اس سے زیادہ ہم کیا وضاحت کریں۔

☆ بیت المقدس کے شہر یروشلم میں یہودیوں کا واپس آنا۔ اور اس شہر کی ملکیت کا دعویٰ کرنا اور بیت المقدس میں اسرائیل ریاست کا بحال ہونا۔

☆ گلیلی سمندر کا پانی اب اس قدر نیچے جا چکا ہے کہ اس کے خشک ہونے میں اب زیادہ دیر نہیں ہے۔

☆ اُس جگہ ذوالقرنین کی تعمیر کردہ آہنی دیوار کا کوئی وجود نہیں ہے اور نہ ہی کوئی شہادت ہے اگر وہ موجود ہے تو روئے زمین میں کسی اور جگہ ہوگی۔

☆ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ان گنت ایسی احادیث موجود ہیں جن میں ہمارے پیارے نبی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ کے غیر معمولی واقعات درج ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا۔ کہ ذوالقرنین کی تعمیر کی ہوئی دیوار میں سوراخ ہو چکا ہے جس کو یاجوج و ماجوج کی رکاوٹ کیلئے بنایا گیا تھا۔ تاہم اللہ تعالیٰ کے حکم سے وہ دیوار گر چکی ہے اور یاجوج و ماجوج کی رہائی شروع ہو چکی ہے۔

☆ بالآخر کائناتی فساد (جو انتشار اور تباہی کا باعث ہوگا) اسلام کے ساتھ جنگ کی وجہ سے پھیلتا جا رہا ہے مسلمانوں کی غلامی اور قتل عام کے ساتھ یہ فتنہ و فساد پوری اسلامی دنیا میں زہر کی طرح سرایت کر گیا ہے۔ علاوہ ازیں اس فتنہ و فساد نے غیر مسلموں کے ان علاقوں پر قبضہ جما لیا ہے۔ جو ان کی حکمرانی کے خلاف مزاحمت کر رہے ہیں۔

بیرونی اعداد و شمار کے تجزیہ کے ذریعے قرآن کے ابلاغ کا طریقہ کار:

ہمارے مرتب کیے ہوئے اُصول اللہ تعالیٰ کی حکمت کو بھی ظاہر کرتے ہیں اور قرآن حکیم کی آیات اور ان کے معانی ہم تک پہنچاتے ہیں۔ علاوہ ازیں ان اصولوں سے قرآن حکیم کے علاوہ فراہم کردہ معلومات و اعداد و شمار کے جانچنے اور پرکھنے کے بعد قابل فہم اور دوررس معانی ہم پر منکشف

Marfat.com

ہوتے ہیں۔ایسی آیات میں سے کلاسیک مثال قرآن حکیم کی سورۃ آل عمران ہے جس میں اللہ نے اعلان فرمایا ہے کہ" سچے خدا کی عبادت کیلئے پہلا گھر (قرآن حکیم سورۃ آل عمران3:96) انسانوں کے لئے بکہ میں تعمیر کیا گیا۔

تمام مستند علما اس بات پر متفق ہیں کہ مکہ معظمہ کا قدیم نام بکہ تھا۔لیکن آیت میں پہلا نام بکہ(Bakkah) استعمال کیا گیا۔جبکہ قرآن حکیم کی دوسری آیت میں لفظ مکہ استعمال ہوا ہے۔

اس سوال کا جواب بائبل کے مطالعہ کے بغیر نہیں دیا جاسکتا جب ہم بائبل کا اس غرض سے مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ اس قسم کے تمام حوالے بائبل سے غائب ہیں۔

☆ حضرت ابراہیمؑ کئی مرتبہ سعودی عرب تشریف لائے۔حضرت بی بی حاجرہؓ اور حضرت اسماعیلؑ کو ویران وادی میں اکیلے چھوڑ گئے۔

☆ زم زم عرب کی ویران وادی میں ایک چشمہ ہے۔

☆ پہلی مسجد عرب کے ویرانے میں تعمیر کی گئی اور

☆ حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ نے عرب کے خاص مقام پر عمارت تعمیر کی۔

☆ حضرت ابراہیمؑ نے عرب کے اس بیت اللہ میں حج کی رسم کا آغاز کیا۔

☆ عرب میں ہی قربانی کا واقعہ پیش آیا۔

تاہم بائبل کے اصل متن میں اب تک لفظ بکہ ان لوگوں کے دماغ سے نکل گیا جنہوں نے مقدس بائبل کو دوبارہ ترتیب دیا اور رقم کیا اس لفظ کی تحریف کر دی اور متن سے نکال دیا۔یوں وہ لوگ یعنی تحریف کرنے والے گناہ کے مرتکب ہوئے۔

عین ممکن ہے کہ اللہ تعالٰی نے ہی ان سے یہ لفظ چھڑوایا ہو،مگر یہ بات واضح ہے کہ اللہ تعالٰی کا قرآن حکیم میں دوبارہ پرانے نام کو استعمال کرنے کا منشا یا نیت یہ ہو کہ بائبل کی تحریف کے بعد بھی پرانا نام قرآن حکیم میں موجود رہے۔یہ صداقت کی سب سے بڑی شہادت ہے۔یوں ہمیں پتہ چلتا ہے کہ بائبل میں تحریف کی گئی ہے اور اس کا متن تبدیل کیا گیا ہے۔

(گیت نمبر 84 نیا بین الاقوامی متن)

Marfat.com

اے میرے قادر مطلق خدا۔ تمہارا گھر کتنا پیارا ہے
میری روح مشتاق بلکہ سرشار ہے
اپنے آقا کے گھر کے لئے
اس زندہ خدا کے لئے میرا دل اور روح
چیخ و پکار کر رہے ہیں
یہاں تک کہ چڑیا نے گھر حاصل کرلیا ہے
اور اپنے لئے گھونسلا بنالیا ہے
اس نے کہاں اپنی جوانی گزاری
جہاں تیری قربان گاہ موجود ہے
اب میرے خدا تو ہی میرا مالک اور بادشاہ ہے
وہ کس قدر نیک لوگ ہیں
جو تیرے گھر میں رہتے ہیں
ہر ایک تیری تعریف کرتا ہے
وہی لوگ نیک ہیں جو تجھ پر پختہ ایمان رکھتے ہیں۔ جنہوں نے حج کی طرف اپنے دل لگائے
جب وہ بکہ کی وادی میں سے گزرے
تو انہوں نے اس جگہ چشمہ بنادیا
موسم خزاں کی بارش بھی ان تالابوں کو بھر دیتی ہے

اوپر استعمال کئے گئے الفاظ شہادت دیتے ہیں مثلاً بکہ کی وادی، چشمہ، تالاب، قربان گاہ، عدالت، حج، تمہارا گھر اور تمہارے رہنے کی جگہ یہ تمام الفاظ بیت اللہ کہ طرف اشارہ کرتے ہیں۔ مکہ (اللہ کا گھر) زم زم۔ مکہ میں چشمہ اس وقت جاری ہوا جب حضرت حاجرہ بی بی نے حضرت اسماعیلؑ کے لئے پانی تلاش کیا۔

قرآن پاک کی سورۃ آل عمران 96 میں اوپر وضاحت کی گئی ہے اور وہ ہمارے اصولوں کی تائید کرتی ہے۔ جس سے آیت کی معانی کی مکمل تفہیم ہوتی ہے۔ یہ اس وقت ممکن ہوسکا جب ہم نے قرآن سے باہر اعداد و شمار اور معلومات کا مطالعہ کیا اور اس قسم کے معاملہ فہم معانی تک رسائی

Marfat.com

حاصل کی۔

اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ اس قسم کی معلومات قرآن حکیم کے نزول کے وقت موجود تھیں یا قرآن پاک کے نزول کے بعد طویل تاریخی عمل سے ظاہر ہوئیں۔ بالآخر قرآن حکیم نے خود بیان کیا ہے کہ حقیقت میں خدا کی نشانیاں مستقبل میں ظاہر ہوں گی جو قرآن حکیم جیسی مقدس کتاب کی سچائی ثابت کریں گی۔

سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي أَنْفُسِهِمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ ۗ أَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ أَنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ۝

ترجمہ: وقت آنے پر ہم تمام نشانیاں سمجھادیں گے جو آفاق میں موجود ہیں اور جوان کے نفوس میں موجود ہیں۔ ان کے لئے سب کچھ واضح ہو جائے گا کہ وہ حقیقت میں سچ ہے۔

(سورۃ فصلت 53)

(ان کے لئے یہ جاننا کافی نہیں ہے۔ یہاں تک اللہ تعالیٰ ہر چیز کا گواہ ہے)

ہم قیامت کی نشانیوں کے متعلق بحث کر رہے تھے۔ حقیقت میں یہ ایک ایسا موضوع ہے کہ قرآن پاک کی کچھ ایسی آیات ہیں۔ جن کا ادراک اس وقت تک ممکن نہیں جب تک تاریخی تناظر میں کچھ واقعات ظہور پذیر نہیں ہو جاتے۔

ان واقعات میں سے شاید ایک واقعہ یہودیوں کا بیت المقدس میں واپس آنا اور اسے اپنا وطن ہونے کا دعویٰ کرنا ہے اس سرزمین کو اسرائیل کہتے ہیں۔

خیال کیا جاتا ہے کہ ان ظہور پذیر ہونے والے ایسے واقعات کے گہرے مشاہدے سے قرآن حکیم کی چند ایک خاص آیات کو جن کا تعلق قیامت کی نشانیوں سے ہے سمجھا جا سکتا ہے۔

دوسرے صحائف میں یاجوج و ماجوج کا ذکر:

آخر کار ہمارا طریقہ کا اخلاقی طور پر غلط قسم کے جوابات کو نظر انداز کرتا ہے۔ خواہ پرانے صحائف میں یاجوج و ماجوج کا ہی ذکر کیوں نہ ہو۔ کیونکہ ہم نے اپنے آپ کو قرآن حکیم اور احادیث میں بیان کئے گئے مضمون کے مطالعے تک محدود کر لیا ہے ہم نے صرف موضوع کو آسان اور سادہ

Marfat.com

بنانے کے لئے ایسا کیا ہے تاکہ ہمارے قارئین کو اس کتاب کا مقام متعین کرنے میں کسی قسم کی غیر ضروری الجھنوں کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ ایسا تب ہی ممکن ہے جب ہر شخص تسلیم کرے کہ اُس نے کتاب کے مطالعے سے اس موضوع کا مکمل ادراک اور تفہیم حاصل کر لی ہے۔ جو کچھ قرآن حکیم میں بیان کیا گیا ہے۔ اور احادیث میں حضرت محمد ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔ علاوہ ازیں قدیم صحائف میں اس موضوع کے متعلق جو مواد موجود ہے۔ جو کچھ بائیبل میں اور ہندی کتابوں میں یعنی کالکی کا پران (جس میں کوکا اور وکوکا کا ذکر ہے جو کالکی کے خلاف جنگ لڑیں گے) میں موجود ہے ان سب کا احاطہ تجزیہ اور مطالعہ کر کے نظام معانی کی کسوٹی پر پرکھ کر کھرے کھوٹے کا فیصلہ کیا جائے۔ جو قرآن پاک اور احادیث سے مطابقت رکھتا ہے اُسے تصرف میں لایا جائے باقی نظرانداز کر دیا جائے چنانچہ اس قسم کے اعداد وشمار اور معلومات سے موضوع پر جائز اور مزید روشنی پڑ سکتی ہے۔

Marfat.com

باب (3)

اصطلاحات کی وضاحت

Marfat.com

اصطلاحات کی وضاحت

مثال کے طور پر ناقدانہ انداز میں وہ آیت بے حد اہمیت کی حامل ہے جو کسی شخص یا کسی چیز کی شناخت کرتی ہے اور ســـــاعۃ کے متعلق علم دیتی ہے۔ وہ کوئی شخص یا کوئی چیز ایسی کلید کی صورت اختیار کر لیتی ہے جس سے دونوں میں موضوعات کے تالے کھل جاتے ہیں۔

ایک قیامت کی نشانیاں، اور دوسرے (ساعۃ) قیامت ہے وہ کب آتی ہے۔

یہ سب کچھ ہم علم سے معلوم کرتے ہیں جو ہم اس موضوع کے متعلق نظام معانی کے بطن سے حاصل کرتے ہیں۔

یاجوج وماجوج کا مضمون قیامت (الســـــاعۃ) میں موجود ہے۔ اس اصطلاح کا تعلق دوسری کئی ایک اصطلاحات سے ہے ان اصطلاحات کا عصر جدید میں یاجوج و ماجوج کی وضاحت سے پہلے سمجھنا ضروری ہے۔

آیئے ہم ان اصطلاحات کو واضح کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور ان کے مابین جو فرق ہے اسکو بیان کرتے ہیں۔

قرآن حکیم میں عام طور پر ''یوم القیامت'' لفظ استعمال ہوا ہے۔ جس سے مراد ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قبر سے اُٹھانے کا جشن یا اُستخیز کا دن ہے۔ یہ لفظ انصاف کے دن (یوم الدین) کیلئے بھی استعمال ہوا ہے تاہم یہ مادی دنیا ساعۃ کے وقت پہلا صور پھونکنے کے ساتھ ہی ختم ہو جائے گی اس کو یوم القیامت، یوم الدین بھی کہتے ہیں۔ اسی طرح ایک اور اصطلاح یوم الآخر ہے یعنی آخری دن ان ہی معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

اس مادی دنیا کو ختم ہونے سے پہلے یعنی یوم الاخرت تک اللہ تعالیٰ نے چند ایک علامتیں مقرر کر دی ہیں۔ جو قیامت سے پہلے دنیا کے سامنے ظہور پذیر ہوں گی ان کو علامات الساعۃ (یوم الاخر کی نشانیاں) کہتے ہیں۔ ان میں کچھ بڑی اور کچھ چھوٹی نشانیاں شامل ہیں۔

ان چھوٹی نشانیوں میں سے (حالانکہ اس کتاب کا مصنف ان کو چھوٹی نشانیاں نہیں سمجھتا) ایک نشانی یا علامت یہ ہے کہ عورتوں کا نیم برہنہ لباس ہوگا۔ عورتیں مردوں کا لباس پہنیں گی اور مرد،

Marfat.com

عورتوں کا لباس پہن کر خوش ہوں گے۔ لوگ گدھوں کی طرح سر عام لوگوں کے سامنے جنسی ملاپ کریں گے۔ بدترین لوگ حکمران بن جائیں گے اور قبیلے کے سب سے بُرے لوگ یعنی بدمعاش لوگ قبیلے کے سردار بن جائیں گے اور ان کی بدفطرتی کی وجہ سے لوگ خوف وڈر سے ان کا حکم مانیں گے۔

دوسری اس قسم کی بڑی نشانیاں ہیں جو عام لوگ جانتے ہیں۔ اُن کا تذکرہ ذیل میں کیا جاتا ہے جبکہ ان کا اجمالاً ذکر پہلے بھی کیا جا چکا ہے۔

حضرت حذیفہ بن اسید غفاری سے روایت ہے کہ

ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ اچانک ہمارے پاس تشریف لائے (اس وقت ہم بحث میں مشغول تھے) آپ ﷺ نے پوچھا تم لوگ کس چیز پر بحث کر رہے ہو؟ اصحابہ کرام نے عرض کیا کہ ہم یوم الاخرت کے بارے میں بحث کر رہے تھے۔ اُسی وقت آپ ﷺ نے فرمایا۔ قیامت اُس وقت تک نہیں آئے گی جب تک تم دس نشانیاں نہ دیکھ لو اس سلسلے میں آپ ﷺ نے فرمایا۔

دھوآں، دجال، جانور، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، ابن مریم حضرت مسیح موعود کا ظاہر ہونا، یاجوج و ماجوج، تین مقامات سے زمین کا دھنس جانا ایک مشرق میں دوسرے مغرب میں اور تیسرے عرب میں، آخر میں یمن سے آگ بھڑک اُٹھے گی جو سب کچھ جلا کر راکھ کر دے گی اور لوگوں کو جمع ہونے والی جگہ سے بھگا دے گی۔" (صحیح مسلم)

جو کچھ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ نے فرمایا ہے۔ سب قارئین کو احتیاط سے نوٹ کر لینا چاہیے۔ اور زمانی ترتیب سے جب یہ دس علامتیں ظاہر ہوں گی۔

تاہم ابن مریم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی واپسی اور یاجوج و ماجوج کی رہائی اس بات پر دلالت نہیں کرتی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دنیا میں واپسی کے بعد ہی یاجوج و ماجوج کی دنیا میں رہائی ہوگی۔

حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ ﷺ نے ایک مرتبہ اپنے مشاہداتی تجربے اور الہام سے فرمایا تھا کہ اس دیوار (ردم) میں سوراخ ہو چکا ہے جس کو ذوالقرنین نے تعمیر کیا تھا۔ یعنی یاجوج و ماجوج کی رہائی کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا حکم نافذ ہو چکا ہے اور رہائی شروع ہو چکی ہے۔

Marfat.com

حضرت زینب بنت جحش سے روایت ہے کہ

اللہ کے رسول ﷺ ایک مرتبہ نیند سے بیدار ہوئے تو آپ ﷺ کا چہرہ سرخ تھا اور یہ الفاظ آپ ﷺ کی زبان مبارک پر تھے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ عربوں کی تباہی اُن کے گناہوں کی وجہ سے ہوگی جو اُن میں رواج پا چکے تھے۔ آج سے اس طرح کا بڑا سوراخ (ردم) دیوار میں بن گیا ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے اپنی شہادت کی انگلی اور انگوٹھے سے سوراخ بنا کر دکھایا۔ (صحیح بخاری، صحیح مسلم)

اس کے بعد پھر حضرت زینب بنت جحش نے بتایا کہ للہ کے رسول ﷺ میرے گھر میں خوف زدہ داخل ہوئے اور فرمایا۔

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ اللہ عرب کے باشندوں کو برائیوں سے محفوظ رکھے۔ جو اُن کے قریب آچکی ہیں۔ آج یاجوج و ماجوج کی دیوار (ردم) میں یوں سوراخ بن گیا ہے۔ آپ ﷺ نے اپنی انگشت شہادت اور انگوٹھے کو ملا کر سوراخ بنایا۔

حضرت زینبؓ بنت جحش فرماتی ہیں کہ میں نے پوچھا۔ اے اللہ کے نبی ﷺ کیا ہم عرب کے باشندے تب بھی تباہ ہو جائیں گے جبکہ ہمارے درمیان متقی لوگ موجود ہیں۔ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا۔

ہاں (قیامت اس وقت آئے گی) جب برائیاں اور شرارتیں بڑھ جائیں گی۔ (گناہ، برا سلوک، جنسی بے راہروی) وغیرہ دنیا پر غالب آجائے گی اس سے مراد نہ صرف عربوں پر سیاسی، اقتصادی اور فوجی ظلم و ستم ہی نہیں بلکہ وہ ہر قسم کی عریانی اور گندے طریقے سے آسیب زدہ ہوں گے۔

(صحیح بخاری)

یوم القامت کے متعلق حضرت محمد ﷺ نے ایک مرتبہ اپنی دو مبارک انگلیاں اُٹھائیں اور اعلان فرمایا جو ذیل میں درج ہے۔

میں اور یوم الا قیامت ان دو انگلیوں کی طرح ہیں۔

Marfat.com

(آپ ﷺ نے شہادت کی انگشت اور درمیانی انگشت دکھائی)

اوپر بیان کیے گئے دو واقعات سے ظاہر ہوتا ہے کہ دنیا کا آخری زمانہ ساعۃ اور یوم القیامت کے ساتھ ہی ختم ہو جائے گا۔ جس کا آغاز حضرت محمد ﷺ کی حیاتِ طیبہ میں ہو چکا تھا۔ یہ ساعۃ کی اصطلاح قیامت کی دوسری نشانیوں کی طرف اشارہ ہے۔ اور یہ نشانیاں حضرت محمد ﷺ کی بعثت کے زمانے سے ہی وقتاً فوقتاً متواتر ہوتی جا رہی ہیں۔

اس کتاب کے مصنف نے اپنی کتاب ''یروشلم ان قرآن'' میں اس موضوع پر خاصی بحث کی ہے اور ثابت کیا ہے کہ جھوٹے مسیح یعنی دجال کی رہائی حضور اکرم ﷺ کی حیاتِ طیبہ کے زمانے سے ہی شروع ہو چکی تھی۔

دجال کے زمین پر چالیس دن سے مراد یہ ہے کہ شروع میں ایک دن ایک سال کے برابر ہوگا، پھر ایک دن ایک ماہ کے برابر، پھر ایک دن ایک ہفتے کے برابر باقی تمام دن ہمارے دنوں کی طرح ہوں گے۔

ہم جانتے ہیں کہ پہلے دن اُس کا ہیڈ کوارٹر برطانیہ، دوسرے دن امریکہ اور تیسرے دن اسرائیل ہے۔ اور جب دجال ہمارے دن میں یا ہماری دنیا (جو زمان و مکان کی دنیا ہے) میں داخل ہوا۔ جس میں مغرب اور مشرق ہیں۔ وہ مشرق سے ایک اڑتے ہوئے گدھے پر سوار ہو کر آئیگا۔ (اُس کا طیارہ مدینہ کے مشرق میں فوجی ہوائی اڈے سے اڑان بھرے گا)

اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں بار بار خبردار کیا ہے کہ انسانوں کو اللہ کے مقرر کردہ امتحان میں سے گزارا جائے گا۔ جس سے مراد یہ فیصلہ کرنا ہوگا کہ وہ اللہ تعالیٰ پر یقین کامل رکھتے ہیں یا نہیں؟

ان امتحانات اور آزمائش کا قرآن میں فتنہ کے طور پر ذکر آیا ہے۔

وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝

ترجمہ: اُس امتحانات اور آزمائشوں سے خبردار ہو جو خاص ان ہی لوگوں پر واقع نہ ہوگا جو تم میں ان گناہوں کے مرتکب ہوئے ہیں ورنہ جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والے ہیں۔ (سورۃ انفال 25-8)

علاوہ ازیں اللہ سبحان وتعالیٰ نے اور بھی تنبیہات جاری کی ہیں۔ جن کو وعد (Waad) کہا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ایسی پیشین گوئیاں جو آنے والے فتنہ کی خبر دیتی ہیں اور وہ مختلف اوقات

Marfat.com

اور مختلف واقعات کی صورت میں رونما ہوں گے۔

قرآن حکیم میں اُس قادر مطلق نے فرمایا ہے کہ مثال کے طور پر اسرائیلی لوگوں کو اُس وقت خاص آزمائش اور سزا کا سامنا کرنا پڑے گا۔ جب اللہ تعالیٰ اُن کے خلاف ان لوگوں کے سامنے لا کھڑا کرے گا جو اُن کے ساتھ جنگ کریں گے۔ یہاں تک کہ یوم القیامت تک آجائے گا یہودیوں کیلئے وہ سب سے سخت اور بُری سزا ہے۔

وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ يَّسُوْمُهُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ ؕ اِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيْعُ الْعِقَابِ ۖۚ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

ترجمہ: اور وہ وقت یاد کرنا چاہیے جب آپ کے رب نے یہ بات بتا دی کہ وہ اُن (یہود) پر قیامت کے قریب تک ایسے (کسی نہ کسی) شخص کو ضرور مسلط کرتا رہے گا۔ جو اُن کو سزائے شدید کی تکلیف پہنچاتا رہے گا۔ بلا شبہ آپ ﷺ کا رب واقعی (جب چاہے) جلد ہی سزا دیتا ہے۔ بلاشبہ واقعی اگر کوئی باز آجائے تو وہ بڑی مغفرت اور بڑی رحمت والا ہے۔'' (سورۃ الاعراف 167)

یاجوج و ماجوج کے علاوہ کوئی دوسرے لوگ نہیں ہوں گے جن کو اللہ تعالیٰ اُن کے سامنے لا کھڑا کرے گا۔ ان کا مشن اسرائیلی لوگوں پر سزا کی چوٹ لگاتے رہنا ہوگا۔ ان کا مشن قیامت کے دن تک جاری رہے گا۔

ســـــاعة یا یوم الاخر دراصل وقت کی طوالت ہے۔ جس کا ایک آغاز اور ایک انجام ہوگا۔ جن کے درمیان مختلف واقعات و حادثات ظاہر ہوتے رہیں گے اور نتیجہ آخر میں تاریخ کے خاتمے پر ہوگا۔

جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ یہ تاریخ ایک دن ختم ہو جائے گی اور تاریخی عمل کے خاتمے کا مطلب ہے دنیا کا خاتمہ اُس وقت سچ اور جھوٹ کا ڈرامہ انتہائی عروج پر ہوگا جس کو دنیا دیکھے گی۔ تاریخی عمل میں آخر کار سچ کی فتح ہوگی اور اس کے تمام دشمنوں یعنی جھوٹ کے علمبرداروں کو شکست فاش ہوگی۔

ساعة کا مطلب ہے مادی کائنات کا خاتمہ اُس وقت کائنات اپنے انجام کو پہنچ جائے گی۔

Marfat.com

ساعۃ کا مطلب ہے مادی کائنات کا خاتمہ اُس وقت کائنات اپنے انجام کو پہنچ جائے گی۔ جیسا کہ ہم سب کو معلوم ہے کہ اس وقت پہاڑ روئی کے گالوں کی طرح ہوا میں اُڑتے پھریں گے اور مردے قبروں سے دوبارہ زندہ کیے جائیں گے۔

قرآن حکیم نے انسانیت کو متنبہ کیا ہے کہ یہ سب کچھ مادی کائنات کے خاتمے پر منتج ہوگا۔ اور وہ حقیقت میں بے حد دردناک اور اذیت ناک ہوگا۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

يَاأَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ ۚ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ ۝

ترجمہ: اے لوگو اپنے رب سے ڈرو (کیونکہ) یقیناً قیامت کے دن کا زلزلہ بڑی بھاری چیز ہوگی۔ (سورۃ الحج 1-22)

اس مادی کائنات کے آخر میں جب ساعۃ معراج کو پہنچ گیا ہوگا۔ تو یوم القیامت اپنی یلنبیوں کو یوم الحشر تک جاری رکھے گا۔ اُس وقت

اللہ تعالیٰ کے سوائے کوئی نہیں جانتا کہ ساعۃ کب واقعہ ہوگی کیونکہ ساعۃ کے آغاز میں تاریخ عروج پر پہنچ جائے گی اور ساعۃ کے آخر میں یہ مادی کائنات ختم ہو جائے گی مردوں کو پھر سے زندہ کیا جائے گا اور پھر انسانوں کے اعمال کے مطابق جزا اور سزا ہوگی۔

قرآن حکیم کا ارشاد ہے

يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسَاهَا ۖ قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّي ۖ لَا يُجَلِّيهَا لِوَقْتِهَا إِلَّا هُوَ ۚ ثَقُلَتْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ لَا تَأْتِيكُمْ إِلَّا بَغْتَةً ۗ يَسْأَلُونَكَ كَأَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا ۖ قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللَّهِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۝

ترجمہ: یہ لوگ آپ سے قیامت کے متعلق سوال کرتے ہیں کہ اس کا وقوع کب ہوگا۔ آپ فرما دیجئے کہ اس کا علم صرف میرے رب کے پاس ہی ہے۔ اُس کے وقت پر اس کے سوائے اللہ کے کوئی اور ظاہر نہ کرے گا۔ وہ آسمان اور زمین میں بڑا بھاری حادثہ ہوگا۔ اس لئے وہ تم پر محض اچانک آپڑے گی۔ وہ آپ سے اس طرح پوچھتے ہیں کہ جیسے گویا آپ اسکی تحقیق کر چکے ہیں۔ آپ فرما دیجئے کہ اس کا علم خاص اللہ ہی کے پاس ہے۔

Marfat.com

کوئی شخص نہیں جانتا کہ مادی کائنات اور تاریخ کے خاتمے کے بعد کس قدر طویل یا مختصر وقت ہوگا جو لوگوں کو انتظار میں گزارنا پڑے گا۔ ہوسکتا ہے کہ وہ وقت اتنا طویل ہو جتنے کہ چند سال ہوتے ہیں لیکن مذہب اسلام نے خاص معلومات کے ساتھ وضاحت مہیا کی ہے کہ مادی دنیا کے خاتمے اور قیامت کی نشانیاں کس طرح ظاہر ہوں گی۔ اسلام نے اس ضمن میں خاص معلومات فراہم کی ہیں جن کے ذریعے ساعة کے وقت یا لمحات کی آسانی سے شناخت کر سکتے ہیں جو دراصل تاریخ کا خاتمہ ہوگا اور یہی کتاب کا موضوع ہے۔

مادی کائنات کا خاتمہ:

قرآن حکیم نے اعلان فرمایا ہے کہ اس مادی کائنات کا خاتمہ اس وقت ہوگا جب اُسے کسی نئی چیز یا مختلف چیز میں تبدیل کر دیا جائے گا۔

يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ وَبَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ۝

ترجمہ: جس روز اس زمین کے علاوہ دوسری زمین بدل دی جائے گی اور آسمان بھی اور سب کے سب زبردست اللہ کے روبرو پیش ہوں گے۔ (سورۃ ابراہیم 48-14)

اُس وقت تمام انسانوں کو دوبارہ زندہ کر کے نئی زندگی عطا کی جائے گی۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ يُّنَبِّئُكُمْ اِذَا مُزِّقْتُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ۙ اِنَّكُمْ لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ۝

ترجمہ: اور کافر (آپس میں) کہتے ہیں کہ کیا ہم تم کو ایک ایسا آدمی بتائیں جو تم کو یہ عجیب خبر دیتا ہے کہ جب تم بالکل ریزہ ریزہ ہو جاؤ گے تو (اس کے بعد قیامت کو) ضرور تم ایک نئے جنم میں آؤ گے۔ (سورۃ السبا 7-34)

قرآن حکیم کا یہ بیان جاری ہے کہ اس روز زمین کلام کرے گی اور تمام راز اُگل دے گی۔

يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ۙ۝ (سورۃ الزلزال 4)

ترجمہ: اُس روز زمین اپنی سب (اچھی بری) خبریں بیان کرنے لگے گی۔

Marfat.com

وہ ''وحشی'' جو نا قابل یقین بات پر یقین کر لیتے ہیں۔ اُس جھوٹ کو ہر روز سنتے، دیکھتے اور نگلتے ہیں۔ جو ریڈیو، ٹیلی ویژن اور اخبارات کے ذریعے پھیلایا جا رہا ہے جو امریکہ، برطانیہ اور اسرائیل کی حکومتیں اُن دہشت گردوں کے بارے میں ظاہر کر رہی ہیں جو 11 ستمبر 2002ء کے امریکہ پر حملے میں ملوث تھے۔

اب اس جھوٹ کے سننے والوں یا نگلنے والوں کی تعداد دن بدن کم ہوتی جا رہی ہے۔ وہ لوگ خوفناک حد تک اُس دن حیران و پریشان ہوں گے۔ جب زمین بولے گی اور ان لوگوں کی شناخت ظاہر کرے گی۔ جنہوں نے امریکہ پر حملے کی منصوبہ بندی کی اور دنیا کے تجارتی مرکز پر حملہ کیا۔ اس کے علاوہ میڈرڈ اور ممبئی کے حملے میں ملوث تھے۔

اسرائیل کی موساد تنظیم، امریکہ کی سی آئی اے اور دوسرے ممالک جو اُن کی مدد کر رہے تھے اُن سب کو زمین بے نقاب کر دے گی۔ اور وہ معصوم بے گناہ مسلمان، جن کو ظلم و تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔ تختہ دار پر لٹکایا گیا اور تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔ گوانتا موا بے جیل میں اذیتیں دی گئیں۔ ابوغریب اور دوسری ایسی جگہوں پر جہاں ظلم و تشدد کے ادارے ہیں۔ مسلمانوں پر ظلم و ستم روا رکھا گیا۔ قیامت کے روز ان سب کا حساب دینا ہوگا۔

یہ سب کچھ ظلم و ستم مسلمانوں پر اس لئے کیا گیا کہ امریکہ کو شبہ تھا کہ نیو یارک میں 11 ستمبر کو حملہ مسلمانوں نے کیا تھا۔ لہٰذا اُن کو اُس دن کے لئے فکر مند نہیں ہونا چاہیے جس دن زمین بولے گی، یہودیوں کی سچی اور مکمل کہانی بیان ہوگی۔ زمین اُس کہانی کو بھی بیان کرے گی جس میں ساٹھ لاکھ یہودیوں کا یورپ میں قتل عام ہوا تھا۔

قرآن پاک کا ارشاد ہے۔

وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَمَآ اَمْرُ السَّاعَةِ اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ۝

ترجمہ: آسمانوں اور زمین کی تمام پوشیدہ باتیں اللہ ہی کے ساتھ خاص ہیں اور قیامت کا معاملہ بس ایسا (جھٹ پٹ) ہوگا جیسے آنکھ جھپکنا بلکہ اس سے بھی جلدی یقیناً اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ (سورۃ النحل 77)

حضرت محمد ﷺ نے ایک حدیث میں اُس لمحے کے اچانک آنے کا بارے میں فرمایا

Marfat.com

ہے:

''قیامت اُس وقت آئے گی جب دو آدمی تجارت کرنے کے لئے آمنے سامنے کپڑا بچھائیں گے مگر وہ اُسے فروخت نہیں کر سکیں گے۔ اور ان کو کپڑا لپیٹنے کی مہلت نہ ملے گی کہ اُس سے پہلے ہی قیامت آجائے گی۔''

قیامت اس وقت آئے گی جب ایک آدمی اپنی اونٹنی کا دودھ دوہ کر لے جائے گا مگر اُسے پینے کی مہلت نہ ملے گی۔ اُس کے دودھ پینے سے پہلے ہی قیامت آجائے گی اسی طرح بیان ہوا کہ قیامت اُس وقت آئے گی جب ایک آدمی اپنے مویشوں کے پینے کے پانی کے تالاب کی مرمت کر رہا ہوگا۔ لیکن وہ ایسا کر نہیں پائیگا کہ قیامت آجائے گی۔ یوں ہی قیامت اُس وقت آئے گی جب ایک آدمی روٹی کا لقمہ اٹھا کر منہ تک لے جائے گا لیکن کھا نہیں پائے گا کہ قیامت آجائے گی۔ (صحیح بخاری)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ فرما رہے تھے۔

کہ قیامت یوں اچانک آجائے گی کہ ایک آدمی اونٹنی کا دودھ دوہ رہا ہوگا کہ دودھ برتن کے کناروں تک پہنچ نہ پائیگا کہ قیامت جائے گی۔ پھر جب دو آدمی کپڑے کی خرید و فروخت میں مصروف ہونگے ان کا لین دین ابھی مکمل نہ ہوگا کہ قیامت آجائے گی۔

اسی طرح ایک آدمی مویشیوں کو پانی پلانے کے لئے تالاب درست کر رہا ہوگا۔ اُس نے مشکل سے اُسے درست کیا ہوگا کہ قیامت آجائے گی۔ (صحیح مسلم)

تاریخ کا اختتام:

اسلام کا نظریہ ہے کہ تاریخ کا اختتام اُس وقت ممکن ہوگا۔ جب وہ مذاہب یا نظریات جن کی اساس سند اور صداقت پر قائم ہوگی اپنی انتہا تک پہنچ جائیں گے اور تمام مخالف مذاہب اور نظریات پر آخری اور واضح فتح حاصل کرلیں گے۔

یہ نہایت ہی اہم بات ہے کہ سچائی و صداقت کا مستند اثر اُن تمام مذہبی اور نظریاتی مخالف فرقوں پر ہوتا ہے۔

قرآن حکیم نے ایک ہی آیت کو تین مرتبہ دہرایا ہے جو اس قسم کی تاریخ کے اختتام کی

Marfat.com

طرف اشارہ کرتی ہے۔ مثلاً

هُوَ الَّذِیٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ ۙ وَلَوْ کَرِهَ الْمُشْرِکُوْنَ ۝

ترجمہ: وہ اللہ ایسا ہے کہ اُس نے اپنے رسول ﷺ کو ہدایت (کا سامان یعنی قرآن) اور سچا دین دے کر بھیجا ہے۔ تا کہ اُسکو تمام (بقیہ) دینوں پر غالب کر دے گو مشرک کیسے ہی ناخوش ہوں۔'' (سورۃ التوبہ 33-9، الصاف 9-61)

هُوَ الَّذِیٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ ؕ وَکَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیْدًا ۝

ترجمہ: وہ اللہ ایسا ہے کہ اُس نے اپنے رسول ﷺ کو ہدایت دی اور سچا دین (یعنی اسلام) دے کر (دنیا میں) بھیجا ہے۔ تا کہ اس کو تمام دینوں پر غالب کرے۔ اور اللہ کی گواہی کافی ہے۔ (سورۃ الفتح 28-48)

دنیا میں جس قدر بھی نظریات ظاہر ہوئے۔ انہوں نے اپنے بہت اعلیٰ، شاندار اور سب سے بہتر ہونے کا دعویٰ کیا۔ یہاں تک کہ مغربی سیکولر تہذیب جب ظاہر ہوئی تو اُس نے اُس وقت کے تمام نظریات میں سب سے اعلیٰ اور بہتر ہونے کا دعویٰ کیا۔ چنانچہ اس مغربی تہذیب کے ساتھ مغرب سے سورج اپنی تمام تر فتوحات اور شان وشوکت کے ساتھ طلوع ہونے لگا۔

انہوں نے بہانگ دُہل اعلان کیا کہ جن مذاہب کے لوگوں نے اپنے اعلیٰ تر ہونے اور سچائی وصداقت کا دعویٰ کیا ہے۔ ہم نے ان تمام کو منسوخ، مسترد اور ترک کر دیا ہے۔ کیونکہ سب کے سب مذاہب ونظریات ہشووزوائد یا فضول اور بے معنی ہیں۔

آرنلڈ ٹائن بی مشہور تاریخ دان اور بہت دیانتدار انسان تھا۔ اس نے اعلان کیا کہ مغربی تہذیب کا مقصد کچھ بھی نہیں ہے۔ سوائے اس کے کہ تمام انسانیت کو صرف ایک سوسائٹی کے پلیٹ فارم پر متحد کیا جائے اور زمین، ہوا اور سمندر یعنی ہر چیز پر قبضہ جمایا جائے۔ (Civilization in trial by Toynbee) چنانچہ وہ مغربی تہذیب نہ صرف دنیا پر چھا جانے میں کامیاب ہوئی بلکہ مزید جرأت مندانہ یہ دعویٰ کیا کہ وہ خود تاریخ کو انجام تک پہنچائیں گے۔

تاریخ کے مغربی فلاسفر جیسا کہ فرانسس فوکویاما نے دلیل دی ہے کہ تہذیب تاریخ کے عمل کو

Marfat.com

بلندیوں پر پیش کرتی ہے۔ اور تاریخ کے اختتام کے وقت کچھ بھی تبدیلی ممکن نہیں جس کے دعوے کے سچ ہونے کا کوئی امکان نہیں کہ وہ تمام انسانیت اور اسلام سمیت تمام مخالفین پر فتح پالے گی۔

تاہم فوکویاما تاریخ کی حقیقی تحریک سے بالکل انجان اور معصوم تھا۔ اسے نہیں معلوم تھا کہ تاریخ اس وقت بلندی یا عروج پر ہوگی جب ابن مریم حضرت عیسیٰ علیہ السلام ڈرامائی انداز میں دنیا میں واپس آئیں گے۔

اس کتاب کا مصنف تسلیم کرتا ہے کہ اس کی حیران کردینے والی عقل پر اور مغرب کے سورج طلوع ہونے کے عجیب وغریب منظر پر جو فاتحانہ انداز میں روز طلوع ہوتا ہے۔ اسے تو کم از کم جھوٹا ہونے اور جعلی سورج کہا جاسکتا ہے۔ جو درحقیقت حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی بتائی ہوئی قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی پوری ہوتی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ

''ایک دن سورج مغرب سے طلوع ہوگا''

مذکورہ بالا آیت کا تین مرتبہ قرآن حکیم میں ذکر آیا ہے۔ جس میں اللہ تعالیٰ نے یقین دلایا ہے کہ تاریخ مختلف طریقے سے اختتام پذیر ہوگی اور تاریخ کے خاتمے پر اسلام جدید مغربی سیکولر تہذیب پر چھا جائے گا۔ اس کے علاوہ وہ دوسرے مخالفین پر بھی فوقیت حاصل کرلے گا۔

اس موضوع کے بارے میں اسلام کا نظریہ قرآن حکیم کی آیات میں مزید وضاحت سے بیان کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ حضرت محمد ﷺ کی بھی پیشین گوئیاں ہیں جن سے سچ کی آخری فتح ظاہر ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں اس فتح کا بھی ذکر ہے جو تاریخ کے اختتام پر ظاہر ہوگی یعنی حضرت عیسیٰؑ واپس دنیا میں تشریف لائیں گے اور جب امام مہدی کا ظہور ہوگا۔ اور وہ دونوں یروشلم سے پوری دنیا پر انصاف کے ساتھ حکومت کریں گے اور یہ حکومت بھی پوری دنیا پر سچائی کی فتح اور مذہب اسلام کی تمام مخالفین پر فتح ثابت کرتی ہے۔

اسلام نے اس وقت کے لمحات کو مقرر کردیا ہے۔ جو بڑا اور آخری ساعہ کا نشان ہے، اور جن کا تعلق یوم الآخر سے ہے۔

جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم یعنی مسیح موعود کی دنیا میں ڈرامائی انداز میں واپسی ہوگی۔ وہ اسلام کی سچائی کے دعوے کی تائید کریں گے۔ عین ممکن ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی

Marfat.com

واپسی کے ساتھ ہی قیامت کی گھڑیاں شروع ہو جائیں۔ اللہ بہتر جانتا ہے کہ جب تک مادی کائنات ختم نہیں ہو جاتی اُس وقت تک قیامت ختم نہیں ہوگی۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی واپسی سے قبل کی ایسی نشانیاں ہیں۔ جو قیامت کے نزدیک آنے کے بارے میں اطلاع کرتی ہیں۔ ان میں سے کچھ نشانیاں صاف نظر آتی ہیں۔

قرآن حکیم میں ان میں سے ایک ڈرامائی مثال درج ذیل ہے کہ مکہ کے کفار نے حضرت محمد ﷺ کو طعنہ دیا تھا۔ کہ اگر تم واقعی پیغمبر ہو تو پھر چاند کے ٹکڑے کر کے دکھاؤ۔ پھر ہم سب آپ ﷺ پر ایمان لے آئیں گے۔

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ وہ انہیں اس معجزے کی توفیق عطا فرمائے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اللہ کا حکم سے چاند کو انگلی سے اشارہ کیا اور وہ دو ٹکڑوں میں تقسیم ہو گیا۔ نصف چاند صفا کے پہاڑ پر دیکھا گیا اور دوسرا نصف کیکان کے پہاڑ پر نظر آیا۔

قرآن حکیم نے اس معجزے کا حوالہ دیا ہے اور اعلان کیا ہے کہ یہ ایک ایسی علامت ہے جو قیامت کے قریب آنے کا اطلاع دیتی ہے۔

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ۝ (سورۃ القمر 1-54)

ترجمہ: چاند کا ٹکڑے ہونا قیامت کے نزدیک آنے کا (اشارہ ہے)۔

قیامت کے موضوع کا لب لباب:

قرآن حکیم نے قیامت اور قیامت کی نشانیوں کے بارے میں آیات میں مفید معلومات فراہم کی ہیں۔ اُن آیات کی توضیح اور تفسیر کی ضرورت ہے۔ کہ جو لوگ فتنہ پرور ہیں۔ وہ ان آیات کا غلط یا اُلٹ مفہوم نکالنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔ اس طرح وہ ان لوگوں کو مزید گمراہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں جو لوگ پہلے ہی ان آیات کی غلط تشریح و تفسیر سے دھوکہ کھا چکے ہیں۔ مثال کے طور پر ایسی آیت تنقیدی اہمیت کی حامل ہے جو کسی شخصیت یا کسی چیز کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ جس میں ساعۃ کے بارے میں علم ہے۔

اس آیت میں کسی شخص یا کسی چیز کے ذکر سے واقعی ایسی چابی ہاتھ لگتی ہے۔ جس میں یوم الآخرت اور قیامت کی شناخت دونوں موضوعات کے تالے کھلتے ہیں۔

یہ چابی اس موضوع کے نظام معانی کے بطن سے اخذ ہونے والے علم سے ہی ہاتھ آتی

Marfat.com

ہے۔

وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُونِ ۚ هَٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ ﴿٦١﴾

ترجمہ: اور وہ (یعنی عیسیٰؑ) قیامت کے یقین کا ذریعہ ہیں۔ تو تم لوگ اس (کی صحت) میں شک مت کرو۔ اور تم لوگ میرا اتباع کرو۔ یہ سیدھا رستہ ہے۔ (سورۃ الزخرف 43-61)

قرآن حکیم کے بہت سے مفسرین اسم ضمیر ''وہ'' سے مراد عیسیٰ مسیح علیہ السلام لیتے ہیں جبکہ اس سے مطلب اُن کی واپسی ہے۔ مگر کچھ جدید مفسرین یا شارحین ایسے ہیں۔ مثلاً (محمد اسد) جنہوں نے لوگوں کو یقین دلایا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں اس لئے وہ حضرت مسیح موعود کی دنیا میں واپسی کو جھٹلاتے ہیں یا اسے مسترد کرتے ہیں (ہمارا پروگرام ہے کہ اس موضوع کو اپنی آئندہ کتاب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی واپسی کے متعلق اسلامی نظریہ کو تفصیل سے بیان کیا جائے)

اُن کا نظریہ ہے کہ مذکورہ بالا آیت میں اسم ضمیر کو قرآن کے حوالے سے سمجھنا چاہیے نہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حوالے سے دیکھنا چاہیے۔

عربی قواعد کے مطابق اسم ضمیر سے تین معانی مراد ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شخصیت، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا واقعہ، حضرت عیسیٰ اور قرآن لیکن جس متن میں اسم ضمیر استعمال ہوا ہے اُس سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شخصیت ہی ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی واپسی اور اُس سے پہلے دجال کا نمودار ہونا ایسے واقعات ہیں۔ جن کی وجوہ کے بارے میں ہمیں علم ہونا ضروری ہے۔ کہ قیامت آچکی ہے نہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا واقعہ مراد ہے اور نہ ہی قرآن مراد ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں بار بار ہمیں مطلع فرمایا ہے کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی اور کو قیامت کے آنے کا علم نہیں ہے۔ اس طرح قرآن حکیم ہمیں قیامت کے آنے کے بارے میں کوئی ترغیب نہیں دیتا اور صرف اتنا بتاتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دنیا میں واپسی سے پہلے جھوٹا مسیح دجال ظاہر ہوگا اور یہ دونوں واقعات ہمیں بتاتے ہیں کہ قیامت آچکی ہے۔ یہ دونوں واقعات صرف قیامت کی نشانیاں ہی نہیں بلکہ قیامت کے متعلق حقیقی علم ہے۔

Marfat.com

متن کا احتیاط سے مطالعہ (جس میں آیات نازل ہوئی ہیں) ہی اس بات کی درستگی کی تصدیق کرتا ہے یا ایسی تفسیر یا تشریح جس میں اسم ضمیر وہ یا یہ جس سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شخصیت ہے۔ یہاں ایک حوالہ موجود ہے جس میں یہ آیت نازل ہوئی ہے۔اس پیرا میں اسم ضمیر کے استعمال پر قاری کو محتاط انداز میں توجہ دینی چاہیے۔

وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا إِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّونَ ۝

ترجمہ: جب عیسیٰ ابن مریم کے متعلق ایک عجیب مضمون بیان کیا گیا تو یکا یک آپکی قوم کے لوگ اس سے (مارے خوشی کے) چلانے لگے۔ (سورۃ زخرف 57)

وَقَالُوا ءَأَلِهَتُنَا خَيْرٌ أَمْ هُوَ ۚ مَا ضَرَبُوهُ لَكَ إِلَّا جَدَلًا ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُونَ ۝

ترجمہ: اور (اس معترض کیساتھ ہوکر) کہنے لگے کہ ہمارے معبود زیادہ بہتر ہیں یا عیسیٰؑ ان لوگوں نے جو یہ (مضمون عجیب) آپ سے بیان کیا ہے تو محض جھگڑنے کی غرض سے بلکہ یہ لوگ ہیں ہی جھگڑالو۔ (سورۃ زخرف 58)

إِنْ هُوَ إِلَّا عَبْدٌ أَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنَٰهُ مَثَلًا لِّبَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ ۝

ترجمہ: یقیناً وہ (عیسیٰؑ) تو محض ایک ایسے بندے ہیں جن پر ہم نے فضل کیا تھا اور اُن کو بنی اسرائیل کے لئے ہم نے (اپنی قدرت کا) ایک نمونہ بنایا تھا۔ (سورۃ زخرف 59)

یہاں اسم ضمیر سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی ہیں۔

پھر ارشاد ربانی ہے۔

وَلَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنَا مِنكُم مَّلَٰٓئِكَةً فِى ٱلْأَرْضِ يَخْلُفُونَ ۝

ترجمہ: اگر ہم چاہتے تو ہم تم سے فرشتوں کو پیدا کر دیتے کہ وہ زمین پر یکے بعد دیگرے رہا کرتے۔ (سورۃ زخرف 60)

وَإِنَّهُۥ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَٱتَّبِعُونِ ۚ هَٰذَا صِرَٰطٌ مُّسْتَقِيمٌ ۝

ترجمہ: اور وہ (یعنی عیسیٰ علیہ السلام) قیامت کے یقین کا ذریعہ ہیں۔تو تم لوگ اُس (کی صحت) میں شک مت کرو۔اور تم لوگ میرا اتباع کرو۔ یہ سیدھا راستہ ہے۔ (سورۃ زخرف

Marfat.com

(61

اس آیت میں بھی اسم ضمیر کا مطلب حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ اس میں اسم ضمیر جو مونث کے صیغہ میں ہے۔ اس سے مراد قیامت ہے۔ میرا دراصل واحد کا صیغہ ہے پھر قرآن حکیم میں درج ہے۔

وَلَا يَصُدَّنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝

ترجمہ: اور تم کو شیطان (اُس راہ پر آنے سے) روکنے نہ پائے۔ وہ بے شک تمہارا صریح دشمن ہے۔ یہاں اسم ضمیر صرف شیطان کے لئے استعمال ہوا ہے۔ (سورۃ زخرف 62)

وَلَمَّا جَآءَ عِيْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ قَالَ قَدْ جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ وَلِاُبَيِّنَ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِيْ تَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ۝

ترجمہ: اور جب عیسیٰؑ معجزے لے کر آئے تو اُنہوں نے (لوگوں سے) کہا۔ میں تمہارے پاس سمجھ کر باتیں لے کر آیا ہوں تا کہ بعض باتیں جن میں تم اختلاف کر رہے ہو۔ تم سے بیان کر دوں۔ تم لوگ اللہ سے ڈرو اور میرا کہا مانو۔ (سورۃ زخرف 63-43)

اس آیت میں بھی انہوں نے اسم ضمیر ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے پھر بعد میں اسم ضمیر باتوں کے لئے مستعمل ہے۔

ایک اور آیت ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ هُوَ رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۝

ترجمہ: بے شک اللہ ہی میرا رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے سو اُسی کی عبادت کرو۔ یہی (توحید) سیدھا رستہ ہے۔ (سورۃ زخرف 64-43)

اس آیت میں اُسی اسم ضمیر ہے جو اللہ کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔

فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَيْنِهِمْ ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْ عَذَابِ يَوْمٍ اَلِيْمٍ ۝

ترجمہ: سو مختلف گروہوں نے (اس سے متعلق) باہم اختلاف ڈال لیا سو اُن ظالموں کے لئے ایک پُر درد دن کے عذاب سے بڑی خرابی ہے۔ (سورۃ زخرف 65-43)

اس آیت میں بھی اسم ضمیر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لیے استعمال ہوا ہے۔

Marfat.com

حضرت محمد ﷺ کی پشین گوئیوں سے ہم پر یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ جس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام واپس تشریف لائیں گے تو وہ اس حقیقت کے چہرے سے ہر قسم کے نقاب اٹھا دیں گے۔ جن کے بادلوں نے اس موضوع یعنی قیامت کی نشانیوں کی شناخت اور تفہیم کو چھپا رکھا ہے۔ وہ اپنی کوششوں سے اُس کو زود فہم اور جلد سمجھ میں آنے والا بنا دیں گے سب کو معلوم ہو جائے کہ قیامت آ گئی ہے۔

اس وقت اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم کو بھیجیں گے اور وہ دمشق کے مشرقی حصے میں ایک سفید مینارے پر اتریں گے۔ انہوں نے ہلکے زرد رنگ کے دو کپڑے پہنے ہوں گے اور دونوں ہاتھ فرشتوں کے پروں پر رکھیں ہوں گے۔ جب وہ اپنا سر جھکائیں گے تو اُن کے سر سے پسینے کے قطرے موتی بن کر گریں گے اور جب وہ اپنا سر اٹھائیں گے تو موتی ہیروں کے طرح بکھر جائیں گے۔ ہر کافر (ایمان نہ لانے والا) جو اُن کے جسم کے خوشبو سونگھے گا۔ فوراً مر جائے گا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا سانس اتنی دور تک جائے گا جہاں تک نظر جاتی ہے۔" (صحیح مسلم)

نوٹ: اس کتاب کا مصنف اس بات سے حیران ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی معجزانہ واپسی یروشلم کی بجائے دمشق میں ہوگی؟ اللہ بہتر جانتا ہے۔

حدیث مبارکہ ہے۔

> اللہ کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ ابن مریم بہت جلد منصف کے طور پر تمہارے درمیان اُتریں گے۔ وہ صلیبیں توڑ دیں گے۔ خنزیروں کو مار دیں گے اور جزیہ ختم کر دیں گے اور دولت اس قدر تقسیم کریں گے کہ کوئی بھیک مانگنے والا نہ رہے گا۔ اور اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدہ کرنے والا اُن لوگوں سے بہتر ہوگا جو دنیا اور اسکی چیزوں سے محبت کرتے ہیں۔

مذکورہ بالا اقتباس سے واضح ہوتا ہے کہ جس وقت ابن مریم یعنی سچے حضرت عیسیٰ علیہ السلام واپس آئیں گے تو وہ لوگوں کی توجہ اپنی طرف دانشمندی سے مکمل طور پر مبذول کرالیں گے اور اپنی پُر اثر گفتگو سے لوگوں کو اسلام کے سچے دعوے کا قائل کرلیں گے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ آیات کی صحیح تفہیم ہی اس کو ممکن بنا سکتی ہے کہ مخالفین کو بھی یوم الاخرت یا قیامت کی تمام نشانیوں کو تسلیم کرنا

Marfat.com

پڑے گا۔ جن کا ایک طرف براہِ راست قیامت سے ہے اور دوسری طرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی واپسی سے ہے۔

باالفاظ دیگر علماء نے نظام معانی کی بنیاد اسی موضوع یعنی قیامت کی نشانیاں پر قائم کی ہے کیونکہ دونوں واقعات ایک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دنیا میں واپسی اور دوسرے اس مادی کائنات کا خاتمہ اچانک اور آناً فاناً ہوگا۔

ارشاد ربانی ہے۔

وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَمَاۤ اَمْرُ السَّاعَةِ اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَبُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ۝

ترجمہ: اور آسمانوں اور زمین کی (تمام) پوشیدہ باتیں اللہ ہی کے ساتھ خاص ہیں اور قیامت کا معاملہ بس ایسا (جھٹ پٹ) جیسے آنکھ جھپکنا۔ بلکہ اس سے بھی جلدی یقیناً اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے۔ (سورۃ النحل 77-16)

قرآن حکیم نے فیصلہ کن اہم اعلان کیا ہے اس وقت کے متعلق جب حضرت مسیح موعود واپس تشریف لائیں گے۔ قرآن حکیم بیان کرتا ہے کہ ہر عیسائی اور یہودی (جس نے اسلام کی صداقت کو جھٹلایا اور اسلام کے خلاف جنگ لڑی) جس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مخالفت کی اور پھر مرگیا ایسے لوگوں کو اس مخالفت کی وجہ سے سخت ترین نتائج (سزا) کا سامنا کرنا پڑے گا کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام موت سے پہلے اُن لوگوں کے خلاف گواہی دیں گے (ایک سچے مسیح اور اللہ کے سچے پیغمبر کے طور پر)

وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا ۝

ترجمہ: اگر کوئی شخص اہل کتاب سے نہیں رہتا مگر وہ عیسیٰ علیہ السلام کی اپنے مرنے سے پہلے ضرور تصدیق کر لیتا ہے۔ اور قیامت کے روز وہ اُن پر گواہی دیں گے۔

(سورۃ النساء 159-4)

قرآن پاک اُن ڈرامائی لمحات کے متعلق پہلے ہی بیان کر دیتا ہے کہ جب ہر عیسائی اور

Marfat.com

یہودی حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائیگا اور اپنی موت سے قبل قیامت کو مانے گا۔ لیکن آیات بیان کرتی ہیں کہ اس ایمان کے اعلان کے باوجود حساب کتاب کے دن (یوم محشر) حضرت عیسیٰ علیہ السلام اُن کے خلاف شہادت پیش کریں گے۔

قرآن پاک کی اس آیت کی تشریح میں اکثر لوگوں کا خیال ہے کہ ہر عیسائی اور یہودی جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دنیا میں واپسی کی مخالفت کرتا ہے۔ وہ یقیناً ان پر اسی طرح ایمان لے آئے گا جس طرح مسلمان ان کو برحق اور سچا عیسیٰ مسیح مانتے ہیں۔ اور ایک خدا کا پیغمبر تسلیم کرتے ہیں۔

اس کتاب کے مصنف نے ایک مرتبہ امریکہ کے شہر نیو جرسی میں یہودیوں کے ایک عبادت خانے میں بہت سے یہودیوں سے خطاب کیا۔ اور اُن کو قرآن حکیم کے اُس بیان کے متعلق بتایا جو اُن یہودیوں کے مستقبل کے بارے میں تھا۔ وہ اُس خبر کو سن کر گونگے بہرے ہو گئے۔

خطاب کے بعد وہ میرے اردگرد جمع ہو گئے اور مجھ سے اِس بات کی تشریح کا مطالبہ کرنے لگے کہ اُن سے کونسی ناانصافی ہوئی ہے۔ ''ہم جس بات سے انکار کر چکے ہیں ہمیں کیوں اسی بات کو ماننے اور ایمان لانے پر مجبور کیا جا رہا ہے''

اس ضمن میں ہمارا جواب یہ تھا کہ

> اُس دن ان کی آنکھوں پر پڑے پردے ہٹا دیئے جائیں گے تاکہ وہ اپنی آنکھوں سے سچائی کو دیکھ لیں۔ جس کو اپنی ساری زندگی مسترد کرتے آئے ہیں اور ماننے سے انکاری رہے ہیں اُس وقت یوں ہوگا (اُس سے پہلے نہیں) کہ اس قسم کے مذہبی اعلان کا کوئی فائدہ نہ ہوگا اور نہ ہی عیسائیوں اور یہودیوں کو ہولناک تباہی و بربادی سے بچا سکے گا۔

ہمارا ایمان ہے کہ وہ لمحہ قیامت کے آغاز کی منادی کا ہوگا اور اللہ بہتر جانتا ہے۔ اب ہم یہاں قرآن حکیم کے اس اعلان کو سمیٹتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام ساعۃ کا علم ہیں اور یہ اشارہ ہے کہ آپ (عیسیٰ علیہ السلام) کی واپسی کے ساتھ ہی قیامت آئے گی۔

قرآن حکیم نے اُس عظیم الشان نشانی کو ظاہر کر دیا ہے جو ڈرامائی واقعہ کی طرف اشارہ کرتی

Marfat.com

ہے کہ وہ خاص عیسائی اور یہودی (سب نہیں) اس احساس سے مرجائیں گے کہ وہ سچے دین اور اللہ کے نیک بندوں کی مخالفت کرتے رہے ہیں۔ اور ان سے لڑتے رہے ہیں اس لئے اب اُن کو اپنے کیئے ہوئے گناہوں کے ہولناک نتائج کا سامنا کرنا پڑے گا بالکل اسی طرح کا واقعہ اس وقت پیش آیا تھا جب فرعون ڈوب رہا تھا۔ اُس کی موت کے وقت اُسکی آنکھیں پر سے تمام پردے ہٹا دیئے گئے تھے۔ سچائی اُس کے سامنے عیاں ہوگئی تھی۔ اُس وقت سچائی کو ماننے کے سوا اُس کے پاس کوئی چارا نہ تھا کیونکہ سچائی (صداقت) اس کے سامنے صاف اور واضح تھی۔ لیکن اُس وقت بہت دیر ہو چکی تھی۔ وہ اپنے عقیدے پر قائم رہا۔ اس کے بعد فرعون کو جہنم واصل کر دیا گیا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمان جاری کیا تھا کہ فرعون کی نعش محفوظ رکھی جائے جب پانی سے باہر نکالی جائے تاکہ آنے والے لوگوں کیلئے عبرت کا نشان بن جائے۔ اس نشانی کا مقصد یہ تھا کہ اُن لوگوں کو نصیحت حاصل ہو جو فرعون کے نقش قدم پر زندگی بسر کر رہے تھے (یعنی سچائی کو جھٹلاتے اور ایمان رکھنے والوں پر ظلم و جبر کرتے تھے)

تاکہ ان معلوم ہو کہ وہ بھی فرعون کی طرح بری موت مریں گے۔

چنانچہ یہی وہ راستہ ہے جس پر چل کر عیسائی اور یہودی اسلام پر جنگ مسلط کر رہے ہیں۔ اور مسلمانوں کو جبر و تشدد کا نشانہ بنا رہے ہیں۔ یا اس قسم کی جنگ یا دنیا میں دہشت پھیلا رہے ہیں۔ ایسے سب لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی واپسی پر مرجائیں گے۔

فَالْيَوْمَ نُنَجِّيْكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُوْنَ لِمَنْ خَلْفَكَ اٰيَةً ۭ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ عَنْ اٰيٰتِنَا لَغٰفِلُوْنَ ۝

ترجمہ: آج ہم تیری لاش کو (پانی کی تہہ نشین ہونے سے) نجات دیں گے تاکہ تو اُن کے لئے موجب عبرت ہو جو تیرے بعد (موجود) ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ (پھر بھی) بہت سے آدمی ہماری (ایسی) عبرتوں سے غافل ہیں (اور مخالف احکام الہیہ سے نہیں ڈرتے)
(سورۃ یونس 10-92)

آج دنیا کی حقیقت کو سمجھنے اور معانی جاننے کیلئے ہمیں احتیاط سے جائزہ لینا ہوگا۔ کہ اللہ تعالیٰ فرعون کی لاش کو پانی سے باہر کیوں لے آیا۔ (1881-1898)

اسی وقت اُسی لمحے (1897ء) میں یورپ میں صیہونیت (Zionist) تحریک کا آغاز ہوا۔ اور اُس کا پراسرار یورپی یہودی اور عیسائی اتحاد کے ساتھ تعلق محض دھوکہ تھا۔ فرعون کی لاش حقیقت

Marfat.com

میں اس وقت ظاہر ہوئی جبکہ دنیا دجال کی کوششوں کو آخری موقع پر دیکھنے والی تھی۔ جس وقت دجال یروشلم کی مقدس سرزمین، مسلمانوں کے تسلط سے آزاد کرانے کی آخری کوششوں میں مصروف تھا۔ اور وہ بیت المقدس میں اسرائیل ریاست قائم کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اُس وقت فرعون کی لاش کا ملنا نہ صرف اللہ تعالیٰ کی پیشین گوئی کو سچ ثابت کر رہا تھا۔ بلکہ وہ قیامت یعنی ساعة کی نشانی بھی بن گیا تھا۔

وعد الاخیرہ (آخری تنبیہ)

قرآن حکیم نے ایک واقعہ کی طرف اشارہ کیا ہے۔ جس کو وعد الاخرۃ کا نام دیا ہے۔ وہ قیامت سے پہلے کی آخری تنبیہ ہوگی جو انسانیت کو گھیر لے گی۔ وہ آخری تنبیہ اُس وقت آئے گی جب اللہ کی مشیت سے یہودی بیت المقدس میں واپس لائے جائیں گے۔

وَّقُلْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ لِبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اسْكُنُوا الْاَرْضَ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ لَفِیْفًا۝

ترجمہ: اس کے بعد ہم نے اسرائیل کے لوگوں سے کہا۔ تم یہاں ہی زمین پر رہو گے (تمام زمین پر پھیلے ہوئے) لیکن (یاد رکھو) کہ جب اللہ تعالیٰ کی آخری پیشین گوئی (قیامت کے آنے کے بارے میں) پوری ہوگی۔ ہم تو تم کو واپس لے آئیں گے (بیت المقدس میں) اور پھیل جاؤ جہاں تم چاہو۔ زمین کے ہر حصے میں۔ (سورۃ بنی اسرائیل 104)

اسرائیلی لوگوں کی 2000 سال بعد اس بیت المقدس میں واپسی جہاں سے وہ نکالے گئے تھے۔ اس وقت تک ممکن نہیں ہو سکتی تھی۔ جب تک اللہ تعالیٰ کا حکم نہ ہوتا۔ تاہم وہ یاجوج و ماجوج کے بغیر اس معاملے میں فریبی کا کردار ادا کر رہے ہیں۔ یہ بات قرآن حکیم کے اس اعلان سے بالکل واضح ہے جو سورۃ الانبیاء میں موجود ہے۔

وَحَرٰمٌ عَلٰی قَرْیَةٍ اَهْلَكْنٰهَاۤ اَنَّهُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ۝ حَتّٰۤی اِذَا فُتِحَتْ یَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ یَّنْسِلُوْنَ۝

ترجمہ: ہم جن بستیوں کو فنا کر چکے ہیں ان کے لئے یہ بات ممکن نہیں کہ وہ (دنیا میں) پھر لوٹ کر آویں۔ یہاں تک کہ جب یاجوج و ماجوج کھول دیئے جائیں گے۔ اور وہ (کثرت کی وجہ سے) ہر بلندی سے (جیسے پہاڑ اور ٹیلہ) نکلتے معلوم ہوں گے۔

(سورۃ الانبیاء 96-95-21)

Marfat.com

یہ بات واضح ہونی چاہیے کہ قیامت کی تمام نشانیاں جن میں یاجوج و ماجوج کی رہائی شامل ہے جو قیامت سے پہلے دنیا میں رونما ہوں گی۔ وہی وقت ہے جب قیامت کا آغاز ہوگا اس واقع سے پہلے ابن مریم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی واپسی ہوگی۔اور جو نشانی حضرت مسیح موعود کی واپسی کے بعد ظاہر ہوگی وہ یوم الآخرت کی واضح نشانی ہوگی۔

ایک نشانی حضرت مسیح موعود کی واپسی کے بعد قیامت کی نشانی کے طور پر فعال نہیں ہوسکتی جب تک ان کی واپسی سے پہلے ہی قیامت آچکی ہوگی۔ اور قابل فہم انداز میں اُس کا آغاز ہو چکا ہوگا۔مزید برآں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی یروشلم واپسی جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے پشین گوئی کر رکھی ہے کہ وہ لوگوں کے لئے آخری تنبیہ ہوگی۔ اس وقت ممکن نہیں ہوسکتی جب تک یاجوج و ماجوج دنیا میں رہا نہیں ہو جاتے۔

ہم نے اس کتاب میں شہادتوں کے پہاڑ کھڑے کر دیئے ہیں اور انبار لگا دیئے ہیں۔مؤثر اور نتیجہ خیز دلائل پیش کیے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ یاجوج و ماجوج دنیا میں رہا ہو چکے ہیں۔

ہمارے قارئین کو حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کی پشین گوئی پر غور کرنا چاہیے جو صحیح بخاری میں موجود ہے۔اور جس میں وضاحت کی گئی ہے۔

''یاجوج و ماجوج کی رہائی کے بعد لوگ حج اور عمرہ ادا کرتے رہیں گے''

اسی پشین گوئی میں مزید کہا گیا ہے کہ حج اور عمرہ پر پابندی لگنے سے پہلے قیامت نہیں آئے گی یعنی حج کرنا بند کر دیا جائے گا۔یا صحیح حج کا وجود ختم کر دیا جائے گا۔

باالفاظ دیگر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ کہ قیامت اُس وقت نہ آئے گی جب تک حج کے فرض کی ادائیگی پر پابندی نہیں لگ جاتی یا اُس کی اہمیت ختم نہیں ہو جاتی (جس طرح عرب کے زمانہ جاہلیت میں پابندی تھی) لیکن یاجوج و ماجوج اس واقعہ سے پہلے ہی رہا ہو چکے ہوں گے۔لہٰذا اس کا مطلب ہے کہ یاجوج و ماجوج قیامت کے آنے کے بعد نہیں بلکہ قیامت کے آنے سے پہلے ہی رہا ہو چکے ہوں گے۔

اس کتاب میں ہم نے مستند علماء سے پوچھا ہے کہ ایک حدیث جو صحیح مسلم میں درج ہے شاید کسی اور جگہ بھی موجود ہو۔ جس کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ کے سچے نبی عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم کی

Marfat.com

واپسی کے بعد ہی یاجوج و ماجوج کی رہائی دنیا میں ہوگی اور جب وہ جھوٹے مسیح یعنی دجال کو قتل کر دیں گے۔

یہ سب کچھ ان حالات میں ہوگا کہ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر یہ الفاظ منکشف کردے گا۔ ''میں اپنے بندوں میں سے اُن کو سامنے لایا ہوں جن کے مقابلے میں کوئی لڑ نہیں سکتا۔ تم اپنے لوگوں کو حفاظت سے پہاڑ پر لے جاؤ۔ (پھر اللہ تعالیٰ یاجوج و ماجوج کو بھیجے گا یا اٹھائے گا) اور وہ ہر طرف پھیل جائیں گے اور ہر فائدہ مند جگہوں پر قبضہ جمالیں گے ان میں سے پہلا شخص جھیل تبریاس (گلیلی سمندر) کے قریب سے گزرے گا اور اُس میں سے پانی پیئے گا۔ اور جب اُن کا آخری آدمی وہاں سے گزرے گا تو وہ کہے گا۔ یہاں کبھی پانی ہوا کرتا تھا۔ اب نہیں ہے۔'' (صحیح مسلم)

اب ہم اپنے موضوع کی طرف لوٹتے ہیں۔ جس کے باب میں سوال پوچھا گیا ہے کہ کیا یاجوج و ماجوج دنیا میں رہا ہو چکے ہیں؟

ہم یہاں نوٹ کر سکتے ہیں کہ مذکورہ موضوع کے متعلق لوگوں میں روایتی سوچ کا فرق ہے اگر ہم یقین رکھتے ہوتے کہ یاجوج و ماجوج حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی واپسی کے بعد ہی رہا ہوں گے اور اس واپسی کے ساتھ ہی یہ خبر ملتی کہ قیامت آچکی ہے۔ تو اس قسم کے یقین کے ساتھ اختلاف کیا جاسکتا ہے اور شہادت کے طور پر گلیلی سمندر کی مثال پیش کی جاسکتی ہے جو خشک ہوتا جا رہا ہے۔ اور کسی ایک شخص نے آج تک وہ دیوار نہیں دیکھی جس کو یاجوج و ماجوج کو روکنے کے لئے بنایا گیا تھا۔

اگر اب تک یاجوج و ماجوج رہا نہیں ہوئے تو وہ دیوار یقیناً زمین پر کہیں نہ کہیں موجود ہوگی یہ کتاب اس بات کی بھی وضاحت کرتی ہے کہ ایسا یقین یا سوچ نظام معانی کے سخت خلاف ہے جو اس موضوع کے متعلق قرآن حکیم اور احادیث سے اخذ کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ کا یاجوج و ماجوج کی رہائی کے بارے میں صاف اور سادہ بیان موجود ہے۔

Marfat.com

Marfat.com

باب (4)

یاجوج وماجوج کی حیثیت

Marfat.com

یاجوج و ماجوج کی حیثیت

جب سے قرآن حکیم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قیامت کا علم ظاہر کیا ہے۔ ہماری رائے میں اُس کا مفہوم یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اس دنیا میں واپسی قیامت کی زبردست نشانیوں میں سے آخری نشانی ہوگی۔ اس کے بعد یاجوج و ماجوج کی حیثیت کے تمام حصوں کو نہ صرف ایک دوسرے کے ساتھ جوڑا جائے بلکہ اُن کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی واپسی کے ساتھ بھی تعلق قائم کیا جائے جب ہم ایک دفعہ آج کی دنیا میں یاجوج و ماجوج کی حیثیت کے کسی ایک حصے کو شناخت کر لیتے ہیں۔

(ہم اس کو ان کے نقش قدم کے حوالے سے لیں گے) تو یہ نقش قدم ہمیں اُن کے دوسرے نقوش پا کی طرف راہنمائی کرے گا۔ جو یقیناً ہمیں کسی بہت بڑے واقعہ کی طرف لے جائے گا۔

دوسری اہم بات یہ ہے کہ ہم یاجوج و ماجوج کی حیثیت کا ایک حصہ قرآن حکیم سے حاصل کر لیتے ہیں۔ تو یہ بہت بڑی شناخت یا کامیابی ہوگی۔ اور اُن تمام نقوش پا یا نشانیوں سے بہتر اور اعلیٰ ہوگی جو احادیث میں موجود ہیں۔

ہم نے اس کتاب میں کوشش کی ہے کہ یاجوج و ماجوج کے متعلق پیدا ہونے والے تمام سوالات کا جواب دیں جیسے۔

- ☆ یاجوج و ماجوج کون ہیں۔
- ☆ کیا اُن کو اب تک دنیا میں (اللہ کی مرضی سے) رہا کر دیا گیا ہے؟
- ☆ اُن کی رہائی کا کیا مفہوم ہوگا۔ اور دنیا پر کیا اثرات مرتب ہوں گے۔
- ☆ کیا ہم ان کو پہچان سکتے ہیں۔
- ☆ یاجوج و ماجوج کا انجام کیا ہوگا؟

Marfat.com

ذیل کے پیراگراف میں ہم صرف پہلے سوال کا جواب دیں گے۔

ہم نے اس پہلے ایک واقعہ کا ذکر کیا ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ اپنے چند ساتھیوں کے پاس سے گذرے جو آپس میں بحث کر رہے تھے۔آپ ﷺ نے پوچھا کہ آپ لوگ کس موضوع پر بحث کر رہے ہیں۔تو انہوں نے عرض کیا کہ ہم قیامت (ساعة) کے موضوع پر بحث کر رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ جو وحدہٗ لاشریک ہے اُس کے سچے نبی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

قیامت یا ساعة اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک دس نشانیاں دنیا میں ظاہر نہیں ہو جاتیں۔

اُن دس نشانیوں میں سے ایک نشانی یاجوج و ماجوج کے بارے میں تھی۔

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی اس پیشین گوئی کا مطلب یہ ہے کہ قیامت اُس وقت نہیں آسکتی جب تک اُس سے متعلق دس نشانیاں پہلے ظاہر نہیں ہو جاتیں۔وہ سب نشانیاں یوم الاخرت سے متعلق ہیں جیسے یاجوج و ماجوج، دجال، مغرب سے سورج کا طلوع ہونا وغیرہ وغیرہ۔تاہم ان رونما ہونے والے واقعات کا احتیاط سے مشاہدہ ضروری ہے۔جن کا تعلق قیامت سے ہے اور مشاہدہ کرنے والے کو اجازت ہونی چاہیے کہ وہ قیامت کے آنے کے متعلق وقت کی شناخت کر سکے۔لہٰذا کسی نشانی کا اکیلے مطالعہ نہیں کرنا چاہیے بے شک وہ نشانی یاجوج و ماجوج سے متعلق کیوں نہ ہو۔ کیونکہ یہ تمام نشانیاں ایک دوسرے سے تعلق رکھتی ہیں جس طرح ایک جسم کے مختلف اعضاء ہوتے ہیں اور وہ سب اعضاء مل کر جسم کی تشکیل کرتے ہیں۔

جب سے قرآن حکیم نے بتایا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت سے پہلے آئیں گے اور وہ قیامت کا علم ہیں۔ہماری رائے یہ ہے کہ اُن کی واپسی قیامت کی نشانیوں کا بہت بڑا آخری میلہ(Grande Finale) ہوگا اس کے بعد یاجوج و ماجوج کی حیثیت کے تمام حصے ایک دوسرے کے ساتھ نہ صرف جوڑے جائیں بلکہ اُن کا تعلق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی واپسی کے ساتھ جوڑنا ضروری ہے۔جب ہم آج کی دنیا میں یاجوج و ماجوج کی حیثیت کے کسی ایک حصے کی شناخت کر لیتے ہیں تو یہ ہمیں دوسرے حصوں یا نقوش پا کی طرف راہنمائی کرے گا۔جو وقت آنے پر حقیقت میں بہت بڑے آخری جشن یا میلے(Grande Finale) کی طرف لے جائے گا۔

Marfat.com

دوسرے جو بے حد اہم بات ہے وہ یہ ہے کہ اگر ہم قرآن حکیم میں یاجوج و ماجوج کی حیثیت کے متعلق کوئی حصہ موجود پاتے ہیں۔ تو یہ ہمارے لئے بے حد اہمیت کا حامل ہوگا۔ اور ہم اُس کو دیگر نقوش پا اور احادیث میں موجود نشانیوں پر ترجیح دیں گے۔

یاجوج و ماجوج کے موضوع سے متعلق غلط معلومات جو مسلمانوں میں مسائل پیدا کرنے کا باعث ہیں اور اس موضوع کو جو قرآن حکیم اور احادیث میں بیان ہوا ہے۔ اس کو سمجھنے میں دشواری اور رکاوٹ پیدا کر رہی ہیں۔ کیونکہ جو کچھ قرآن پاک کی آیات میں بیان ہوا ہے کئی مرتبہ اُسکی تشریح کی ضرورت پڑتی ہے کیونکہ گذشتہ زمانے میں ان آیات کی غلط تشریح و توضیح کی جاتی رہی ہے اور قرآن حکیم نے ان آیات کی ممکنہ تشریح کی طرف اشارہ کیا ہے اور حوالہ دیا ہے جن کی متشابہات آیات کہا گیا ہے۔

فَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِيْلِهٖ

ترجمہ: سو جن لوگوں کے دلوں میں بچ کی طرف سے کجی ہے وہ اُس کے اُسی حصے کے پیچھے ہو لیتے ہیں۔ جو مشتبہ المراد ہے۔ (دین میں) شورش ڈھونڈنے کی غرض سے اور اس کا (غلط) مطلب ڈھونڈنے کی غرض سے (فتنہ و فساد پیدا کرنے کے لئے) ہمارا جواب دینے کا طریقہ یہ ہے کہ قرآن پاک کی سورۃ الکھف سے خاص طور پر یاجوج و ماجوج کی احتیاط سے حیثیت اخذ کرتے ہیں۔ اور دوسرے اس موضوع میں مزید وضاحت کے لئے احادیث سے استفادہ کرتے ہیں۔ (سورۃ آل عمران 7-3)

قرآن حکیم میں یاجوج و ماجوج کا تعارف:

آیئے ہم قرآن پاک کی بے حد اہم سورۃ الکھف سے (18-82-97) شروع کرتے ہیں۔ جس میں یاجوج و ماجوج کے موضوع کا تعارف کرایا گیا ہے۔

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ ؕ قُلْ سَاَتْلُوْا عَلَيْكُمْ مِّنْهُ ذِكْرًا ؕ

ترجمہ: (اے محمد) وہ آپ ﷺ سے پوچھتے ہیں ذوالقرنین کے بارے میں فرما دیجئے کہ میں ان سے متعلق تمہیں ضرور کچھ بتاؤں گا۔ (سورۃ الکھف 83)

Marfat.com

تبصرہ:

ذوالقرنین کا صحیح مطلب ہے کہ ایسی شخصیت جو دو قرن رکھتی ہو۔عربی لفظ قرن کے معنی ہیں۔''سینگ'' لیکن اس کے دوسرے معانی ہیں۔''علوم اور دَور یا زمانہ۔لیکن جب یہ لفظ قرآن پاک میں استعمال ہوتا ہے تو یہ ہمیشہ دور کے معنی میں ہی استعمال ہوتا ہے۔یہاں سورۃ الکھف جو پیش کی گئی ہے اُس میں لفظ ذوالقرنین استعمال ہوا ہے جن کا مطلب ہے دو دور یا دو زمانے۔

ہمارا خیال ہے کہ ایک وہ دَور یا ماضی میں تھا اور گزر چکا ہے اور دوسرا دَور وہ ہے جو آخری زمانہ ہوگا۔یہ دونوں دَور ایک دوسرے سے اس قدر مختلف ہیں کہ دونوں ایک دوسرے کی ضد معلوم پڑتے ہیں۔

یثرب (جس کا آج کل نام مدینہ ہے) میں ایک رابیس نامی یہودی تھا اُس یہودی نے حضرت محمد ﷺ سے سوال پوچھا کہ وہ کونسا عظیم مسافر تھا۔جس نے زمین کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک سفر کیا تھا؟

اگر آپ ﷺ نے اس سوال کا جواب دے دیا۔(اسی طرح کے دو اور سوالات کا جواب دے دیا) تو یہ ہمارے لئے حتمی ثبوت ہوگا کہ آپ ﷺ واقعی ایک خدا کے رسول ﷺ ہیں۔

چنانچہ یہودی کے اس سوال کا جواب قرآن حکیم نے یوں دیا۔

إِنَّا مَكَّنَّا لَهُ فِي الْأَرْضِ وَآتَيْنَاهُ مِن كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا ۝

ترجمہ: ہم نے اُن کو (طاقت کے ساتھ) روئے زمین پر حکومت دی تھی۔اور ہم نے اُن کو ہر قسم کا سامان کافی دیا تھا۔اپنا سفر مکمل کرنے کے لئے جو وہ کرنا چاہتا تھا۔

(سورۃ الکھف 84)

تبصرہ:

ذوالقرنین صاحب ایمان شخص تھا۔اُسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُس دور میں سیاسی اور فوجی قوت حاصل تھی۔جس کی بنیاد پختہ ایمان پر قائم تھی۔جس کا سیاسیات اور اخلاقیات کے درمیان ہونا از حد ضروری ہے۔

جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی گئی طاقت جس کی بنیاد ایمان پر قائم ہو۔تو پھر اس کا قائم کیا ہوا ورلڈ آرڈر (عالمی ترتیب) کیسا ہوگا؟ وہ کس قدر پائیدار اور قائم رہنے والا ہوگا۔سورۃ الکھف میں

Marfat.com

آگے چل کر بیان ہوتا ہے۔ جس سے سبق ملتا ہے اور ہمیں اس قابل بناتی ہے کہ ہم حقیقت کو شناخت کر سکیں۔ اور دونوں زمانوں کو سمجھ سکیں جو واقعی ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ چنانچہ ہمارا نظریہ ہے کہ آج جو دور گزر رہا ہے۔ یہ دوسرا دور یا قرن ہے۔ جس میں یہودی اور عیسائی کی جدید تہذیب نے جنم لیا ہے۔

فَاَتْبَعَ سَبَبًا ۝ (سورۃ الکھف 85)

یہاں ایک مثال موجود ہے کے اُس نے کس طرح اپنی طاقت استعمال کی۔ اُس نے مغرب کی طرف پیش قدمی کرتے ہوئے، اچھے نتائج حاصل کرنے کے لئے صحیح ذرائع کا استعمال کیا۔

حَتّٰۤی اِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِیْ عَیْنٍ حَمِئَةٍ وَّ وَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا ۬ قُلْنَا یٰذَا الْقَرْنَیْنِ اِمَّاۤ اَنْ تُعَذِّبَ وَ اِمَّاۤ اَنْ تَتَّخِذَ فِیْهِمْ حُسْنًا ۝

ترجمہ: (اس نے سفر کیا) یہاں تک کے جب غروب آفتاب کے موقع پر پہنچے تو آفتاب اُن کو ایک سیاہ رنگ کے پانی میں ڈوبتا ہوا دکھائی دیا اور اس موقع پر اُنہوں نے ایک قوم دیکھی (ہم نے الہاماً) کہا۔ اے ذوالقرنین (تمہیں اختیار ہے) خواہ تم اُن کو سزا دو یا ان کے ساتھ نرمی کا معاملہ رکھو۔" (سورۃ الکھف 86)

تبصرہ:

طاقت ہمیشہ وہاں استعمال کی جاتی ہے۔ جہاں سیاسی کلچر قائم کرنا ہو۔ اور جس کی بنیاد اخلاقی اور روحانی اقدار پر رکھی جاتی ہے۔ اقدار کو فروغ اور ترقی دینے کے لئے طاقت کو مددگار کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے علاوہ ازیں ناانصافی اور ظلم کے خلاف بھی طاقت استعمال کی جاتی ہے اس سفر کی کہانی کا مقصد صرف یہ بتلانا تھا کہ طاقت کس طرح استعمال کی جاتی ہے جب اس کی اصل ایمان پر استوار ہو۔

اسلام کے بہت سے علمائے کرام نے صدیوں پہلے کالے اور گدلے سمندر کی نشاندہی کی ہے جس کو آج کل بحر اسود کے نام سے پکارا جاتا ہے۔

قَالَ اَمَّا مَنْ ظَلَمَ فَسَوْفَ نُعَذِّبُهٗ ثُمَّ یُرَدُّ اِلٰی رَبِّهٖ فَیُعَذِّبُهٗ عَذَابًا نُّكْرًا ۝

ترجمہ: اُس نے وقت پر جواب دیا (ہم اپنی طاقت استعمال کریں گے) جو ظلم کرتے، ناانصاف ہیں۔ غلط کام کرنے والے گناہگاروں کو سزا دیں گے وغیرہ اور جب وہ ظالم شخص اپنے خدا کی طرف لوٹتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اُس کو سزا دیتا ہے۔ (سورۃ الکھف 87)

Marfat.com

تبصرہ:

جب طاقت کا انحصار مضبوط ایمان پر ہو۔اور وہ انصاف کے ساتھ ظلم کرنے والوں نا انصافی کرنے والوں کے خلاف استعمال کی جاتی ہے۔اُس نا انصاف دنیا میں امن اور خوشیاں ممکن ہیں۔

انصاف کو مستحکم بنیادوں پر قائم کرنے سے ذوالقرنین نے دنیا کو اس انداز سے ترتیب دیا کہ اس روئے زمین پر امن اور خوشیاں قائم ہونا ممکن ہوگا۔

اگر تمام انسان حضرت محمد ﷺ کے اسلام کو مان لیتے اور اُس پر عمل کرتے تو یقیناً یہ دنیا امن اور خوشیوں کا گہوارہ بن سکتی تھی۔

قرآن حکیم کی سورۃ الکھف ہمارے لئے اسے ممکن بناسکتی ہے کہ ہم دونوں زمانوں (قرنین) کی حقیقت کو پہچان سکیں۔آخری دور فتنہ وفساد کا دور ہے۔

اس دوسرے دور میں جب لوگوں نے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی مخالفت کی اور آپ ﷺ کے اُسوہ حسنہ کو اپنانے سے صاف انکار کر دیا تو پھر ان لوگوں کو ذوالقرنین کے ترتیب دنیا (ورلڈ آرڈر) کے خلاف واقعات و تجربات کا سامنا کرنا پڑا۔

اس دور میں طاقت کا انحصار دراصل ایسی بنیادوں پر قائم ہوگا جو خدا کے تصور کے بغیر ہوگا۔ (جس کو سیکولر کہیں گے) اور طاقت ظالموں کو سزا دینے کی بجائے معصوم لوگوں کو دبانے کے لئے نا انصافی کے ساتھ استعمال کی جائے گی۔اس دنیاوی ظلم کی وجہ سے امن اور خوشیاں دنیا میں غائب ہو جائیں گی۔

وَاَمَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهٗ جَزَآءَ ِالْحُسْنٰی ۚ وَسَنَقُوْلُ لَهٗ مِنْ اَمْرِنَا يُسْرًا ﴿۸۸﴾

ترجمہ: اور جو شخص ایمان لے آئیگا اور نیک عمل کرے گا تو اُس کے لئے (آخرت میں بھی) بدلے میں بھلائی ملے گی۔اور ہم (دنیا میں بھی) اپنے برتاؤ میں اسکو آسان اور نرم بات کہیں گے۔ (سورۃ الکھف 88)

تبصرہ:

جب طاقت کی بنیاد ایمان پر قائم ہو اور یہ ان لوگوں کی مدد نیک کام کی جزا کے لئے استعمال کی جائے جو زندگیاں ایمان کے مطابق بسر کرتے ہیں۔جن کا چال چلن نیک ہے یہی دنیا کے حق میں بہتر ہے۔اور یہ دنیا میں رہنے والوں کو حد سے زیادہ امن اور خوشیاں بہم پہنچائے گا۔

Marfat.com

دوسرے جب کوئی شخص ناانصافی کرنے والوں ظلم وستم کرنے والوں کے خلاف طاقت استعمال کرتا ہے۔ اور ان لوگوں کی مدد کرتا ہے جو ایمان کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں اور جن کا رویہ اور چال چلن نیک ہے تو ذوالقرنین اُس ضروری ہم آہنگی کی طرف اشارہ کرتا ہے جو اُس کے ترتیب دنیا (ورلڈ آرڈر) میں موجود ہوگی۔ (امن قرنین) جس میں نیچے دنیا اوپر جنت ہوگی۔

سورۃ الکھف میں اس جگہ سخت تنبیہ بیان کی گئی ہے کہ دونوں زمانوں میں سے دوسرا زمانہ ورلڈ آرڈر (ترتیب دینا) کا حادثہ دیکھے گا۔ جس میں طاقت کا انحصار بے دینی پر ہوگا جو روحانی اور اخلاقی اقدار سے محروم ہوگا۔ مصلحت کوشی، موقع پرستی، ظلم و جبر، ایمان رکھنے والوں کی بے عزتی، خداوند کریم کے منکروں کی عزت وتوقیر، پارسائی کا مذاق، نیکی اور راستی کا تمسخر، اُس ترتیب دنیا (ورلڈ آرڈر) کی خصوصیات ہوں گی۔

اس قسم کے ورلڈ آرڈر کے ظلم کا نشانہ وہ لوگ ہوں گے جو مذہبی زندگی کو خلوص کے ساتھ اختیار کئے ہوئے ہوں گے۔ درحقیقت یہ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف جنگ ہوگی جس کے نتیجے میں (ورلڈ آرڈر) اس دنیا اور اگلے جہان کے درمیان بدنظمی اور انتشار پیدا ہو جائے گا۔ حقیقت میں یہ وہی دنیا ہے جس میں ہم زندہ ہیں۔

ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ﴿۸۹﴾ (سورۃ الکھف 89)

دوبارہ (دوسری مرتبہ) وہ جائز طریقوں سے اپنا مقصد حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

تبصرہ:

یہاں ایک دوسری مثال پیش کی جاتی ہے کہ اُس نے (ذوالقرنین) نے کس طرح اپنی طاقت کو استعمال کیا۔ اُس نے مشرق کی طرف سفر کیا اور دوبارہ اُس نے درست ذرائع کا انتخاب کیا۔ اپنا مقصد حاصل کرنے کے لئے۔

حَتّٰۤی اِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلٰی قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ مِّنْ دُوْنِهَا سِتْرًا ﴿۹۰﴾ (سورۃ الکھف 90)

یہاں تک کہ جب (مسافت قطع کر کے) طلوع آفتاب کے موقع پر پہنچے۔

(مشرق میں بعید مقام جہاں تک وہ جا سکتا تھا اور اُس سے آگے کوئی زمین نہیں تھی اور اس مقام سے آگے سے سورج طلوع ہوتا تھا)

Marfat.com

تو آفتاب کوایک ایسی قوم پر طلوع ہوتے دیکھا۔ جن کے لئے ہم نے آفتاب کے اوپر کوئی آڑ نہیں رکھی۔ (سورج کی دھوپ سے بچنے کے لئے موسم اور ماحول سے حفاظت کے لئے کچھ نہ تھا)

تبصرہ:

اس کا مفہوم یہ ہے کہ مشرق کی طرف سفر کرتے ہوئے اُسے ایک اور بڑا سمندر ملا۔ جیسا کہ اس نے مغرب کی طرف سفر کرتے ہوئے دیکھا تھا۔ اُس نے سمندر کے اُس پار سورج کو طلوع ہوتے ہوئے دیکھا۔ اگر وہ مغرب میں بحرا سود تھا۔ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ مشرق میں جو سمندر تھا وہ بحر کیسپئین (Caspian Sea) تھا۔

سورۃ الکھف اب طاقت کے استعمال کا دوسرا سبق بیان کرتی ہے۔ اُس وقت ذوالقرنین نے طاقت کس طرح استعمال کی ہوگی۔ مثال کے طور پر ایسی مادی ترقی میں ان قدیم لوگوں کے حقوق راستے میں حائل ہوں گے۔ جیسا کہ موجودہ زمانے میں بحر کیسپئین کے علاقے میں موجود تیل کے اُس بڑے ذخیرے سے بہت سا فائدہ اُٹھایا جا رہا ہے۔ کیا اُس نے تیل کے مادی فائدے کو ان غریب قدیم زمانے کے وحشی لوگوں کے حقوق اور اقدار پر ترجیح دی ہوگی۔ کیا اُس نے بحر کیسپئین کے تیل پر قبضہ جمانے کے لئے وہاں ہولناک تباہی و بربادی کی ہوگی اور ان پر جنگ مسلط کی ہوگی۔ پھر تیل کے ذخائر کے لالچ پر انسانی حقوق اور انسانی ہمدردی کو فوقیت دی ہوگی۔

یہ آیت اشارہ کرتی ہے کہ اس سرزمین کے اُس علاقے پر رہنے والے لوگوں کو شاید ایک دن قدرت کی دی ہوئی نعمتوں سے زیادہ موسمی آلودگی اور نیوکلیر کی تابکاری شعاعوں سے بچنے کی زیادہ ضرورت ہوگی۔

كَذٰلِكَ ۖ وَقَدْ اَحَطْنَا بِمَا لَدَيْهِ خُبْرًا ۝ (سورۃ الکھف 91)

اس طرح (کیا وہ اُن سے ملا اور اس طرح اُس نے دانشمندی اور ہمدردی سے ان کو کسی پریشانی کے بغیر قدرتی طور سے زندگی گزارنے کیلئے چھوڑ دیا۔) اور ہم (اللہ تعالیٰ) نے اپنے علم سے اُسکو گھیر لیا۔)

تبصرہ:

جب طاقت کی بنیاد ایمان پر قائم ہو۔ تو وہ عدل وانصاف اور دانائی، انسانی ہمدردی اور عمدہ احساس کا معیار قائم رکھتی ہے اور لوگوں کو جو قدیم انداز سے زندگی بسر کرتے ہیں۔ اور جو بدترین

Marfat.com

حالات میں بھی قناعت پسند رہتے ہیں اُن کے لئے آسانیاں پیدا کرتی ہے۔ (جس طرح شمالی امریکہ اور آسٹریلیا کے ہمسایہ قبیلے جو یورپ کی جدید تہذیب آنے سے پہلے موجود تھے) انہوں نے ایسا ہی کیا۔ کیونکہ انہوں نے کسی قسم کی جدیدیت صنعتی اور وسائل سے فائدہ اٹھانے کی کوشش نہیں کی۔

یہاں سورۃ الکھف دونوں زمانوں میں سے دوسرے زمانے کے متعلق زبردست تنبیہ بیان کرتی ہے۔ کہ جب انہوں نے دنیا میں طاقت حاصل کرلی۔ جو یقیناً بے دین ہوگی اور اُس طاقت کا استعمال مکمل طور پر ذوالقرنین کے استعمال کے اُلٹ یا مخالف ہوگا۔ اس کے علاوہ اُن کے پاس عدل وانصاف کا کوئی خاص معیار نہ ہوگا۔ حکمت، انسانی ہمدردی، یہاں تک کہ اچھا شعور اور عقل بھی نہ ہوگی۔ بلکہ اُس کی بنیاد کسی خودغرضی اور مصلحت پر بنی ہوگی۔ (جب اُن کے لئے ایسا کرنا فائدہ مند ہوتا ہے) وہ زبردستی اور سختی سے زمین کے وسائل زیادہ دولت کے حصول کی تلاش میں استعمال کرتے ہیں حالانکہ وہ اس سے پہلے بھی بہت سی دولت کے مالک ہیں۔ وہ اُس طرز زندگی کو قائم رکھنا چاہتے ہیں۔ جو انہوں نے خود تخلیق کیا ہے۔ وہ ایسا بے دین، جدیدیت دنیا کے متحد کرنے، ایک دوسرے کے قریب لانے اور اقتصادی ضروریات کی وجہ سے کرتے ہیں اور ان کو انسانی حقوق پر ترجیح دیتے اور مقدم رکھتے ہیں۔

علاوہ ازیں جو لوگ اپنی محدود معاشیات کو وجہ سے قناعت کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ اُن کے طرز زندگی پر حملہ کیا جائے گا اور تباہ کر دیا جائے گا اور ان کو نا قابل تصور مصائب اور نقصان کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اسی قسم کے حالات پہلے شمالی امریکہ، آسٹریلیا اور افریقہ پر چھائے ہوئے تھے درحقیقت باقی دنیا کے بیشتر حصے اور خاص طور پر بحر کسپیئن کے تیل والے علاقے ایسی ہی قسمت کے منتظر ہیں۔

ذوالقرنین شاید دونوں زمانوں میں سے دوسرے زمانے سے واقف تھا۔ جو ایسا زمانہ ہے۔ جس میں درحقیقت مشرقی علاقوں میں بڑے بڑے واقعات رونما ہوں گے۔ وہ واقعات بے حد پُر اسرار ہوں گے اور اُن کا تعلق قیامت کی نشانیوں سے ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ ذوالقرنین نے اُس علاقے کو تہہ وبالا کیئے بغیر ہی چھوڑ دیا تھا۔

اب ایسا ممکن ہوسکتا ہے کہ بحر کسپیئن کے تیل پر قبضہ حاصل کرنے کے لئے بڑی جنگ چھڑ جائے جس کا تعلق قیامت کی نشانیوں سے ہوسکتا ہے۔

☆......☆......☆

Marfat.com

ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ۝ (سورۃ الکھف 92)

آخری ایک تیسری مثال یہاں موجود ہے کہ کس طرح ذوالقرنین نے اپنی طاقت استعمال کی۔ اُس نے پھر سے تیسری طرف سفر اختیار کیا اور اُس نے صحیح منزل کو حاصل کرنے کیلئے نیک اور درست ذرائع استعمال کیے۔

☆......☆......☆

حَتّٰۤی اِذَا بَلَغَ بَیْنَ السَّدَّیْنِ وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْمًا ۙ لَّا یَكَادُوْنَ یَفْقَهُوْنَ قَوْلًا ۝

ترجمہ: (اور وہ سفر کرتا رہا) حتیٰ کہ وہ دو پہاڑوں کے درمیان درے (سد) کے قریب پہنچ گیا اور وہ ایسے لوگوں سے ملا۔ جن کی زبان بمشکل سمجھ میں آتی تھی۔ (اپنی زبان بولتے تھے) (سورۃ الکھف 93)

تبصرہ:

اس مثال کا اطلاق ان لوگوں پر یوں ہوتا ہے۔ جو سادہ لوح ہیں اور دنیا کے حکمرانوں کی زبان سمجھنے سے قاصر ہیں۔ یا تو ان حکمرانوں کی زبان سب سے الگ ہے۔ جس کا دنیا کے مختلف حصوں میں بولی جانے والی زبانوں سے کوئی تعلق نہیں ہے یا پھر وہ دنیا سے الگ تھلگ کسی ملک میں رہتے ہیں۔

قَالُوْا یٰذَا الْقَرْنَیْنِ اِنَّ یَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلٰۤی اَنْ تَجْعَلَ بَیْنَنَا وَبَیْنَهُمْ سَدًّا ۝

ترجمہ: (حقیقت میں جب وہ ایک دوسرے کی زبان سمجھنے کے قابل تھے) انہوں نے کہا اے ذوالقرنین، ٹھہرو، یاجوج و ماجوج اس سرزمین کو تباہ کر رہے ہیں (جس میں ہم رہتے ہیں) ہم اس شرط پر تمہاری تعریف کر سکتے ہیں۔ اگر تم اُن کے اور ہمارے درمیان دیوار تعمیر کر دو (اُن سے ہمیں محفوظ رکھنے کے لئے) (سورۃ الکھف 94)

تبصرہ:

یاجوج اور ماجوج کون ہیں؟ دو قبائل ہیں۔ جو نبی آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں یاجوج و ماجوج طاقت کے سلسلے میں ذوالقرنین جیسے ہیں۔ اور حقائق سے یہ بات واضح ہے کہ جو لوگ

Marfat.com

یاجوج و ماجوج کے حملوں کا شکار تھے۔ انہوں نے ذوالقرنین سے درخواست کی کہ اُن کی حفاظت کے لئے دیوار تعمیر کردے۔ اگرچہ وہ خود جو طاقت رکھتے تھے۔ اُسکی تصدیق بھی حدیث قدسی سے ہوتی ہے۔ جو صحیح مسلم میں درج ہے۔ جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ''کہ میں نے اپنی مخلوق پیدا کی ہے'' (یاجوج و ماجوج) وہ سب سے زیادہ طاقتور ہے اور اُن کو تباہ کرسکتا ہے۔

سورۃ الکھف میں یہ بھی بیان ہوا ہے جو غیر معمولی خبر ہے کہ یاجوج و ماجوج جو طاقت رکھتے تھے۔ اُسے وہ ذوالقرنین کے طریقوں کے اُلٹ دوسرے طریقے سے استعمال کرتے تھے۔ انہوں نے زمین پر فساد پھیلایا۔ اور ہر چیز تباہ و برباد کردی۔ انہوں نے اپنی بے پناہ ظالمانہ طاقت سے ہر چیز کو اپنا شکار بنایا۔ انہوں نے بلاوجہ قتل، سوچا سمجھا قتل، دہشت کا پھیلاؤ، ظلم وستم وغیرہ سے زمین پر فساد پھیلایا۔ اُن لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی مشیت کے مطابق اُن کے زمین پر فساد پھیلانے کی سزا ملنی چاہیے یا پھر ان کو موت کے گھاٹ اُتار دیا جائے یا پھر اُن کے ہاتھ اور پاؤں دوسری جانب سے کاٹ دیئے جائیں یا پھر اُن کو معاشرہ سے جلاوطن کردینا چاہیے۔ (قرآن المائدۃ 5-36)

یہ سزائیں مختلف قسم کے فسادات کے مطابق ہونی چاہئیں۔ یہ خداوند کریم کی مقرر کردہ ایسی سزائیں ہیں جن کی تشہیر قرآن حکیم میں موجود ہے۔

اس مذکورہ بالا بات کا دلچسپ مفہوم یہ ہے کہ جب یاجوج و ماجوج بالآخر دنیا میں رہا کر دیئے جائیں گے تو تمام انسانیت اُن کے ورلڈ آرڈر (ترتیب دنیا) کی ماننے والی رعایا بن جائے گی جو یقیناً ذوالقرنین کے دور لوح بوسہ (Pax Qarnian) کے بالکل اُلٹ اور مخالف ہوگا۔

ان دونوں زمانوں میں سے دوسرا زمانہ یقیناً وہی ہوگا جس میں یاجوج و ماجوج پوری دنیا کے انسانوں میں فساد پھیلائیں گے۔ چنانچہ سورۃ الکھف کی یہ آیت بے حد اہمیت کی حامل ہے جس میں جدید زمانے کے متعلق وضاحت کی گئی ہے۔

قَالَ مَا مَكَّنِّي فِيهِ رَبِّي خَيْرٌ فَأَعِينُونِي بِقُوَّةٍ أَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا

ترجمہ: اُس نے جواب دیا۔ جو تم میری تعریفیں کرتے ہو اُس سے زیادہ میرے خدا نے مجھے بہتر انداز میں مضبوط اور محفوظ بنایا ہے۔ (سورۃ الکھف 95)

Marfat.com

تبصرہ:

ذوالقرنین دیوار تعمیر کرنے پر رضامند ہو گیا۔ قرآن پاک میں اُس دیوار کو ردم کے نام سے پکارا گیا ہے اللہ تعالیٰ نے اُس دیوار سے متعلق خاص قسم کی وضاحت فرمائی ہے اور اُس کے لئے سدن کا لفظ استعمال کیا ہے جس کو ذوالقرنین تعمیر کرنے والا تھا۔ دو پہاڑوں کے درمیان خلاء کو پُر کرنے کا عمل یا طریقہ بالکل ایسا تھا جس طرح کسی ڈیم کی تعمیر میں پہلے بھرتی ڈالی جاتی ہے۔ ذوالقرنین نے پہلے اُس خلاء کو ملبے سے بھرا جو دو پہاڑوں کے درمیان کھائی یا درے کی صورت میں تھا۔

اُس نے لوہے کے بڑے بڑے بھاری ٹکڑے ایک دوسرے پر رکھے۔ اُس نے تہہ سے شروع کیا اور پہاڑوں کی چوٹی تک لے گیا۔ اُس نے درے کی چوڑائی کو پہاڑوں کی بلندی تک پر کر دیا۔

اس طرح ذوالقرنین نے اس امر کی تصدیق میں مزید ثبوت فراہم کیے ہیں کہ یاجوج و ماجوج منفرد طاقت کے مالک تھے۔ جس کو روکنے کی صرف اُسی میں (ذوالقرنین) جرأت یا ہمت تھی تاہم وہ اُن کو نیست و نابود نہ کر سکا۔

اٰتُوْنِيْ زُبَرَ الْحَدِيْدِ ؕ حَتّٰٓى اِذَا سَاوٰى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ انْفُخُوْا ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا ۙ قَالَ اٰتُوْنِيْٓ اُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا ۝

ترجمہ: تم لوگ میرے پاس لوہے کی چادریں لاؤ یہاں تک کہ جب درے ملاتے اُن کے دونوں سروں کو بیچ کے خلا کو برابر کر دیا تو حکم دیا کہ دھونکو (دھونکنا شروع ہو گیا) یہاں تک کہ جب اس کو لال انگارہ کر دیا تو اُس وقت حکم دیا۔ سب میرے پاس پگھلا ہوا تانبہ لاؤ (جو پہلے سے تیار کر لیا گیا تھا) اُس پر ڈال دوں۔ (سورۃ الکھف 96)

جو دیوار تعمیر کی گئی تھی وہ ممکنہ مضبوط ترین دھات سے بنائی گئی تھی اور اُسی سے یاجوج و ماجوج کو روکا جا سکتا تھا۔ (قرآن حکیم نے سورۃ الحدید 25-57) میں اس کی تصدیق کی ہے۔

کہ وہ لوہا بے حد مضبوط دھات تھی۔ ذوالقرنین نے وہ دیوار تعمیر کرنے کے بعد اُس پر پگھلا ہوا تانبہ ڈالا، اغلب ہے کہ اُس نے زنگ کو روکنے کیلئے ایسا کیا

Marfat.com

مذکورہ بیان سے مراد یہ ہے کہ جب دونوں زمانوں میں سے دوسرے زمانے میں اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت سے یاجوج و ماجوج کو دنیا میں رہا کر دیا۔ برائیوں اور بدیوں کی حکمرانی شروع ہوگئی اور انسانیت کو دہشت گردی کا نشانہ بنانا شروع کر دیا۔

لیکن جب دیوار تعمیر کی گئی تھی تو اُس وقت مقلدین نے اپنے آپ کو اُس اپنی دیوار کے پیچھے محفوظ خیال کیا ہوگا۔ جس دیوار نے یاجوج وماجوج کو روکے رکھا۔ اس واقعہ ایک یہ بھی مفہوم ہوسکتا ہے کہ اُس وقت مقلدین ایک اور غیر مرئی (نظر نہ آنے والی) دیوار بھی دو چیزوں سے تعمیر کر سکتے تھے۔ اور وہ لوہے اور تانبے کا نعم البدل یا متوازی ہوسکتی تھیں۔

قرآن حکیم کی آیات میں بیان ہوا ہے کہ وہ لوہے کے بڑے بڑے ٹکڑے (بلاک) تھے۔ چنانچہ قرآن پاک کی آیات اُن لوہے کے بلاکوں کا کام دے سکتی تھیں اور سنت رسول ﷺ اُن لوہے کے بلاکوں پر پگھلے ہوئے تانبے کا کام دے سکتا تھا جو بلاکوں کی تہوں میں سما جاتا۔ اس طرح کبھی نہ دکھائی دینے والی نا قابل تسخیر دیوار تعمیر ہوسکتی تھی۔

ہم نے تجویز پیش کی ہے کہ ایک ایسی ہی غیر مرئی دیوار مسلمانوں کے اُن قصبوں کے چاروں طرف تعمیر ہونی چاہیے جو شہر کے ہنگاموں سے دور صرف مسلمانوں کے لئے آباد کئے جائیں۔

اس آیت میں ان دو پہاڑوں کا حوالہ موجود ہے جو سمندری گھونگے کی مانند ہیں۔ اور اُس تنگ درے کے دونوں اطراف میں جغرافیائی اعتبار سے اہمیت کے حامل ہیں وہ ہندیورپی پہاڑ ہیں اور وہ پہاڑ بحر اسود اور بحر کیسپئین کے درمیان موجود ہیں۔

فَمَا اسْطَاعُوْٓا اَنْ یَّظْهَرُوْهُ وَمَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا۝

ترجمہ: اس طرح (دیوار تعمیر ہوگئی اور یاجوج و ماجوج) وہ نہ تو اُس دیوار کو پھاند سکتے تھے اور نہ ہی اُس میں سے داخل ہوسکتے تھے۔ (اسے کھود کر) جس کے نتیجے میں لوگ ان کے حملے اور شر سے محفوظ ہوگئے۔ (سورۃ الکھف 97)

تبصرہ:

ذوالقرنین نے جو دیوار طویل عرصہ پہلے تعمیر کی تھی ایک عرصہ تک قائم رہی اور انسانیت یاجوج و ماجوج کی پامالی اور تباہی سے محفوظ رہی۔

Marfat.com

اب ہم ان دونوں زمانوں کے مابین امتیاز کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جن کا تعلق ذوالقرنین سے ہے۔

پہلا زمانہ یاجوج و ماجوج کی پامالی سے تحفظ کا ہے اور وہ زمانہ اُس وقت چلتا رہا۔ جب تک اپنی جگہ محفوظ رہی اور قائم رہی۔ دوسرا زمانہ فتنہ وفساد کا زمانہ ہے۔ جب اللہ تعالیٰ دیوار کی مسماری اور بربادی چاہے گا اور یاجوج و ماجوج کو دنیا میں رہا کر دیا جائے گا کہ وہ انسانیت پر غلبہ پائیں اور دنیا میں فتنہ وفساد پھیلائیں۔

اب دوسرا زمانہ (قرن) ہے۔ جس میں قیامت کی نشانیاں تواتر سے ظاہر ہوتی جائیں گی۔

ایمان والے لوگ جن کے نیک اعمال ہوں گے اُن کو اُس وقت یاجوج و ماجوج کے فتنہ و فساد سے اپنے آپ کو بچانا پڑے گا۔ (دنیا کی تباہی، خرابی سے) ان کو اپنے اردگرد ایک غیر مرئی (نظر نہ آنے والی) دیوار تعمیر کرنا پڑے گی۔ جو قرآن اور سنت رسول ﷺ سے تعمیر ہوگی۔

قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّيْ ۚ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّيْ جَعَلَهٗ دَكَّآءَ ۚ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّيْ حَقًّا ۝

ذوالقرنین نے کہا (ہماری کامیابی دیوار کی تعمیر میں ہے) یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے۔ پھر جس وقت میرے رب کا وعدہ آئے گا (یعنی دیوار کے فنا کا وقت) تو اس کو ڈھا کر زمین کے برابر کر دیا جائے گا اور میرے رب کا ہر وعدہ حق ہے۔ (سورۃ الکھف 98)

تبصرہ:

سورۃ الکھف میں یہاں ایک بہت شاندار تنبیہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک دن خود ہی اس دیوار کو مسمار کر دے گا اور زمین کے برابر کر دے گا اور یاجوج و ماجوج کو دنیا میں رہا کر دے گا۔

جب اللہ تعالیٰ ایسا کرتا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ اُس وقت طاقت کی بنیاد خدا کے انکار پر قائم ہوگی جس سے دنیا میں ظلم و بربریت، خرابی، تباہی اور اسلام کے خلاف جنگ پھیلے گی۔ اُس وقت (ورلڈ آرڈر ترتیب دینا) دنیا کے دو کنارے ہوں گے ایک کنارے پر یاجوج اور دوسرے کنارے پر ماجوج ہوں گے۔ یہ بالکل ایسا ہی ورلڈ آرڈر ہے جس میں ہم زندہ ہیں۔

Marfat.com

وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ فِيْ بَعْضٍ وَّنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا ﴿۹۹﴾

ترجمہ: ہم اُس روز اُن کی ایسی حالت کر دیں گے کہ وہ لہروں کی طرح کہ ایک میں ایک گڈ مڈ ہو جائیں گے اور صُور پھونکا جائے گا۔ پھر ہم سب کو ایک ایک کر کے جمع کر لیں گے۔'' (سورۃ الکھف 99)

تبصرہ:

قرآن حکیم ہمیں خبردار کرتا ہے کہ کئی موقعوں پر یعنی دو مرتبہ صُور پھونکا جائے گا۔ (18,99,23,101,36,51,39,68) (50,20,69,13) ان آیات میں صُور پھونکنے کا مطلب ہے کہ فتنہ کا دور شروع ہو چکا ہے اور قیامت (الساعۃ) قریب آچکی ہے یعنی ایک ایسا لمحہ جس میں تباہی و بربادی عام ہوگی جس کے بعد مردوں کو قبروں سے اُٹھایا جائے گا۔

لیکن سورۃ الکھف کی یہ ایک غیر معمولی پیش گوئی بیان کرتی ہے کہ دُنیا میں اس بڑی جنگ کی وجہ ندیدے یاجوج و ماجوج کا ورلڈ آرڈر (ترتیب دُنیا) ہوگا اور گلوبلائزیشن (دُنیا کو قریب لانا) کا حیران کن تماشا ہوگا۔

ڈاکٹر تمام آدمی جو قرآن حکیم کے سائنسدان اور فلاسفر ہیں۔ وہ درحقیقت اپنے کام بے حد شعوری حس کے مالک ہیں اُن کی رائے یہ ہے کہ یاجوج و ماجوج کی جب رسی کھول دی جائے گی تو بعد ازاں وہ سمندری لہروں کی طرح ایک دوسرے میں ضم ہو جائیں گے اور ایک دوسرے کی مدد کریں گے۔

ایک لہر اگر ناکام ہو جاتی ہے تو دوسری لہر کامیاب ہو جاتی ہے اور بتاتی ہے کہ پہلے کیا کچھ ہو چکا ہے یاجوج و ماجوج تمام اقوام اور مذاہب میں سمندر کی لہروں کی مانند ایک کے بعد دوسری لہر کی طرح گزریں گے۔ پھر وہ سب لہریں ایک دوسرے میں گڈ مڈ ہو جائیں گی۔ جس طرح مظلوم اور کمزور قومیں دوسری قوموں میں ضم ہوگئیں اور گھل مل گئیں۔ اکثر نے نہایت سلیقے سے اس پر عمل کیا۔ لیکن یاجوج و ماجوج نے بعض لوگوں کو سوچی سمجھی سکیم کے تحت بے دینی کی طرف دھکیل دیا جس طرح لوہے کو پگھلانے کے لئے بھٹی میں ڈالتے ہیں۔

ایسا امریکہ میں ہوا جہاں مختلف نسلوں اور قوموں سے لوگ آئے۔ اکھٹے ہوئے اور پھر ایک دوسرے میں ضم ہوگئے۔ یوں تمام قوموں کی تباہی عمل میں آئی۔ (کتاب کے مصنف سے ذاتی

Marfat.com

خط وکتابت) بالآخراس آیت کا یہ بھی مطلب ہوسکتا ہے کہ ہولناک ایٹمی جنگ (Starwar) یاجوج و ماجوج کے درمیان ضرور ہوگی۔ جس کی وجہ سے زمین کا بیشتر حصہ بنجر ہو جائے گا اور ریگستان میں تبدیل ہوجائے گا۔ (دیکھئے قرآن حکیم۔سورۃ الکھف 8-18)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ یقیناً وقت مقررہ پر ہم اس زمین کو بنجر ریت میں تبدیل کر دیں گے پھر اس کے بعد دنیا کا خاتمہ شروع ہوجائے گا اور مردے زندہ ہو جائیں گے۔ درحقیقت اس آیت میں خاص طور پر واضح کیا گیا ہے یاجوج و ماجوج ایک دوسرے کے خلاف تلاطم خیز موجیں بن جائیں گے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یاجوج و ماجوج ورلڈ آرڈر (ترتیب دینا) کے دونوں کناروں پر متفق نہ ہوں گے اور ایک دوسرے کے خلاف نبرد آزما ہوں گے اور کوشش کریں گے کہ اس ورلڈ آرڈر کا صرف ایک ہی کنارہ ہو کیونکہ دجال کو ایک ہی کنارے والے ورلڈ آرڈر کی ضرورت ہے جس کو وہ آسانی سے کنٹرول میں رکھ سکتا ہے۔ اگر وہ دنیا پر حکمرانی کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے تو وہ ایسی جنگ شروع کرے گا جو حضرت اسرافیل علیہ السلام کے صور پھونکنے تک جاری رہے گی۔

وَّعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِّلْكٰفِرِيْنَ عَرْضًا ۙ

ترجمہ: اور اُس دن (جب یاجوج و ماجوج کے درمیان ہولناک جنگ ہوگی اور آسمان پر بے شمار نیوکلیر کے بادل ظاہر ہوں گے اور اُن سے دھواں ہر طرف پھیل جائے گا) (سورۃ الکھف 100)

ہمیں جہنم میں ڈال دیا جائے گا ان لوگوں کو دیکھنے کیلئے جنہوں نے پہلے سچ کو ماننے سے انکار کیا تھا۔

تبصرہ:

ان آیات سے واضح ہے کہ اُن جنگوں میں بے شمار لوگ ہلاک ہوں گے اور اس زمین کی بہت سی آبادی کم ہوجائے گی۔ ان ہلاک ہونے والے لوگوں میں زیادہ تعداد اُن کی ہوگی جنہوں نے اپنی آنکھوں سے دوزخ کی ہولناکی کو پھیلتے ہوئے دیکھا ہوگا۔

مسلمان جو اس دنیا میں رہ رہے ہیں۔ اُن کو تصدیق کے لئے مزید شواہد کی ضرورت نہیں ہے لہٰذا اُن مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اپنے آپ کو بے دین قسم کے بڑھتے ہوئے خیالات اور زوال

Marfat.com

پذیر معاشرے کے دھارے سے علیحدہ رکھیں۔ کیونکہ موجودہ معاشرہ ہولناک بربادی کی طرف جا رہا ہے اور اسی معاشرے اور دور میں یاجوج و ماجوج کے درمیان جنگ ہوگی۔

☆......☆......☆

الَّذِيْنَ كَانَتْ اَعْيُنُهُمْ فِيْ غِطَآءٍ عَنْ ذِكْرِيْ وَكَانُوْا لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ سَمْعًا

ترجمہ: (جن کی آنکھوں پر دنیا میں ہماری یاد سے (دین حق دیکھنے سے) پردہ پڑا ہوا ہے اور وہ سُن بھی نہ سکتے تھے) (سچائی کے الفاظ) (سورۃ الکھف 101)

تبصرہ:

اس آیت سے مراد یہ ہے کہ وہ لوگ جو بینائی رکھنے کے باوجود دیکھ نہیں سکتے۔ وہ کان رکھتے ہیں مگر سن نہیں سکتے دل رکھتے ہیں مگر ادراک سے محروم ہیں۔ ایسے لوگ دوسرے زمانے (قرن) کو شناخت کرنے کے قابل نہیں ہوں گے۔ نہ ہی وہ دنیا کے زوال اور بے دین دنیا کو پہچاننے کی سوجھ بوجھ رکھتے ہیں۔ حالانکہ وہ ایسی دنیا میں رہ رہے ہیں وہ دوسرے زمانے کو پہچاننے سے یکسر قاصر ہیں۔ جو قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔ (سورۃ الکھف 101-83)

یہ قرآن حکیم کے اوپر بیان کئے گئے میں سے ایک پیرا (حصہ) ہے (جس کے ساتھ ہمارا تبصرہ شامل ہے) اس کا تعلق اُن احادیث سے بھی ہے جن کا اس کتاب میں جگہ جگہ حوالہ دیا گیا ہے۔ جن سے ہم نے نہایت احتیاط سے یاجوج و ماجوج کی حیثیت کو اخذ کیا ہے۔

ہم نے اُن انسانوں کو دریافت کیا ہے جن کے دو دو چہرے ہیں۔ اور وہ تیزی سے اور پُھرتی سے حرکت کرتے ہیں۔ وہ غیر معمولی فوجی طاقت کے مالک ہیں لیکن وہ دوسروں کو دبانے اور نیچا دکھانے کے لئے طاقت استعمال کرتے ہیں۔ مگر ان بحرانی حالات میں قرآن حکیم میں اُن کی پہچان بہت واضح ہے کہ یاجوج و ماجوج ان لوگوں کی وطن واپسی کو ممکن بنا دیں گے جہاں سے مشیت ایزدی نے ان کو نکالا تھا۔ (برباد کر دیا تھا) وہ لوگ ایک دن واپس اپنے وطن لوٹیں گے اور اُس شہر کی ملکیت کا دعویٰ کریں گے۔ (سورۃ الانبیاء 96-95-21) جب کہ یاجوج و ماجوج قیامت کی نشانیوں میں سے بڑی نشانی ہیں اور اُن یاجوج و ماجوج کی رہائی بھی قیامت کی ایک نشانی ہے جس کا ذکر قرآن حکیم میں موجود ہے۔

Marfat.com

اُس کے بعد یوں ہوا کہ وہ شہر جس کو تباہ و برباد کر دیا گیا تھا۔ جہاں سے لوگوں کو نکال دیا گیا تھا۔ یاجوج و ماجوج نے ان لوگوں کو واپس لا کر آباد کرنے میں مدد کی۔ اس بات کا بھی تعلق قیامت کی نشانیوں میں سے ہے۔

اس کتاب کا سب سے اہم اور حساس وہ باب ہے جو روش کار سے متعلق ہے جس میں ہم نے قیامت کی نشانیوں کے موضوع کو نظام معانی کے ذریعے واضح کیا ہے۔ لہٰذا یاجوج و ماجوج کے متعلق قرآن کی آیات اور احادیث کی تشریح اور تفہیم کے لئے نظام معانی کا جاننا ضروری ہے۔

گذشتہ باب اصطلاحات کے لئے مخصوص تھا۔ ہم نے بحث کی تھی کہ قرآن مجید نے خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قیامت کے علم کا نام دیا ہے یا وہ ایسی کلید ہیں۔ جس کے ذریعے قیامت کے مضمون کو سمجھا جا سکتا ہے۔

کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو اُس شہر کے متعلق ہماری نشانیوں کی سختی سے تردید کرتے ہیں۔ جو ہم نے اپنی روش کار (methodology) کے اطلاق سے ثابت کیا ہے کہ وہ شہر یروشلم ہے۔ اسی طرح وہ لوگ یاجوج و ماجوج کو زبردست ایکٹر ماننے کے لئے بھی تیار نہیں ہیں۔ جنہوں نے بیت المقدس میں اسرائیلی ریاست کو بحال کیا۔ اس بڑھتے ہوئے دباؤ میں دھوکے باز اسرائیلی ریاست دنیا میں حکمرانی حاصل کرنا چاہتی ہے۔ مگر انہوں نے روشن اور واضح حقائق سے آنکھیں بند کر رکھی ہیں۔ جو بیت المقدس کی سرزمین میں ڈرامہ کھیلا جائے گا وہ ڈرامہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دنیا میں واپسی پر نقطہ عروج کو پہنچ جائے گا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اُس دنیا میں معجزانہ واپسی ہی ساعة کا علم ہے۔

قرآن پاک کی وضاحتیں ایسے شکی مزاج لوگوں کے لئے چیلنج ہیں جن میں بیان کیا گیا ہے کہ بیت المقدس کی سرزمین پر کھیلے گئے ڈرامے سے ایسی باتیں ظاہر ہوں گی جن کا قرآن حکیم میں ذکر موجود ہے۔ (قرآن حکیم۔ سورۃ النحل 89-66)

یاجوج و ماجوج انسان ہیں: (قرآن اور حدیث)

کیا یاجوج و ماجوج عجیب وغریب مخلوق ہیں جن کی عجیب شکلیں اور قد ہیں یا وہ عام انسانوں کی طرح ہیں؟ کیا وہ جن ہیں یا فرشتے کیا وہ انسان نہیں اور دجال کی طرح جھوٹے مسیح ہیں۔

یا وہ جن یا فرشتے نہیں بلکہ دجال کی طرح ایک دن انسان کی شکل میں ظاہر ہوں گے؟

Marfat.com

اس سوال کا جواب ہم قرآن پاک کے حوالے سے پیش کریں گے۔

سورۃ الکھف کی آیت نمبر 94 ہمیں خبردار کرتی ہے کہ انسانوں کی اس قوم نے اپنے علاقے میں یاجوج ماجوج کے فتنہ وفساد کی شکایت ذوالقرنین سے کی (جو خرابی اور تباہی پیدا کر رہی تھی) انہوں نے ذوالقرنین سے درخواست کی کہ وہ یاجوج ماجوج اور ان کے درمیان ایک دیوار تعمیر کردے تاکہ وہ ان کے فساد اور تباہی سے محفوظ رہیں۔

ذوالقرنین نے ان کے جواب میں لوہے کے ٹکڑوں سے دیوار تعمیر کردی، اس طرح وہ یاجوج وماجوج کو ان سے دور رکھنے میں کامیاب رہا۔

اسلامی ضابطہ اخلاق گناہ اور جرم میں امتیاز پیدا کرتا ہے، گناہ وہ ہے جس کی سزا اگلے جہاں میں ملے گی اور جرم وہ ہے جس کی سزا اس دنیا میں دی جاتی ہے۔ اسلامی تعزیرات میں فساد سے مراد ہے کہ جان بوجھ کر قتل کرنا، بنک کا سود (اس سے مارکیٹ تباہ ہوجاتی ہے)، ڈاکہ زنی، بھوک وافلاس، قحط، ویکسین (Vaccine) اور نشہ آور ادویات سے لوگوں میں زہر پھیلانا، بتوں کی زبردستی پوجا، (روحوں کی تباہی)، یہ تمام جرائم معاشرے کو تباہ کرسکتے ہیں۔ یہ فساد کو سزا سے باز رکھنے کا ایک نسخہ ہے جس میں جلاوطنی، ہاتھ پاؤں کا دوسری طرف سے کاٹنا اور پھانسی دینا شامل ہے۔

اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ يُّقَتَّلُوْٓا اَوْ يُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ۭ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ

ترجمہ: جو لوگ اللہ اور اُس کے رسول ﷺ سے لڑتے ہیں اور ملک میں فساد پھیلاتے پھرتے ہیں اُن کی یہی سزا ہے کہ قتل کئے جاویں یا سُولی پر چڑھا دیئے جاویں یا اُن کے ہاتھ پاؤں مخالف جانب سے کاٹ دیئے جائیں یا زمین پر سے نکال دیئے جاویں یا اُن کے لئے دُنیا میں سخت رسوائی ہے اُن کو آخرت میں عذاب عظیم ہوگا۔ (سورۃ المائدہ 33)

یہاں لفظ فساد استعمال کرنے سے یاجوج وماجوج کا رویہ ظاہر کرنا مقصود ہے۔ جس سے معلوم پڑتا ہے کہ وہ انسان ہیں۔ جو اپنے اعمال کے خود ذمہ دار نہیں۔ لیکن ایسا تب ہی ممکن ہوسکتا ہے جبکہ یاجوج وماجوج کو اپنی مرضی سے کام کرنے کا اختیار حاصل ہو۔ یوں وہ اپنے گناہوں کے لئے جوابدہ ہوسکتے ہیں۔

Marfat.com

فرشتوں کو اپنی مرضی پر اختیار حاصل نہیں ہے۔اس لئے وہ گناہ کے مرتکب نہیں ہوتے اس لئے وہ کہیں بھی فساد پیدا نہیں کر سکتے۔اور نہ ہی نظر نہ آنے والے فرشتوں کو مادہ سے بنی ہوئی دیوار کے پیچھے بند رکھا جاسکتا ہے۔البتہ جنوں کو اپنی مرضی پر اختیار حاصل ہے اس لئے وہ اپنے اعمال کے خود ذمہ دار ہیں۔جن انسانوں کی نظروں سے اوجھل ہیں۔اس لئے انسان اُن کو فساد برپا کرتے ہوئے دیکھ نہیں سکتے۔

علاوہ ازیں دکھائی نہ دینے والے جن بھی فرشتوں کی مانند ہمارے مقامات اور اوقات سے باہر رہتے ہیں۔اس لئے اُن کو مادے سے بنائی گئی دیوار کے پیچھے بند نہیں کیا جاسکتا۔اب صرف انسان ہی باقی رہ جاتا ہے جس کو اپنی مرضی پر اختیار حاصل ہے اور وہ اپنی مرضی سے گناہ کا مرتکب ہوسکتا ہے۔اس لئے صرف انسان ہی فساد پیدا کرسکتا ہے۔

علاوہ ازیں جنوں اور فرشتوں کے برعکس انسان کو مادے سے تعمیر کی گئی دیوار کے پیچھے بند رکھا جاسکتا ہے۔لہٰذا ان دلائل سے یہی نتیجہ برآمد ہوتا ہے اور جس سے کوئی مفر نہیں کہ یاجوج وماجوج انسان ہیں۔

جب ہم حدیث کی طرف رجوع کرتے ہیں تو وہ ہمارے مؤقف کی تائید کرتی ہوئی نظر آتی ہے اور ثابت کرتی ہے کہ یاجوج وماجوج انسان ہیں۔

حدیث ہے۔

ابواسعد الخذری بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

> قیامت کے دن اللہ تعالیٰ حضرت آدم علیہ السلام سے فرمائے گا کہ وہ اپنی اولاد میں سے اُن لوگوں کو چُن لیں جو دوزخ میں جلائے جائیں گے۔

حضرت آدم علیہ السلام پوچھیں گے۔اے اللہ! وہ کون لوگ ہیں اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ایک ہزار میں سے 999 لوگ دوزخ میں جائیں گے جبکہ صرف ایک شخص جنت میں جائے گا۔ یہ سُن کر لوگوں پر لرزہ طاری اور وہ پوچھنے لگے اے اللہ کے رسول ﷺ وہ جنتی ایک شخص کون ہے؟

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔فکر مند نہ ہو۔وہ 999 یاجوج وماجوج ہوں گے اور تم لوگ جنت میں جانے والے ایک ہوگے۔(تمہاری تعداد اُن کے مقابلے میں ایک ہزار میں سے ایک کے برابر ہوگی) (بخاری، مسلم)

Marfat.com

بے شک یاجوج و ماجوج حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں۔

(کنزالاعمال حدیث 2158)

مذکورہ بالا حدیث کے حوالے سے ثابت ہوتا ہے کہ یاجوج و ماجوج انسان ہیں جو حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں۔

اس کے علاوہ ایک اور حدیث قدسی ہے جو صحیح مسلم میں درج ہے جس میں اللہ تعالیٰ خود بیان فرماتا ہے کہ یاجوج و ماجوج اُس کے بندے ہیں۔

میں نے اپنے بندے (یاجوج و ماجوج) پیدا کیے ہیں۔ جو اس قدر طاقتور ہیں۔ کوئی انسان اُن کے ساتھ جنگ نہیں کرسکتا۔ (صحیح مسلم)

وہ اللہ کے بندے ہیں اور اُن میں جنگ لڑنے اور فوج کو شکست دینے کی صلاحیت ہے کیونکہ وہ انسان ہیں۔

ہمارا نتیجہ ان ٹھوس شواہد پر مبنی ہے۔ جو ہم نے قرآن حکیم اور احادیث دونوں سے اخذ کیے ہیں اور وہ یہ ہیں کہ یاجوج و ماجوج انسان ہیں۔

☆......☆......☆

وہ دو چہروں والے لوگ ہیں۔ وہ پُھرتی سے حرکت کرتے ہیں:

یاجوج و ماجوج دو ایسے نام ہیں۔ جو قرآن پاک میں استعمال ہوئے ہیں۔

ڈاکٹر تمام آدی جو قرآن پاک کی زبان اور معانی کے ماہر ہیں۔ انہوں نے کمال مہارت سے ایک نکتہ بیان کیا ہے کہ یاجوج و ماجوج دو الفاظ ہیں جن کا مادہ ء۔ج۔ج عربی ہے۔ جو گرائمر کے اعتبار سے فاعل ہے اور اس طرح ماجوج مفعول ہے۔

ان الفاظ سے اُن کے کردار کی خصوصیات ظاہر ہوتی ہیں اور معلوم ہوتا ہے کہ وہ دو چہروں والے لوگ ہیں اور اُن کا رویہ بھی جوار بھاٹا کی مانند اُتار چڑھاؤ کی مانند ہے۔

وہ حملہ کرتے ہیں اور قبضہ جماتے ہیں۔ (یاجوج) پھر کسی بہانے سے پیچھے ہٹ جاتے ہیں (ماجوج) وہ ظلم کرتے ہیں (یاجوج) پھر اور امن کے پجاری بن جاتے ہیں۔ (ماجوج)

وہ مذہبی لوگوں کا ڈھونگ رچاتے ہیں۔ (یاجوج) حقیقت میں وہ مذہب سے محروم اور بے دین ہیں (ماجوج)

Marfat.com

قرآن حکیم خود اس بات کو بڑی اہمیت دیتا ہے اور خبردار کرتا ہے کہ یہ واقعی دو چہرے والے لوگ ہیں۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ ۙ قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ۝ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ۝

ترجمہ: جب اُن سے کہا گیا ہے کہ زمین پر فساد نہ پھیلاؤ تو وہ جواب دیتے ہیں کہ ہم تو امن پسند لوگ ہیں۔ یاد رکھو بے شک یہی لوگ مفسد ہیں۔ لیکن وہ شعور نہیں رکھتے۔ (سورۃ البقرہ 12-11)

وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚ وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ ۙ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ۝

ترجمہ: جب وہ ایمان والوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے ہیں۔ (تمہاری طرح) اور جب خلوت میں جاتے ہیں اپنے شریر سرداروں کے پاس تو کہتے ہیں۔ بے شک ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ ہم تو صرف استہزا کیا کرتے ہیں۔ (سورۃ البقرہ 14)

گرائمر کے ماہرین نے بھی اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ یاجوج و ماجوج کے الفاظ عربی زبان ء۔ج۔ج یا ءج ءج سے ماخوذ ہیں جو گرائمر کے صیغہ یفعل اور مفعل کے برابر ہیں۔ ء ج ج کا مطلب ہے سنگدلانہ رویہ۔ آگ کے شعلے بھڑکانا۔ لیکن ء ج ج سے یہ بھی مراد ہے۔ اسری تیز چلنا (یاجوج) اس کے علاوہ ماجوج وہ لوگ ہیں۔ جن کی حرکات میں تیزی اور پھرتی ہے۔ احتجاج میں شدت جلد بازی ہے۔

جس طرح ہم دیکھتے ہیں کہ اولمپک کھیلوں میں کچھ لوگوں کے پاس بہت سے تمغے ہوتے ہیں اور وہ مستقل طور پر انسانیت سے نرم اور مخلص ہوتے ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی دیکھا گیا ہے آگ کے شعلے، حرکات میں تیزی، جلد بازی ہوتی ہے جب وہی لوگ ظلم وتشدد اور بربریت کی جنگ لڑتے ہیں۔ پھر دھوکے سے کامیاب ہو جاتے ہیں اور قبضہ جما لیتے ہیں اور زمین کے بیشتر حصے پر نئی آبادیاں قائم کر لیتے ہیں۔

شاید اس سے بھی زیادہ خطرناک اُن کا دو چہروں والا کھیل ہے اور اُن کا تمسخرانہ رویہ ہے جب وہ مذہبی لوگوں کے ساتھ ہوتے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ وہ بے دین لوگ ہیں۔ اُن کے

Marfat.com

برعکس لوگ سچے دین کے پیروکار ہیں اوراس کے مطابق پارسائی کی زندگی بسر کرتے ہیں یاجوج عربی زبان کے اعتبار سے صیغہ فاعل ہے اور ماجوج صیغہ مفعول ہے۔ بعد ازاں ان دونوں کے درمیان جنگ ہوگی جس میں یاجوج اپنے مقابل ماجوج پر غالب آجائیں گے۔

اس کتاب میں ہم کوشش کریں گے کہ موجودہ دور میں ان دونوں یعنی یاجوج و ماجوج کی شناخت کرائی جائے۔ ایسا کرنے میں ہم تاریخ کے ختم ہونے کی چند جھلکیاں بھی پیش کریں گے جب یاجوج اور ماجوج کے درمیان گھمسان کی جنگ ہوگی۔

☆......☆......☆

وہ غیر معمولی فوجی قوت ظاہر کرتے ہیں: (قرآن اور حدیث)

قرآن حکیم نے واضح طور پر ظاہر کر دیا ہے کہ یاجوج و ماجوج ایسے لوگ ہیں جو غیر معمولی فوجی قوت کے مالک ہیں۔ سورۃ الکھف کے ایک حصے میں وہ بیان موجود ہے جس میں ذوالقرنین کو اُن کے فساد کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ وہ لوگ بدقماش، شرارتی، ناانصاف اور ظالمانہ رویے کے مالک ہیں۔ ذوالقرنین سے درخواست کی گئی کہ وہ ایک ایسی دیوار تعمیر کر دے جو ادھر کے لوگوں کو یاجوج و ماجوج کی لوٹ مار اور قتل و غارت سے محفوظ رکھے۔

یہ درخواست اُس وقت ذوالقرنین سے کی گئی جب وہ مشرق و مغرب کا سفر کر چکا تھا۔ چنانچہ مغرب کے سفر کے دوران وہ اُن مبتلا لوگوں سے ملا۔ تو اُس نے اللہ تعالیٰ سے رجوع کیا وہ ان لوگوں کے ساتھ کیسا سلوک کرے؟

اللہ تعالیٰ نے اعلان فرمایا کہ وہ اُن لوگوں کو ان کے ظلم اور ناانصافی کی ضرور سزا دے گا۔ قرآن حکیم مزید بیان کرتا ہے کہ ذوالقرنین کو اللہ تعالیٰ کی تائید حاصل تھی۔ جس میں طاقت بھی شامل تھی۔ وہ جو بھی راستہ اختیار کرے مگر اُس کا فطری تقاضا یاجوج و ماجوج کو اُن کے ظلموں کی سزا دینا تھا۔

یہ حقیقت ہے کہ ذوالقرنین نے یاجوج و ماجوج کو سزا نہیں دی بلکہ وہ ان کے درمیان دیوار تعمیر کرنے پر رضامند ہو گیا۔ جس کی وجہ سے یاجوج و ماجوج کو اُس پار روکا جا سکتا تھا۔ اس حوالے سے ظاہر ہوتا ہے کہ یاجوج و ماجوج فوجی طاقت رکھتے تھے۔ جس کو ذوالقرنین تسخیر یا مغلوب نہ کر سکا تھا۔ جس کا واضح مفہوم یہ ہے کہ جب یاجوج و ماجوج اللہ تعالیٰ کی مرضی سے اس دنیا میں رہا کیے جائیں گے تو وہ بے مثال صلاحیتوں والی فوجی طاقت کے ذریعے دنیا کا کنٹرول سنبھال لیں گے۔

Marfat.com

اُن کی طاقت ایسی ہوگی کہ دنیا کے متحدہ ممالک کی فوجی طاقت اُن سے مقابلہ نہ کر سکے گی۔ یعنی اُن کے مقابلے میں دنیا کے ملکوں کی طاقت کم ہوگی۔

اللہ تعالیٰ نے یاجوج و ماجوج کی حیثیت کی تصدیق کی ہے۔ جو قرآن اور حدیث قدسی سے ظاہر ہوتی ہے اور وہ صحیح مسلم میں بھی درج ہے جس میں یاجوج و ماجوج سے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد موجود ہے۔

''میں نے اپنے ایسے بندے پیدا کئے ہیں جن کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔
مگر میں اُن پر جنگ مسلط کر سکتا ہوں۔'' (صحیح مسلم)

لہٰذا یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ جب یاجوج و ماجوج اللہ کی مرضی سے اِس دنیا میں رہا کیے جائیں گے تو حقیقتاً وہ دنیا میں ایسی طاقت ہوں گے کہ دنیا پر حکمرانی کریں گے۔ مخالفین کا کوئی گروہ اُن کا مقابلہ نہیں کر سکے گا اور دنیا کے لوگ یاجوج و ماجوج کے ورلڈ آرڈر (ترتیب دینا) میں اُن کی رعایا ہوں گے۔

☆......☆......☆

جبر کیلئے طاقت کا استعمال:

قرآن حکیم کی سورۃ الکھف میں ہمیں وضاحت سے بتایا گیا ہے کہ جب طاقت اللہ تعالیٰ پر ایمان کے ساتھ حاصل ہوتی ہے تو اُسے پھر کیسے استعمال کیا جاتا ہے۔ ذوالقرنین اللہ تعالیٰ پر اس حد تک یقین رکھتا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اُسے دنیا پر حکمرانی عطا فرمائی۔ اور اُسے اپنی حکمت سے ایسے ذرائع عطا کیئے جن کے ذریعے وہ جو چاہتا حاصل کر سکتا تھا۔ اللہ تعالیٰ خود اُس کا نام لے کر اس سے ہمکلام ہوا۔ اور اُسے اختیار دیا کہ اگر وہ چاہے تو اس طاقت سے اُن کو سزا دے سکتا ہے یا پھر کوئی اور شاندار اور رحمدلانہ طریقہ اختیار کر سکتا ہے۔ اسکی مرضی اور جواب کیلئے دیکھئے (سورۃ الکھف 18-87-88) جو بلاشبہ عزت و وقار پر مبنی جواب تھا۔

سورۃ الکھف میں ذوالقرنین کے طاقت استعمال کرنے سے متعلق دوبارہ وضاحت کی گئی ہے۔ جس کی دوسری مثال یوں پیش کی گئی ہے کہ

جہاں اُس نے اُن لوگوں کا مقابلہ کیا۔ جن کے پاس قدرتی آسمان کے سوا کوئی پناہ گاہ نہ تھی۔ اور سروں پر کوئی چھت نہ تھی۔

Marfat.com

ذوالقرنین کا جواب اُن کے انسانی حقوق کی عزت کرنا اور کسی شرط کے بغیر اُن کے حقوق کو تسلیم کرنا تھا۔ اُس نے بغیر کسی فائدے کے اُن کے قدیم طرز زندگی اُن کے علاقہ پر قبضہ جمانے کا کانوں سے ہیرے اور سونا نکالنے یا بحرۂ کیسپیئن کے تیل کے ذخائر پر قبضہ کرنے کی بجائے اُن کو اُسی حالت میں چھوڑ دیا جس حالت میں وہ رہتے تھے۔

لیکن ذوالقرنین کا نام استعمال کرتے ہوئے (جس کا مطلب ہے دو سینگ والا یا دو زمانوں والا) سورۃ الکھف میں اُسکی وضاحت ملتی ہے۔

ہماری رائے میں یہاں ذوالقرنین سے مراد دو (قرن) زمانے ہیں۔ اُن میں سے ایک کا ذکر سورۃ میں موجود ہے جبکہ دوسرا زمانہ وہ ہے۔ جو آنے والا ہے اور سورۃ میں اُسکی طرف اشارے ملتے ہیں۔ جس کے لئے ذوالقرنین کی اصطلاح استعمال کی گئی ہے۔ اس کا مطلب اُس وقت واضح ہوگا جب یاجوج و ماجوج اِس دنیا میں رہا کیے جائیں گے۔ اُس وقت دنیا دیکھے گی ایسی طاقت جس کی بنیاد اللہ تعالیٰ کی بجائے بے دینی اور اللہ کے بغیر معاشرے پر ہوگی۔ اُس وقت ذوالقرنین کے برعکس انداز سے طاقت استعمال کی جائے گی۔

اُس وقت طاقت ظالموں کو اُن کے ظلم و جبر کی سزا دینے کیلئے نہیں بلکہ اُن لوگوں پر ظلم وستم کرنے اور جبر کا نشانہ بنانے کے لئے طاقت استعمال کی جائے گی۔ جو اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے اور نیکی کی راہ پر چلنے والے ہوں گے۔

اُس وقت دنیا مشاہدہ کرے گی کہ خاص طور پر اسلام اور مذہب کے ماننے والوں پر جنگ مسلط کی جائے گی۔ دوسرے وہ لوگ جو طاقت کے مالک ہوں گے وہ انسانی حقوق کا ذرہ بھی خیال نہ رکھیں گے بلکہ وہ ظلم و جبر کو بڑھاوا دیں گے اور کمزور لوگوں کی طرف سے آنکھیں بند کر لیں گے۔ (جو پرانے انداز سے زندگی بسر کر رہے ہوں گے)

وہ ظالم لوگ سخت نا انصافی سے ہیرے، سونا، تیل اور پانی جیسے وسائل والے علاقوں کا محاصرہ کرلیں گے۔ اُن لوگوں یعنی یاجوج و ماجوج کا رویہ طوائف الملوکانہ، ظالمانہ اور قابضانہ ہوگا۔

☆......☆......☆

Marfat.com

وہ لوگوں کی اپنے گھروں کو واپسی ممکن بناتے ہیں:

ہمارے نزدیک قرآن حکیم کی سورۃ الانبیاء(96-95-21) میں یروشلم میں یہودیوں کی واپسی کا حوالہ موجود ہے اور اسرائیلی ریاست کی بحالی کے بارے میں وضاحت بھی ہے یا جوج و ماجوج کی حیثیت والے اس حصے میں (جس کو ہم نے نقش پا کہا ہے) جو قرآن حکیم کی سورۃ الانبیاء میں موجود ہے اُس میں سب سے زیادہ اہمیت والے وہ پاؤں کے نشانات ہیں جن سے یاجوج و ماجوج کی آسانی سے شناخت کی جاسکتی ہے۔

چنانچہ قرآن حکیم ایک حیران کُن خبر دیتا ہے کہ

اُس شہر کے لوگ (جس شہر کو اللہ تعالیٰ نے تباہ و برباد کر دیا تھا) کبھی بھی اپنے شہر میں واپس آنے کے قابل نہیں ہوں گے۔ (اللہ تعالیٰ نے اُن کو اُنکے شہر سے نکال دیا تھا اور ان کی واپسی پر پابندی عائد کر دی تھی) جب تک یاجوج و ماجوج رہا نہیں ہو جاتے۔ اس کے علاوہ چاروں طرف وہ پھیل نہیں جاتے اور دنیا کا مکمل کنٹرول سنبھال نہیں لیتے۔ اس وقت تک قیامت نہیں آئے گی اور یروشلم پر اُن کی ملکیت کا دعویٰ تسلیم نہیں کیا جاتا۔ قیامت برپا نہیں ہوگی ہم نے اپنی کتاب ''قرآن میں یروشلم'' میں بحث سے ثابت کیا تھا کہ یہ وہی یروشلم شہر ہے جہاں سے یہودیوں کو اللہ کے حکم سے نکالا گیا تھا اور ان کی واپسی پر پابندی عائد کر دی تھی۔

وَحَرَٰمٌ عَلَىٰ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَٰهَآ أَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُونَ ۝ حَتَّىٰٓ إِذَا فُتِحَتْ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَهُم مِّن كُلِّ حَدَبٍ يَنسِلُونَ ۝

اُس شہر پر پابندی لگا دی گئی (یروشلم) جس کو تباہ کر دیا گیا تھا (جس شہر کے لوگوں کو نکال دیا گیا تھا) کہ وہ (لوگ) کبھی واپس نہیں آسکتے تھے۔ (اپنے شہر کی ملکیت کا دعویٰ کرنے کے لئے) جب تک یاجوج و ماجوج رہا ہو نہیں جاتے اور ہر طرف پھیل نہیں جاتے۔ (اس طرح وہ دنیا کا کنٹرول سنبھال لیں گے اور یاجوج و ماجوج ورلڈ آرڈر (ترتیب دُنیا) قائم نہیں کر لیتے۔ (سورۃ الانبیاء96-95)

Marfat.com

قرآن حکیم کی ایک ایسی ہی آیت کی ڈرامائی مثال موجود ہے۔ جس کو صحیح طور پر صرف نظام معانی کی روش کار سے سمجھا جا سکتا ہے۔ وہ طریقہ یہ ہے کہ قرآن حکیم کے علاوہ دیگر ذرائع سے معلومات حاصل کر کے اُن کی مدد سے قرآن حکیم کی آیت کی توضیح وتشریح یوں کی جائے کہ آیت کے معانی واضح ہو جائیں۔

مثلاً یاجوج و ماجوج کے نقشِ قدم ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے قرآن پاک میں محفوظ رکھے ہوئے ہیں۔ جن کی شناخت بے حد اہمیت کی حامل ہے۔ جو مخالف نقش قدم احادیث میں موجود ہیں اُن پر قرآنی نقش قدم کو ترجیح دینا ہوگی۔

☆......☆......☆

انہوں نے انسانیت کو دنیا کے بے دینی کے برتن میں ڈھال لیا ہے:

قرآن حکیم کی سورۃ الکھف میں اللہ تعالیٰ کی وہ تنبیہ موجود ہے جو ذوالقرنین کو فرمائی تھی اور کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ ایک دن دیوار کو مسمار کر دیں گے۔ جو اُس نے لوہے کے بڑے بڑے ٹکڑوں سے تعمیر کی تھی۔ چنانچہ جب دیوار مسمار ہوگئی تو یاجوج و ماجوج اللہ کی مرضی سے دنیا میں آزاد ہو جائیں گے۔ تو پھر وہ تمام عالمی اقوام اور قبائل میں سمندر کی لہروں کی طرح ضم ہو جائیں گے۔

ان کے علاوہ وہ لوگ جنہوں نے دانائی سے انسانیت کی تعمیر کی اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کو محفوظ رکھا۔ ایسے نیک لوگ بھی یاجوج و ماجوج کے بے دین اور زوال پذیر پگھلتے ہوئے برتن میں ڈھل جائیں گے یعنی اُن کے رنگ میں رنگے جائیں گے۔

حدیث سے یہ بات بالکل واضح ہے کہ قیامت کے دن ایک ہزار انسانوں میں سے 999 یاجوج ماجوج ہوں گے اور وہ سب کے سب جہنم واصل ہوں گے۔

ابوسعد الخذری بیان کرتے ہیں کہ

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا۔

کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ اے آدم۔ جو حضرت آدم علیہ السلام جواب دیں گے۔ لبیک میرے آقا پھر اُس کے بعد آواز بلند ہوگی جو کہے گی

Marfat.com

اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم اپنی اولاد میں سے دوزخ کے لئے گناہگاروں کو پیش کرو۔

حضرت آدم علیہ السلام پوچھیں گے۔

میرے اللہ۔ دوزخ میں جھونکے جانے والے کتنے ہیں؟

تو اللہ تعالیٰ کہے گا۔ وہ ایک ہزار میں سے 999 ہیں۔

اُس وقت حاملہ عورتوں کے حمل گر جائیں گے۔ بچوں کے بال سفید ہوں گے تم انسانوں کو دیکھو گے کہ وہ بن پیئے بدمست ہوں گے لیکن اللہ تعالیٰ کی اذیت بے حد دردناک ہوگی۔ (قرآن۔ سورۃ الحج۔ ص 2-22)

جب رسول اکرم ﷺ نے یہ واقعہ بیان فرمایا تو لوگ اس قدر ڈر گئے کے اُن کے چہروں کے رنگ فق ہوگئے۔ پھر حضرت محمد ﷺ نے فرمایا:

کہ وہ 999 یاجوج و ماجوج ہوں گے اور ہزار میں سے ایک تم لوگ ہوگے۔ تم مسلمانوں (بے شمار لوگوں کے مقابلے میں تعداد میں بہت کم ہوگے) جس طرح سفید بیل کے کوئی کوئی کالا بال ہوتا ہے یا کالے بیل کے کوئی کوئی سفید بال ہوتا ہے۔ مجھے اُمید ہے کہ تم جنت کے لوگوں کا چوتھا حصہ ہوگے۔ یہ سُن کر سب لوگوں نے اللہ اکبر کا نعرہ مارا۔ تو پھر آپ ﷺ نے فرمایا۔ مجھے اُمید ہے کہ تم لوگ جنتیوں کا ایک تہائی حصہ ہوگے۔

اس پر پھر لوگوں نے کہا۔ اللہ اکبر۔

تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ مجھے اُمید ہے کہ تم جنت کے لوگوں کا نصف حصہ ہوگے پھر ہم سب نے نعرہ مارا۔ اللہ اکبر۔

دُنیا میں بہت ہی کم لوگ رہ جائیں گے (ایک ہزار سے ایک) جو یاجوج و ماجوج کے ظلم و جبر اور سخت آزمائشوں کا کامیابی سے مقابلہ کرسکیں گے۔ وہ اُس چوڑی کھونٹی کی طرح ہوں گے جو یاجوج و ماجوج کے گول سوراخ میں سما نہیں سکے گی۔ وہ وہی لوگ ہونگے جو رسول اللہ ﷺ کے اُسوہ حسنہ کی خلوص نیت سے پیروی کرتے رہے ہوں گے۔

☆......☆......☆

Marfat.com

ستاروں کی جنگ:

وہ یاجوج و ماجوج نہ صرف تربیت یافتہ فوجی طاقت رکھتے ہوں گے بلکہ اس کے علاوہ حدیث سے یہ بات واضح ہے کہ وہ جنگ میں "تیر" استعمال کرتے تھے اور وہ ایسی جنگ بھی لوگوں پر مسلط کر سکتے ہیں جس کو آج کل کی اصطلاح میں ستاروں کی جنگ (Star war) کا نام دیتے ہیں۔

بعد ازاں حضرت محمد ﷺ نے فرمایا۔

جو لوگ اس مجلس میں حاضر ہیں۔ اُن پر لازم ہے کہ میرا پیغام اُن لوگوں تک پہنچا دیں جو غیر حاضر ہیں۔

عین ممکن ہے کہ اُن میں کوئی میرے اس پیغام کو اُن لوگوں سے بھی اچھی طرح سمجھ لیں جو اس مجلس میں موجود ہیں اور جنہوں نے میرا پیغام سُنا ہے۔ (صحیح بخاری)

یاجوج و ماجوج چلتے سفر کرتے رہیں گے۔ یہاں تک وہ الخمر پہاڑ تک پہنچ جائیں گے اور یہ بیت المقدس کا پہاڑ ہے۔ اُس وقت وہ کہیں گے کہ ہم نے زمین پر رہنے والے سب لوگوں کو قتل کر دیا ہے۔ آؤ اب ہم اُن کو قتل کریں جو آسمان میں رہتے ہیں۔ چنانچہ وہ اپنے تیر آسمان کی طرف چلائیں گے جو واپس گر کر اُن کو ہی خون میں نہلا دیں گے۔ (صحیح مسلم)

☆......☆......☆

وہ ظلم و جبر میں عربوں کو نشانہ بنائیں گے:

ہمارے رسول مقبول ﷺ نے یاجوج و ماجوج کی بدفطرتی، برائیوں اور خصلتوں کو دیکھ کر فرمایا کہ یاجوج و ماجوج کا ظالمانہ اور مخاصمانہ رویہ خاص طور پر عربوں کے خلاف ہوگا۔ پھر آپ ﷺ کو الہام سے معلوم ہوا کہ جس دیوار کو ذوالقرنین نے تعمیر کیا تھا۔ اب اُس میں سوراخ ہو چکا ہے اور یاجوج و ماجوج نے اُس کے ذریعے دنیا میں آنا شروع کر دیا ہے یا پھر بہت جلد آنا شروع کر دیں گے۔

علاوہ ازیں جن معلومات کا آپ ﷺ پر انکشاف ہوا اُن کے نتیجے میں آپ ﷺ نے فرمایا:

"عربوں پر افسوس ہے"

Marfat.com

حضرت زینب بنت جحش بیان کرتی ہیں کہ

ایک دفعہ اللہ کے رسول حضرت محمد ﷺ میرے گھر تشریف لائے۔ اُس وقت آپ خوف زدہ تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ ''اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں'' افسوس۔ اللہ تعالیٰ اُن کو (عرب کے لوگوں کو) بڑی مصیبت سے بچائے جو اُن کے قریب پہنچ چکی ہے۔ یاجوج وماجوج کی دیوار میں اس قدر سوراخ ہو چکا ہے۔

آپ ﷺ نے شہادت کی اُنگلی اور انگوٹھے کو ملا کر دائرہ بنایا۔

حضرت زینب بنت جحش نے عرض کیا۔

اے اللہ کے رسول ﷺ جبکہ ہمارے درمیان مذہبی اور راست باز لوگ موجود ہیں تو کیا پھر بھی ہم برباد ہو جائیں گے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ہاں

یہ مصیبت اور تباہی اُس وقت آئے گی جب دنیا میں برائیاں بڑھ جائیں گی (غلط کام، بے عزتی، بے قدری، جنسی بے راہ روی وغیرہ دنیا پر چھا جائے گی)

اس طرح سے ظاہر ہوتا ہے کہ عربوں پر اُن کا نہ صرف سیاسی، معاشی اور فوجی غلبہ ہوگا۔ بلکہ ہر کام میں جنسیت، گھٹیا پن، کینہ پروری اور خباثت پیدا ہو جائے گی۔ (صحیح بخاری)

یاجوج وماجوج اُس وقت عربوں کو خاص اذیت اور غلبے کا نشانہ بنائیں گے اور وہ حج کے متعلق اور اسلامی سلطنت کے خلیفہ کے بارے میں نہایت بدشگون اور منحوس خیالات رکھتے ہوں گے۔ عرب کے لوگ اُن کے شدید حملوں سے محفوظ نہ رہ سکیں گے۔ اور نہ ہی وہ اُس وقت تک حج کو صحیح انداز میں بحال کرا سکیں گے اور نہ ہی وہ سُنّی اسلامی خلافت کو دوبارہ قائم کر سکیں جب تک یاجوج و ماجوج کا ورلڈ آرڈر (ترتیب دنیا) قائم رہے گا۔

عربوں کی سخت اذیت اور مغلوبیت میں نسلی حیثیت، بدنامی اور نحوست بھی شامل ہوگی لہٰذا عرب کے انسانوں کے دماغوں کو کوری سلیٹ کی طرح صاف کر کے اُن پر بے عزتی، بے قدری اور رُسوائی لکھ دی جائے گی۔

☆......☆......☆

Marfat.com

کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی واپسی اور دجال کے قتل کے بعد یاجوج و ماجوج بھیجے جائیں گے؟

یہ اُس حالت میں ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اپنی حکمت سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر یہ الفاظ منکشف کرے گا۔

> ''میں اپنے بندوں میں سے اُن لوگوں کو سامنے لایا ہوں جن کے ساتھ کسی کو جنگ کرنے کی ہمت نہیں ہے۔ تم اپنے لوگوں کو حفاظت سے پہاڑ پر لے جاؤ۔ پھر (تاریخ کے اُس زمانے میں جو اُن واقعات کی طرف لے جائے گا) اللہ تعالیٰ یاجوج و ماجوج کو بھیجے گا (یہ ضروری نہیں کہ یاجوج و ماجوج کی رسی کھول دی جائے گی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دنیا میں واپسی کے بعد) یاجوج و ماجوج دنیا میں ہر طرف پھیل جائیں گے اور فائدہ دینے والی جگہوں یا مقامات پر قابض ہو جائیں گے۔ اُن میں سے پہلا شخص تبریاس جھیل کے پاس سے گزرے گا۔ (گلیلی سمندر) اور وہ اُس میں سے پانی پیئے گا۔ پھر جب اُن میں سے آخری آدمی وہاں سے گزرے گا۔ وہ کہے گا یہاں کسی وقت پانی ہوا کرتا تھا (یعنی گلیلی سمندر خشک ہو جائے گا) (صحیح مسلم)

اس حدیث کو تمام دنیا کے لوگ سمجھتے ہیں جس کا مفہوم یہ ہے کہ دنیا میں یاجوج و ماجوج کی رہائی اُس وقت تک ممکن نہیں ہو سکتی۔ جب تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دنیا میں واپسی نہیں ہوتی اور وہ دجال کو قتل نہیں کر دیتے۔

اس کتاب میں ہم اس قسم کی خام روش کار کے استعمال کو مسترد کرتے ہیں جو صرف ایک ہی حدیث پر مرکوز ہو۔ اور اس انداز سے پیش کی گئی ہو۔ جو اُن تمام شہادتوں کی نفی کرتی ہو جن قرآن و احادیث سے استنباط کیا گیا ہو۔

☆......☆......☆

Marfat.com

وہ پانی زیادہ استعمال کرتے ہیں:

قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے کہ اُس نے ہر ذی روح کو پانی سے پیدا فرمایا۔ (سورۃ الانبیاء 30-21) گویا پانی کو ماں کی حیثیت حاصل ہے۔جس نے ہر ذی روح اور انسان کو بھی جنم دیا۔

قرآن حکیم مزید بیان کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا عرش (جہاں سے وہ تمام مخلوق کو کنٹرول کرتا ہے) بھی پانی پر قائم ہے۔(سورۃ ہُود 17-11)

اس اعتبار سے تمام مخلوق میں پانی کی حیثیت منفرد ہے۔

چنانچہ مذہبی زندگی میں پانی کی عزت و توقیر پر زیادہ زور دیا گیا ہے اور اس کے زیادہ استعمال کرنے اور ضائع کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

لیکن حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کی حدیث مبارکہ سے جو حیثیت یاجوج و ماجوج کی اُبھرتی ہے اُس سے پتہ چلتا ہے کہ وہ لوگ پانی کا بے دریغ اور احمقانہ استعمال کرتے ہیں۔ یہاں تک بیت المقدس کا سمندر گلیلی حقیقت میں خشک ہو جائے گا۔

تاہم وہ لوگ اپنی تباہی کے خود ہی لکھنے والے ہوں گے۔

☆......☆......☆

حدیث ہے کہ یاجوج و ماجوج سے جب پہلا شخص تبریاس جھیل کے پاس سے گزرے گا اور وہ اُس میں سے پانی پیئے گا اور جب اُن میں سے آخری آدمی وہاں سے گزرے گا کہے گا ''یہاں کبھی پانی ہوتا تھا''۔

(اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ پانی کے اس بے دریغ استعمال کے مقابلے میں قدرت اُس قدر پانی دوبارہ بھرنے سے قاصر ہوگی۔ پھر آہستہ آہستہ جھیل کے پانی کی سطح نیچے اُترتی جائے گی۔ یہاں تک کہ وہ جھیل ایک دن خشک ہو جائے گی)۔(صحیح مسلم)

وہ (یاجوج و ماجوج) دنیا کا اس قدر پانی پئیں گے (یا استعمال کریں گے) کہ جب اُن میں سے کچھ لوگ اس ندی کے پاس سے گزریں گے اور اس ندی کا سارا پانی پی لیں گے اور اُسے خشک کر دیں گے۔(کنز الاعمال نمبر 2157)

Marfat.com

علاوہ ازیں وہ فساد پیدا کریں گے اور اُن سے دنیا میں بدامنی اور تباہی کی بھی توقع کی جاسکتی ہے۔ وہ دنیا میں صرف پانی کے وسائل بلکہ پانی کی حرمت پر بھی حملہ کریں گے۔

اس سے بدشگونی یہ ہے کہ وہ سنت کے خلاف کام کریں گے۔ جبکہ سنت یہ ہے کہ پانی کی حرمت کے ساتھ ساتھ پانی کی مقدار اور صاف وشفاف رکھنے کے لئے بھی احتیاط سے کام لو کیونکہ پانی وضو اور غسل کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

☆......☆......☆

یاجوج وماجوج اور گلیلی سمندر:

مذکورہ بالا حدیث میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے وہ گلیلی سمندر کے پانی کی سطح مسلسل نیچے جا رہی ہے یہاں تک کہ ایک دن وہ خشک ہو جائے گا۔ یہ اس بات کی شہادت ہے کہ یہ یاجوج وماجوج کا مسلسل راستہ ہے جو یروشلم کے بڑے جشن کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

جو علماء اس موضوع کے بارے میں علم رکھتے ہیں وہ یاجوج وماجوج کی حیثیت پر ناقدانہ نظر ڈالنا بھول جاتے ہیں جو گلیلی سمندر کی سطح آب سے تعلق رکھتی ہے۔ چنانچہ ایسے علماء سخت غلطی کے مرتکب ہو رہے ہیں۔

وہ خود بے دین اور گناہگار ہیں اس لئے بیشتر لوگوں کو اپنے ساتھ دوزخ میں لے جائیں گے:

ابو اسعد الخذری سے ایک حدیث مروی ہے جو صحیح امام بخاری میں درج ہے اس میں حدیث قدسی بھی شامل ہے۔ کہ (اللہ تعالیٰ کا براہ راست فرمان)

انسانیت میں سے یاجوج وماجوج ایک ہزار لوگوں میں سے 999 کو اہل یاجوج وماجوج (گھر کے افراد) میں تبدیل کرلیں گے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ تمام لوگ جہنم میں داخل ہو جائیں گے۔ جس کا یقیناً مطلب یہ ہے کہ یاجوج وماجوج کا طرز زندگی بے دین اور گناہوں سے بھرپور ہوگا جو سب کو دوزخ میں لے جائے گا اور دوزخ بہت بُرا ٹھکانہ ہے۔

Marfat.com

اُن کا مقصد حج کو روکنا ہے:

صحیح بخاری میں ایک حدیث درج ہے۔ جس کا تعلق یاجوج و ماجوج کے حج کے فریضے کو روکنے سے ہے۔

ابوسعد الخذری بیان کرتے ہیں کہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ کہ یاجوج و ماجوج کے رہا ہونے کے بعد بھی خانہ کعبہ میں لوگ حج اور عمرہ ادا کرتے رہیں گے۔ لیکن اُس وقت قیامت نہیں آئے گی۔ جب تک حج بند نہیں ہوجاتا۔

باالفاظ دیگر جب حج کرنے پر پابندی لگا دی جائے گی پھر یاجوج و ماجوج کی دُنیا میں رہائی کے بارے میں انکار کرنا کسی بھی مسلم کے لئے ممکن نہ ہوگا۔ یعنی اُسے تسلیم کرنا پڑے گا کہ یاجوج وماجوج رہا ہو چکے ہیں۔

اس کتاب کے مصنف کا خیال ہے کہ حج کا فریضہ ادا کرنا اُس وقت مکمل طور پر بند ہوجائے گا جب اسرائیل جنگ شروع کرے گا اور اُس علاقے پر قبضہ جمانے کی کوشش کرے گا جو دریائے مصر اور دریائے فرات کے درمیان موجود ہے۔

توریت کے پہلے بات (15-18) میں لکھا ہے کہ

> ایک دن اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ ایک معاہدہ کیا کہ میں تمہاری اولاد کو دریائے مصر سے لے کر دریائے فرات تک کی زمین (علاقہ) عطا کرتا ہوں۔

اب کسی وقت بھی اسرائیل کی جنگ چھڑ سکتی ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی واپسی سے پہلے یہ جنگ ضرور شروع ہو چکی ہوگی۔ یاجوج و ماجوج کی دنیا میں اہمیت وحیثیت ظاہر ہونے کے لئے ہمیں زیادہ دیر تک انتظار نہیں کرنا پڑے گا۔

اس معاملے میں وہ نقاد کیوں خاموش ہیں جو ہمارے اس نظریئے کی مخالفت کرتے ہیں کہ دنیا میں یاجوج وماجوج رہا ہو چکے ہیں۔

وہ اپنی ضد پر اڑے ہوئے ہیں اور کہتے ہیں کہ یاجوج وماجوج ابھی رہا نہیں ہوئے۔

Marfat.com

Marfat.com

باب (5)

یاجوج وماجوج کی شناخت

Marfat.com

یاجوج وماجوج کی شناخت

یاجوج اینگلوامریکن ہیں جن کا اسرائیل اتحادی ہے اور ماجوج روس ہے۔

اس کتاب میں یہ باب بے حد اہمیت کا حامل ہے۔ چنانچہ ہمیں محتاط انداز سے آگے بڑھنے کی ضرورت ہے خاص طور پر اُس وقت جب ہم یاجوج و ماجوج کی شناخت کے لئے موروثی حدود کا جائزہ لیں گے۔

سب سے پہلے ہمیں اُس علاقے کا جغرافیائی جائیزہ لینا ہوگا جس علاقے میں یاجوج و ماجوج اُس وقت رہتے تھے۔ جب ذوالقرنین نے وہاں دیوار تعمیر کر کے اُن کو وہاں ہی روک دیا تھا۔

ہماری خوش قسمتی ہے کہ قرآن پاک اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی احادیث نے مکمل جغرافیائی معلومات بہم پہنچادی ہیں اور ایسی ایسی وضاحتیں پیش کی ہیں جن کی مدد سے ہم دونوں خطوں اور علاقوں کو شناخت کر سکتے ہیں۔ ایک وہ علاقہ جہاں ذوالقرنین نے سفر اختیار کیا اور دوسرے وہ خاص مقام جہاں اُس نے لوہے کی دیوار تعمیر کی تھی۔

سب سے پہلے ہم اُس علاقے پر اپنی توجہ مرکوز کرتے ہیں جو بیت المقدس میں واقع ہے اور جس کے متعلق ہم نے اس کتاب کے گذشتہ اوراق میں حضرت محمد ﷺ کی حدیث مبارکہ کا حوالہ پیش کیا تھا۔

اس حدیث مبارکہ سے پتہ چلتا ہے کہ یاجوج و ماجوج یروشلم جاتے ہوئے گلیلی سمندر کے قریب سے گزرے تھے۔ اور گلیلی سمندر یروشلم کے شمال میں واقع ہے اس موقع پر موضوع سے متعلقہ دو احادیث ہیں۔

نمبر 1: یہ ایسی حالت میں ہوگا کہ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر یہ الفاظ منکشف کرے گا۔
''میں اپنے بندوں میں سے اُن لوگوں کو سامنے لے آیا ہوں جن کے مقابلے میں کوئی جنگ نہیں لڑ سکتا تم ان لوگوں کی حفاظت کے ساتھ پہاڑ کی طرف لے جاؤ (تاریخ کے اُس دور میں واقعات کی طرف لے جائے گا) اللہ تعالیٰ یاجوج و ماجوج کو بھیجے گا یا اُٹھائے گا۔ (اس سے یہ مراد لینا ضروری نہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دنیا میں واپسی کے بعد

Marfat.com

یاجوج و ماجوج ضرور رہا ہو جائیں گے اور ان کی رسی کھول دی جائے گی) پھر وہ ہر سمت میں پھیل جائیں گے اور ہر فائدہ مند مقام پر قبضہ جمالیں گے۔

ان میں سے پہلا شخص تبریاس جھیل کے پاس سے گزرے گا (گلیلی سمندر) وہ اُس میں سے پانی پیئے گا لیکن جب اُن میں سے آخری آدمی وہاں سے گزرے گا تو وہ کہے گا کہ یہاں کبھی کسی زمانے میں پانی ہوا کرتا تھا۔ (دونوں واقعات کے درمیان لمبا عرصہ ہو سکتا ہے) پھر یاجوج و ماجوج چلتے رہیں گے یہاں تک وہ الخمر (Al Khamr) پہاڑ پر پہنچ جائیں گے اور (صحیح مسلم) وہ بیت المقدس (یروشلم) کا ایک پہاڑ ہے۔ (صحیح مسلم)

اب ہمیں اس بیت المقدس کے شمالی علاقے کو تلاش کرنا چاہیے جہاں گلیلی سمندر موجود ہے جس کا ذکر ذوالقرنین کے مغرب کی طرف سے سفر کرنے کے حوالے سے قرآن حکیم میں ملتا ہے۔

یہ پانی کا بے حد وسیع سمندر ہے اور اُس وقت ذوالقرنین کیلئے اُسے عبور کرنا اور مغرب کی طرف سفر جاری رکھنا بے حد مشکل تھا اور یہ غیر معمولی کالے سیاہ رنگ کا سمندر تھا۔

قرآن حکیم میں ارشاد ہے۔

حَتّٰٓی اِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِیْ عَیْنٍ حَمِئَةٍ وَّوَجَدَ عِنْدَهَا قَوْمًا ۗ قُلْنَا یٰذَا الْقَرْنَیْنِ اِمَّآ اَنْ تُعَذِّبَ وَاِمَّآ اَنْ تَتَّخِذَ فِیْهِمْ حُسْنًا ۝ (سورۃ الکھف 86)

(اُس نے سفر کیا) یہاں تک کہ وہ اُس جگہ آیا (زمین) جہاں سورج غروب ہوتا ہے کیونکہ اُس سے آگے کوئی زمین نہیں تھی اور ایسے لگتا تھا جیسے زمین کا آخری کنارہ ہو۔ اُس نے دیکھا کہ سورج اندھیرے میں غروب ہو رہا تھا وہ سیاہ سمندر تھا۔ اُس کے قریب اُسے کچھ لوگ ملے ہم نے کہا اے ذوالقرنین (تمہیں اختیار حاصل ہے کہ ان لوگوں کو سزا دو یا نرمی سے پیش آؤ) ذوالقرنین نے مشرق کی طرف سے سفر کیا اور اُسے ایک اور سمندر نظر آیا۔ اگر ہم دونوں سفروں کی قرآن پاک کے حوالے سے وضاحت کریں تو اُس نے مشرق میں اُس مقام تک سفر اختیار کیا جہاں سے سورج طلوع ہوتا تھا۔

جیسا کہ مدینہ کے یہودی عالم نے بتایا کہ اُس نے زمین کے ایک سرے سے لے کر دوسرے تک سفر کیا تھا۔

یہاں کچھ ایسے سوالات ہیں جو یہودی عالم نے پوچھے تھے۔ جس کا ذکر میں نے اپنی

Marfat.com

کتاب Surahalkahf and Modern Age کے باب (The Historical Background to the Revelation of Surahalkahf) میں کیا ہے۔ جن کو میرے ویب سائیٹ سے www.imranhosein.org سے نقل کیا جاسکتا ہے۔

وہ سوال کچھ اس طرح سے ہیں۔

نمبر1: اُن سے پوچھیں:

اُن جوانوں کے ساتھ کیا ہوا جو قدیم زمانے میں غائب ہو گئے تھے اُن کی نہایت ہی شاندار کہانی ہے۔

نمبر2: اُن سے پوچھیں:

اُس عظیم مسافر کے بارے میں بتایئے جس نے مشرق اور مغرب میں زمین کے دونوں سروں تک سفر اختیار کیا؟

نمبر3: اُن سے پوچھیں:

روح کیا ہے؟

اگر وہ تمہیں جواب دے سکتے ہیں تو پھر اُن کی تقلید کرو کیونکہ وہ پیغمبر ہیں اور اگر وہ جواب نہیں دے سکتے پھر وہ جعلساز ہیں۔ پھر تم جو چاہو اُن سے سلوک کرو۔

ابن اسحٰق۔ سیرتِ رسول اللہ

مترجم اے گلیلوم (A. Guillaume)۔ آکسفورڈ یونیورسٹی پریس کراچی 1967

یہاں ذوالقرنین کے مشرق کی جانب سفر کے بارے میں قرآن پاک سے تفصیل پیش کی جاتی ہے۔

حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلٰى قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَلْ لَّهُمْ مِّنْ دُوْنِهَا سِتْرًا ۙ

ترجمہ: یہاں تک کہ جب (مسافت قطع کر کے) طلوع آفتاب کے موقع پر پہنچے تو آفتاب کو ایک ایسی قوم پر طلوع ہوتے دیکھا جن کے لئے ہم نے آفتاب کے اوپر کوئی آڑ نہیں رکھی۔ (شاید دھوپ سے بچنے کیلئے موسم، ماحول اور آلودگی وغیرہ سے) (سورۃ الکھف 90)

زمین کے جس پھیلاؤ کو ہم دیکھ رہے ہیں وہ مشرق اور مغرب میں صرف دو بڑے سمندروں سے محدود نہیں ہے بلکہ جغرافیائی اعتبار سے ایسے پہاڑی سلسلے سے گھرا ہوا ہے جن کو عبور کرنا

Marfat.com

بے حد دشوار ہے۔

ہمیں ضرورت ہے کہ ایسے پہاڑی سلسلے کو تلاش کریں جو ایک ساحل سمندر سے لے کر دوسرے ساحل سمندر تک ایک دوسرے سے جُڑے ہوئے اور پھیلے ہوئے ہیں۔

اس طرح ہم اُس دیوار کی تعمیر کو تسلیم کر سکتے ہیں۔ جو لوہے کے بڑے بڑے ٹکڑوں سے بنائی گئی تھی۔ اُس جگہ جہاں دو پہاڑوں کے درمیان گزرنے کے لئے واحد راستہ تھا۔ جس کو پہاڑی سلسلے میں راہزنوں لٹیروں قبائل کے درمیان مؤثر انداز میں بند کیا جاسکتا تھا۔

فَمَا اسْطَاعُوْٓا اَنْ يَّظْهَرُوْهُ وَمَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا۝ (سورۃ الکھف 97)

ترجمہ: سونہ تو یاجوج و ماجوج اس پر چڑھ سکتے تھے اور غایت استحکام کے باعث نہ اُس میں نقب دے سکتے تھے (اس کی کھدائی کر کے) اُن کے پاس دو اختیار تھے اور دیوار کی تعمیر اللہ کی مہربانی تھی اس طرح وہ قوم یاجوج و ماجوج کے ظلم لوٹ مار سے محفوظ ہو گئے)

ذوالقرنین نے اُس دیوار کے لئے عربی لفظ ردم استعمال کیا جس کو وہ تعمیر کرنے والا تھا جبکہ عربی لفظ سد کا مطلب ہے رکاوٹ اور ردم لفظ کا مطلب ہے ایسی تعمیر جو خلاء کو پُر کرتی ہے جس طرح ڈیم تعمیر کیا جاتا ہے۔

آیئے ہم اس بات کو دہراتے ہیں ہمیں بیت المقدس کے شمالی علاقے کے جغرافیائی حالات کو ضرور دیکھنا چاہیے جس کے مشرق اور مغرب دونوں اطراف میں بڑے بڑے سمندر ہیں، مغربی سمندر کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ کالا سیاہ ہے۔ ان دونوں سمندروں کے درمیان سخت چٹیل دشوار گزار پہاڑی سلسلہ ہے اور ان پہاڑوں کے درمیان ایک ہی خلا یعنی درہ ہے جو شمالاً جنوباً اور جنوباً شمالاً گزرگاہ ہے۔

قرآن حکیم نے ان پہاڑوں کی دونوں اطراف کو بیان فرمایا ہے۔ یہ درہ آگے چل کر سمندری سیپ کی سی شکل اختیار کر لیتا ہے جو دونوں طرف سے کھلی ہو اور نیچے سے آپس میں جڑی ہوئی اور اوپر جا کر علیحدہ ہو جاتی ہو۔

Marfat.com

اٰتُوۡنِیۡ زُبَرَ الۡحَدِیۡدِ ؕ حَتّٰۤی اِذَا سَاوٰی بَیۡنَ الصَّدَفَیۡنِ قَالَ انۡفُخُوۡا ؕ حَتّٰۤی اِذَا جَعَلَہٗ نَارًا ۙ قَالَ اٰتُوۡنِیۡۤ اُفۡرِغۡ عَلَیۡہِ قِطۡرًا ﴿ؕ۹۶﴾

ترجمہ: اچھا تم لوگ میرے پاس لوہے کی چادریں لاؤ یہاں تک کہ جب (درے ملاتے ملاتے) اُن کے دونوں سروں کے (بیچ کے خلاء) کو برابر کر دیا تو حکم دیا کہ دھونکو (دھونکنا شروع ہوگئے) یہاں تک جب اسکو لال انگارہ کر دیا تو اُس وقت حکم دیا کہ اب میرے پاس پگھلا ہوا تانبہ لاؤ اور اس پر ڈال دو۔ (سورۃ الکھف 96)

جب ہم بیت المقدس کی سرزمین کے شمال میں پانی کے بہت بڑے ذخیرے کو تلاش کرتے ہیں تو ہم فوراً ہی بحرہ روم اور سمندر کے مشرقی حصہ سے علیحدہ ہو جاتے ہیں اور وہ اوپر بیان کی گئی وضاحت کے مطابق نہیں ہیں اور اس کا ممکنہ جواب یہ رہ جاتا ہے جو ہر قسم کی وضاحت کے مطابق ہے۔

بحیرۂ روم کے شمال میں بحر اسود ہے اُس کا نام بحر اسود اسلئے ہے کہ یہ غیر معمولی گہرا سمندر ہے اسلئے اُس کا رنگ سیاہ ہے۔ بحر روم کی بجائے اگر شمال کی طرف آگے جائیں تو بہت کم شور اور نمکیات ہیں۔ جن کی وجہ سے کالا رنگ زیادہ نمایاں ہو جاتا ہے۔ چنانچہ بحر روم کے مقابلے میں بحیرۂ اسود کے پانی کے اندر کچھ نظر نہیں آتا۔ جبکہ بحر روم کے پانی کے اندر بھی دکھائی دیتا ہے۔ بحیرۂ اسود کی سیٹلائٹ کے ذریعے لی گئی فوٹو میں کالا رنگ نمایاں ہے لہٰذا اب یہ بات واضح ہوگئی ہے کہ ذوالقرنین نے مغرب کی طرف سفر کرتے ہوئے جس سمندر کو دیکھا تھا وہ بحر اسود کے علاوہ اور کوئی سمندر نہ تھا۔

Marfat.com

نقشہ 1: بحیرۂ اسود کی سیٹلائٹ سے لی گئی تصویر

Marfat.com

چنانچہ ہم نے مکمل طور پر شناخت کر لی ہے کہ ذوالقرنین نے مغرب کی طرف سفر کرتے ہوئے جب زمین کے کنارے پر پہنچا تو اُس نے بحر اسود دیکھا اور پھر ظاہر ہے کہ اُس کے دائیں طرف بحر کسپیئن واقع ہے۔

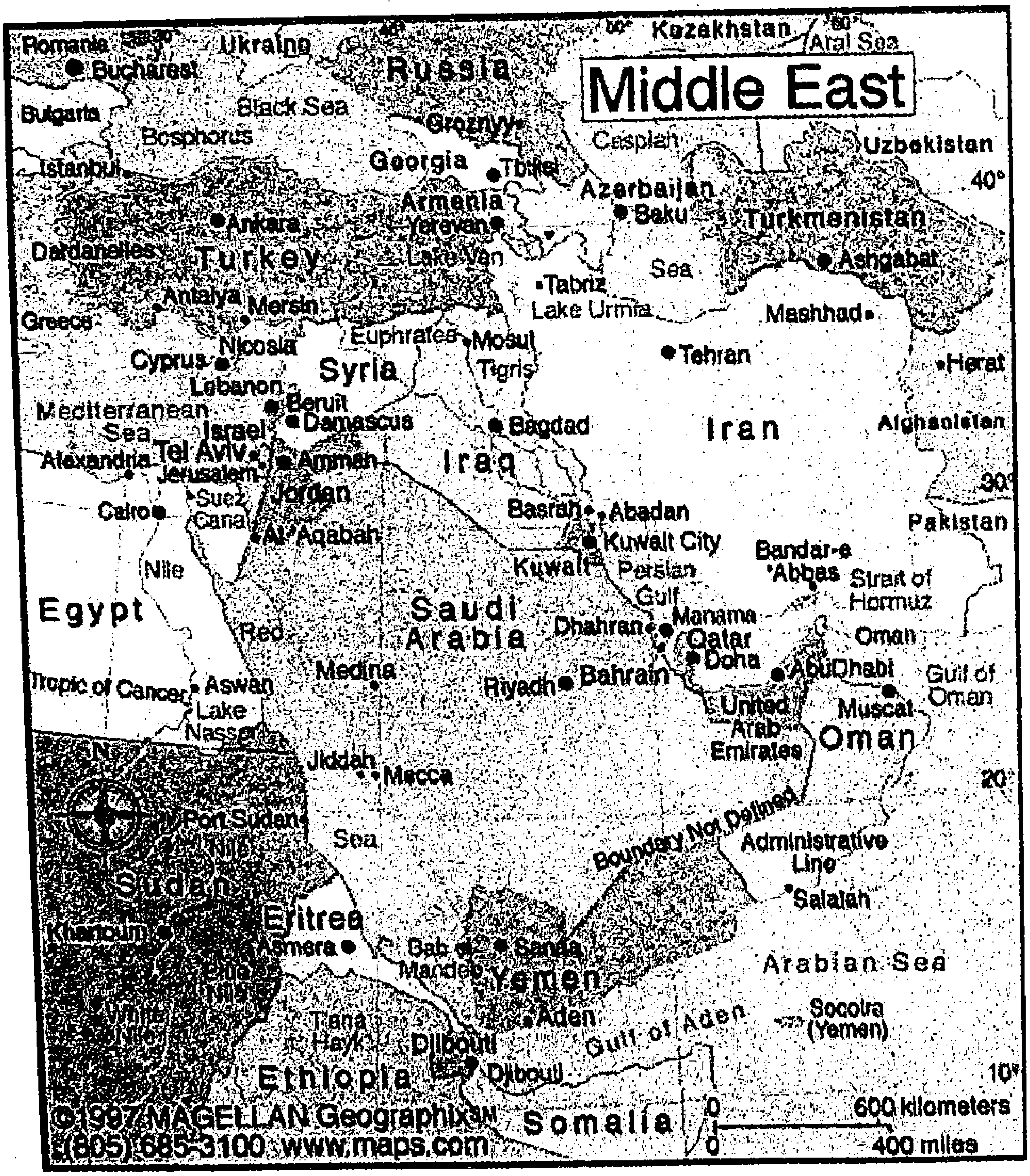

نقشہ 2: بحیرہ اسود اور بحیرہ کسپیئن اور اس کے اردگرد علاقوں کا نقشہ

Marfat.com

چنانچہ بحر اسود اور بحر کیسپین کے درمیان کا کیشیا پہاڑ ہیں اور یہ پہاڑی سلسلہ ایک سمندر سے دوسرے سمندر تک پھیلا ہوا ہے۔ جو یورپ اور ایشیاء کے درمیان سرحد کا کام دیتا ہے۔

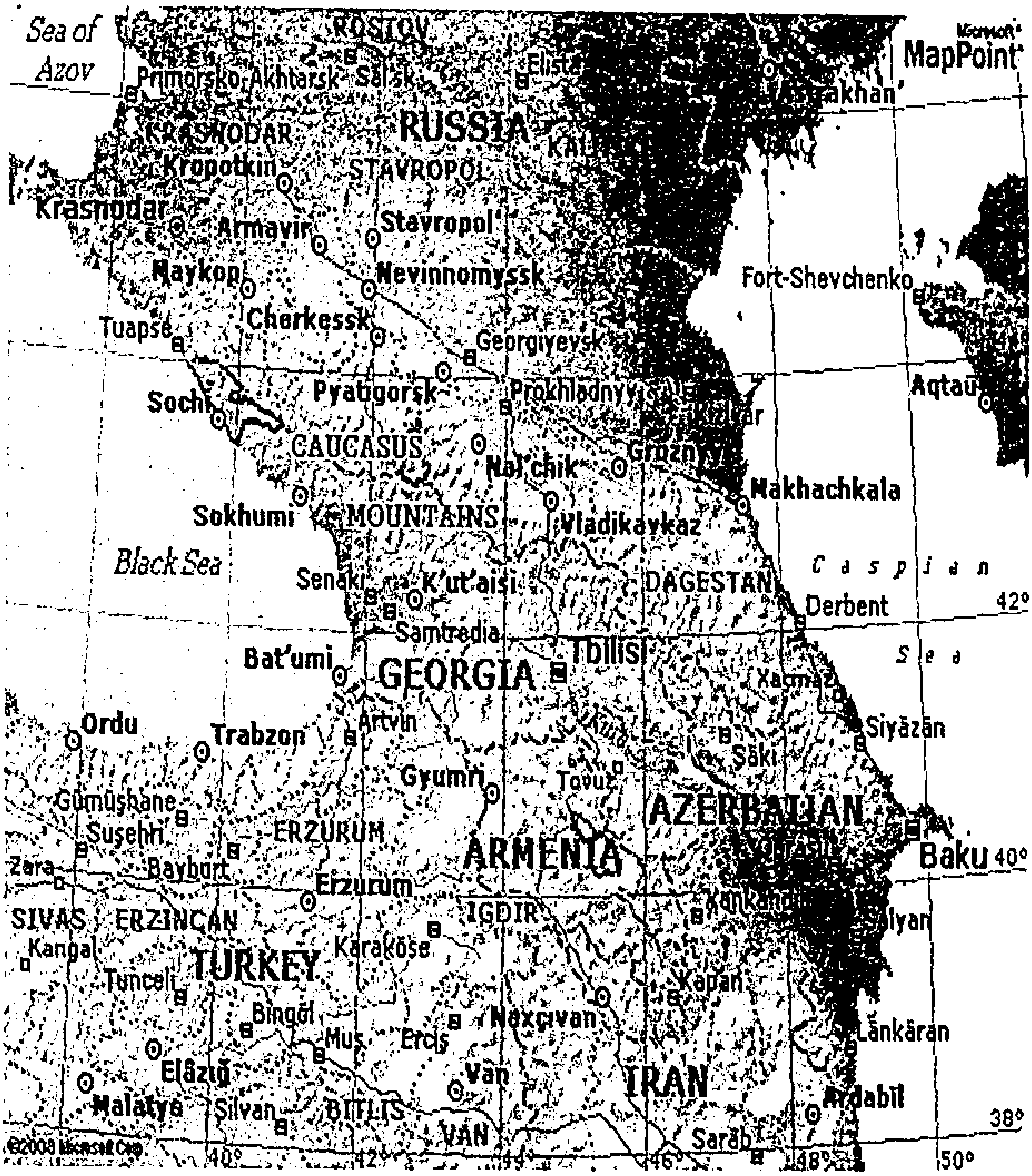

نقشہ 3: بحیرہ اسود اور بحیرہ کیسپین کے درمیان کا کیشیا کے پہاڑ

Marfat.com

اب ہم نے دونوں سمندر تلاش کر لیئے ہیں اور ساتھ ہی وہ پہاڑی سلسلہ بھی ڈھونڈ لیا ہے جوایک سمندر سے دوسرے سمندر تک پھیلا ہوا ہے اب ہمیں اُس واحد راستے کو تلاش کرنا ہے جو دو پہاڑوں کے درمیان موجود ہے۔ جہاں ذوالقرنین کی تعمیر کی ہوئی دیوار کے کھنڈرات اور لوہے کے استعمال کی شہادت موجود ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ اُنیسویں صدی عیسوی میں روس نے جارجیا کی فوجی ہائی وے سڑک تعمیر کی تھی۔صرف وہی ایک سڑک ہے جو شمالی پہاڑی علاقے کو جنوبی علاقے سے ملاتی ہے۔ یہ بڑی شاہراہ 220 کلومیٹر طویل ہے اور جارجیا میں تبلیسی (Tblisis) سے روس کے شہر وادیکاوکز (Vadikavkaz) تک جاتی ہے۔

اس سڑک کا نام سکندر اعظم کے نام پر اسلیئے رکھا گیا ہے کہ یہ راستہ ایک صدی قبل مسیح بھی مشہور اور موجود تھا۔اب بھی یہ مشہور گزرگاہ ہے جو کہ کاکیشیا کے سفید پہاڑوں کے درمیان سے روس جانے کا اہم راستہ ہے۔

انٹرنیٹ پر جو معلومات حاصل ہوتی ہے اُن سے پتہ چلتا ہے کہ یہ ایک عظیم الشان شاہراہ ہے جو بلند و بالا پہاڑوں کے درمیان سے گزرتی ہے اور کرسٹووی درہ پر اس کی بلندی 2300 میٹر ہو جاتی ہے۔

تبلیسی سے شمال کی طرف سفر کرتے ہوئے مسافر سب سے پہلے انانوری کی قرون وسطیٰ کے بنے ہوئے قلعے پر پہنچتا ہے اور وہاں سے وہ اراگوئی دریا اور اُس کی وادی کا نظارہ کرتا ہے۔

روس کی سرحد میں داخل ہوں تو سب سے پہلے کزبیگی (Kazbegi) نام کا قصبہ آتا ہے۔ وہاں سے قدیم کزبیگی کے کھنڈرات دیکھ سکتے ہیں جو 5033 میٹر بلند پہاڑ پر موجود ہیں۔ یہ جارجیا کے سفید پہاڑوں میں سب سے بلند چوٹی ہے۔آخری نکتہ دریال جارج (Daryal Gorge) ہے۔ جہاں سے کچھ میٹر تک چھوٹی سڑک گرے نائٹ ڈھلوان چٹان تک جاتی ہے جس کی بلندی صرف 1500 میٹر ہے۔

دریال جارج بے حد تاریخی اہمیت کا حامل ہے کیونکہ کاکیشیا کے سفید پہاڑوں میں سے صرف یہی واحد راستہ ہے جو 1500 ق م سے موجود ہے۔ یہاں قدیم قلعہ کے کھنڈرات اب بھی دکھائی دیتے ہیں۔

Marfat.com

ہم نے ان پہاڑوں کے درمیان درّہ تلاش کرلیا ہے اور اب ان کھنڈرات میں کھدائی وغیرہ کر کے ذوالقرنین کی تعمیر کردہ دیوار کی تلاش باقی ہے۔

ڈاکٹر تمام آدی نے اس کتاب کے مصنف کے ساتھ نجی خط و کتابت میں بیان کیا ہے کہ مجھے توقع ہے کہ وہ ملبہ کہیں نہ کہیں موجود ہوگا۔ جس سے ذوالقرنین نے دیوار تعمیر کی تھی۔ ممکن ہے کہ وہ جارج کے نیچے دبا ہوا ہے جس میں لوہا، تانبہ اور کانسی وغیرہ شامل ہے۔

ہمیں کاکیشیا کے سفید پہاڑوں کے جنوبی علاقوں میں اِدھر اُدھر لوہے کی شہادت حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ جہاں سے ذوالقرنین کی دیوار تعمیر کرنے کے لئے لوہے کے بڑے بڑے بلاک لائے گئے تھے۔

برطانوی انسائیکلوپیڈیا (11 ایڈیشن) میں دریال جارج پر ایک مضمون شامل ہے اُس میں جارج نام کی وضاحت کی گئی ہے اور بتایا ہے کہ جارج کا مطلب ہے درآلان، جو فارسی لفظ ہے اور جس کا مطلب آلانز کا گیٹ (دروازہ) ہے۔ جارج کے متبادل معنی ہیں ابرین گیٹس یا کیشین گیٹس جس کا ذکر جارجین رکارڈ میں رلانی دارگانی اور داریلانی کے نام سے موجود ہے۔

باالفاظ دیگر دریال نام میں تاریخی واقعات موجود ہیں۔ جن کا تعلق ذوالقرنین کی دیوار کی تعمیر سے ہے اور جارج میں وہ دھات موجود تھی جو دیوار کے تعمیر میں استعمال کی گئی تھی۔

ذریال جارج کے پہاڑ کی دو اطراف سمندری سیپ کی مانند کھلی ہوئی ہیں۔ بالکل ایسے ہی ہیں جس طرح قرآن پاک میں ان کے لئے لفظ صدفین استعمال ہوا ہے۔

Marfat.com

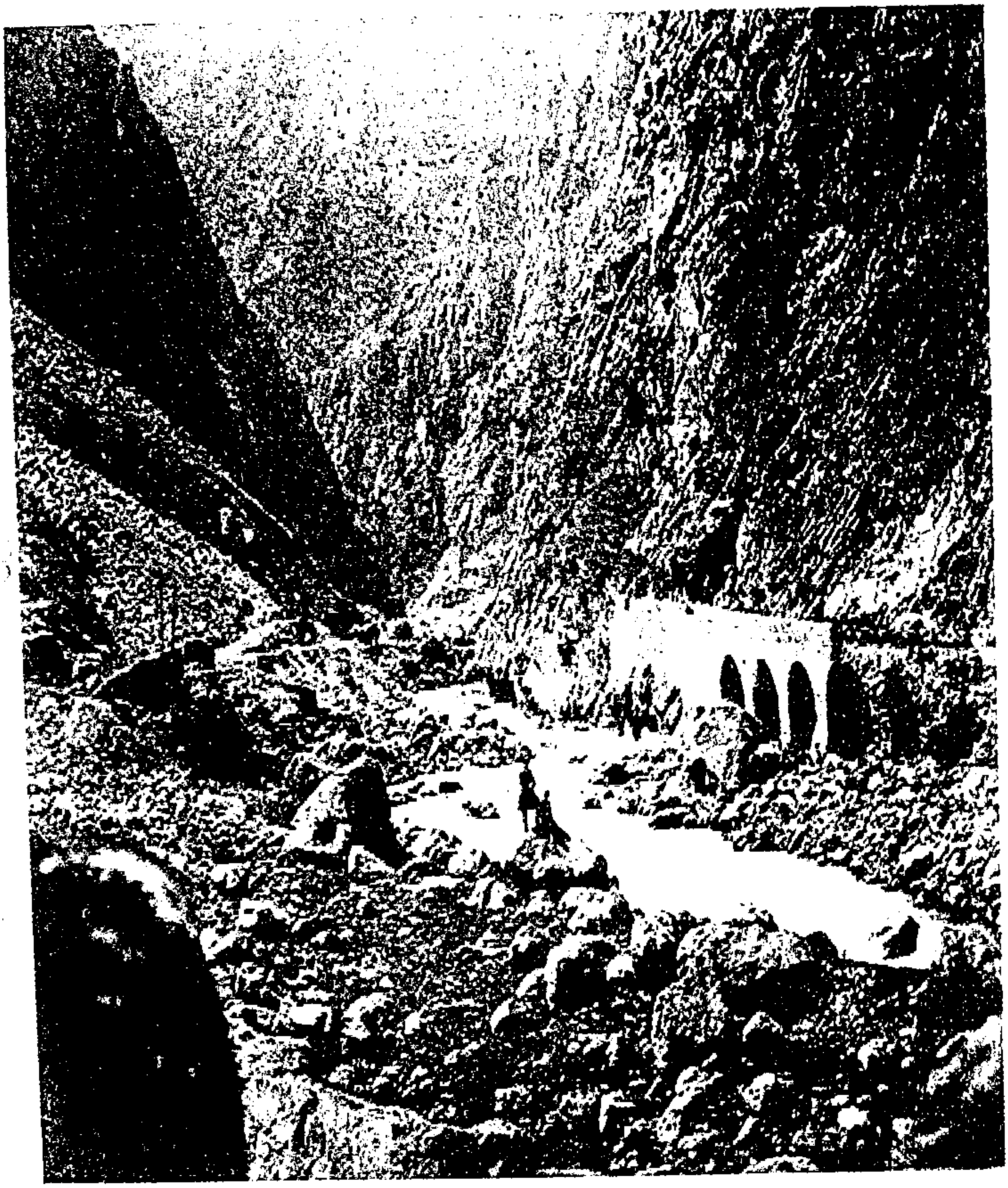

درہ دریال جسے درالان بھی کہتے ہیں

Marfat.com

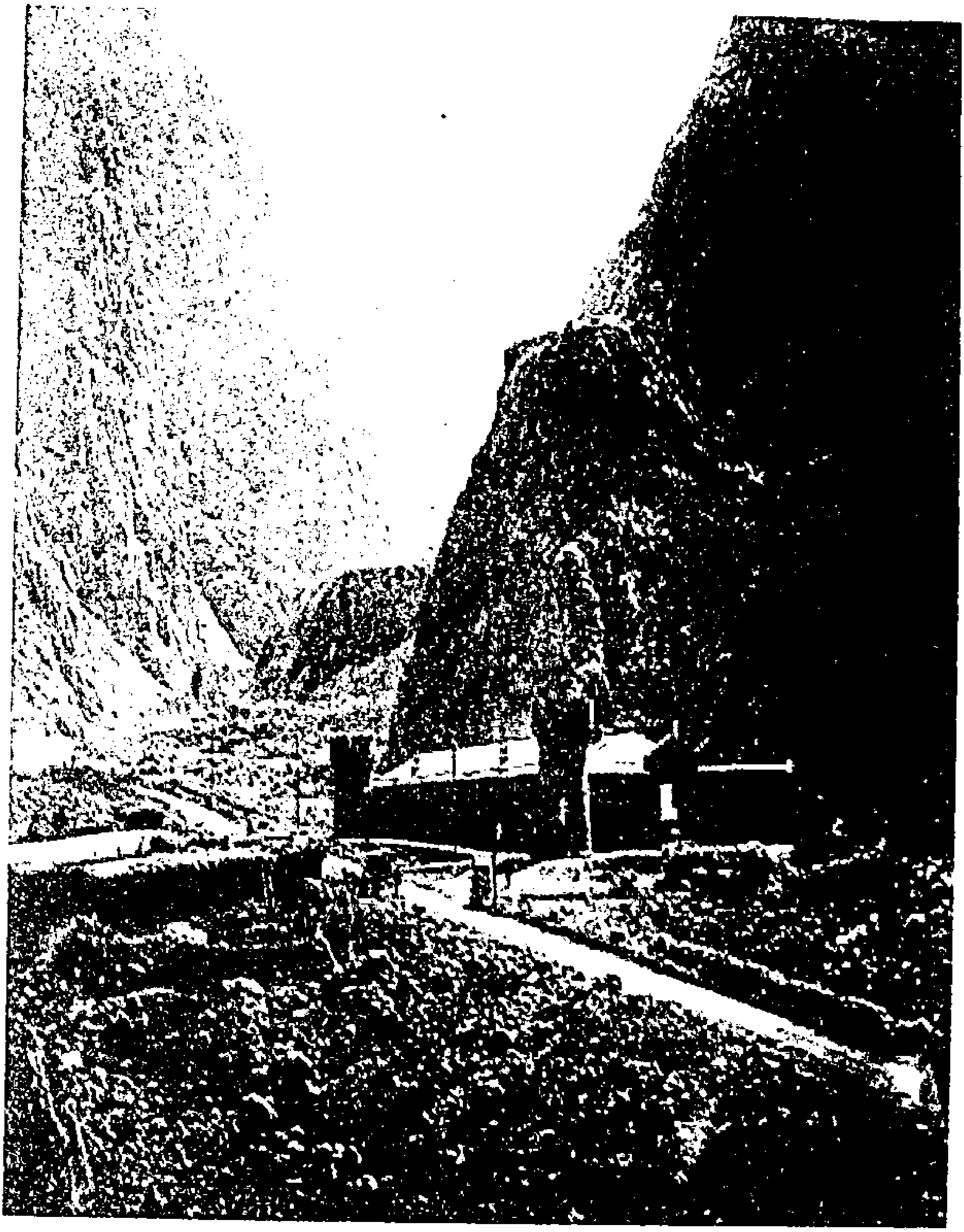

درہ دریال جو کھلے ہوئے سمندری سیپ کی طرح ہے

Marfat.com

یہاں کھلی ہوئی سیپ کی تصویر ہے۔ جو سدفین کے عین مطابق ہے یعنی جس کے دونوں حصے نیچے سے آپس میں جُڑے ہوئے ہیں جبکہ اوپر چوٹیاں علیحدہ علیحدہ ہیں۔ اس کے علاوہ دو اور تصاویر ہیں۔ جن میں سدفین یا سیپ کی شکل واضح ہے۔

کھلی ہوئی سیپ کی تصویر

Marfat.com

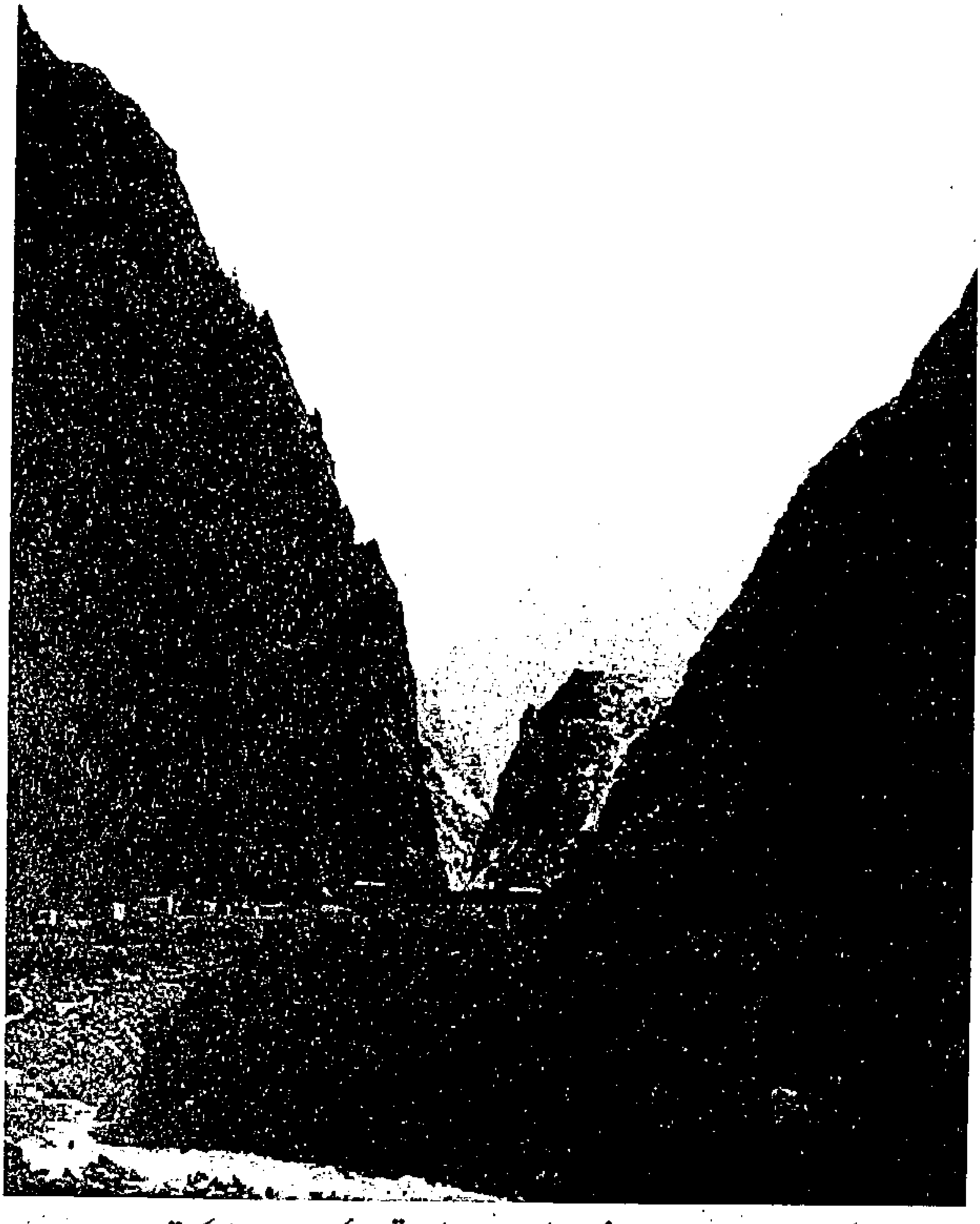

کھلے ہوئے سیپ (صدفین) کی تصدیق کرتی ہوئی درہ دریال کی تصویر

Marfat.com

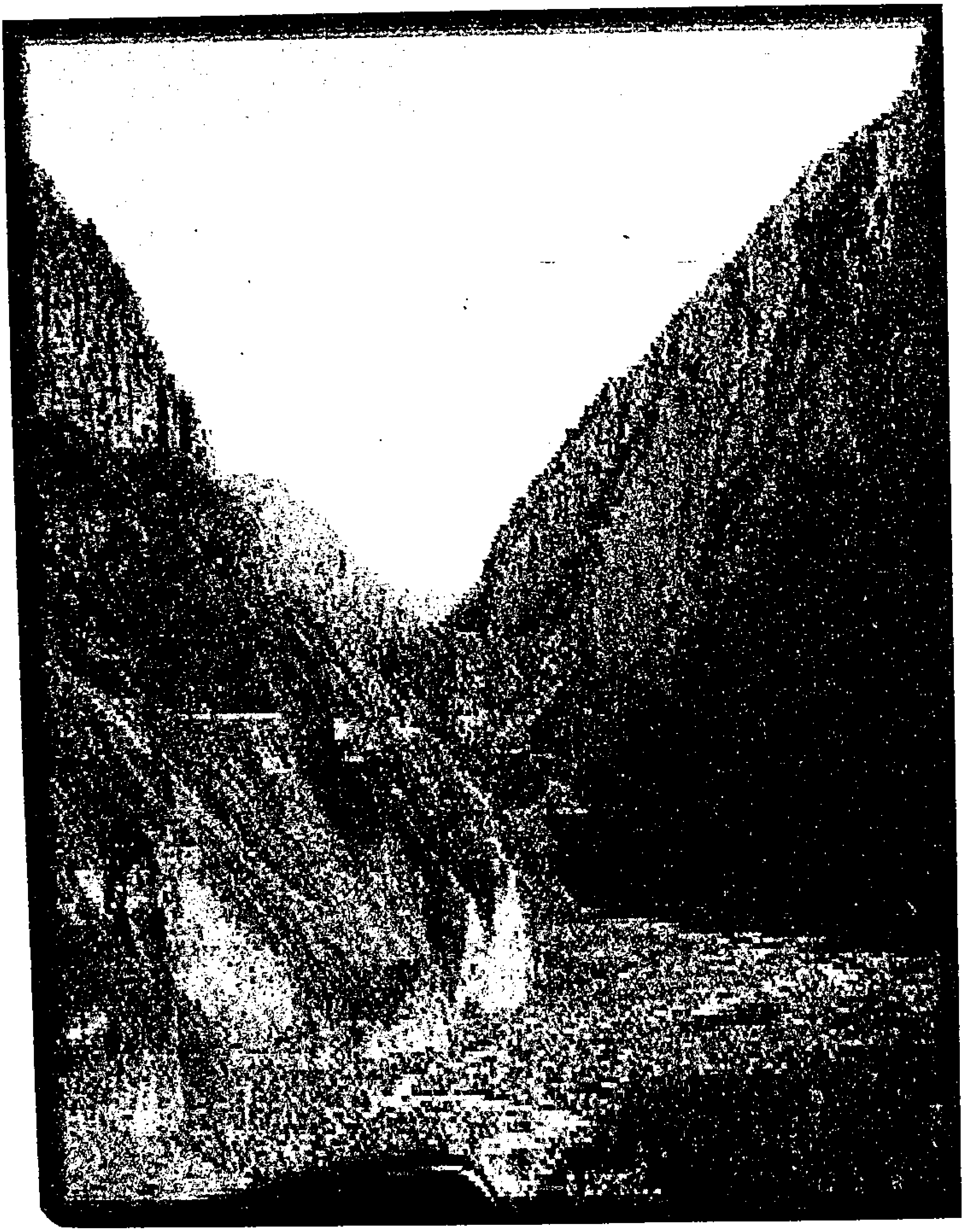

صدفین کے ایک اور جھلک

Marfat.com

ہمیں اُس زبان کو بھی تلاش کرنے کی ضرورت ہے جو کا کیشیا کے سفید پہاڑوں کے جنوبی علاقے میں بولی جاتی تھی اور وہ زبان اُس علاقے میں بولی جانے والی تمام زبانوں سے قدرے مختلف تھی۔

ذوالقرنین کے تجربے کیلئے ہمیں ایسا کرنے کی ضرورت ہے کہ جس جگہ وہ پہنچا تھا اور اُسے کچھ لوگ ملے تھے۔ جو اُس کی زبان سمجھ نہیں سکتے تھے اور نہ ہی ذوالقرنین اُن کی زبان سمجھتا تھا۔

حَتّٰۤی اِذَا بَلَغَ بَیْنَ السَّدَّیْنِ وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْمًا ۙ لَّا یَكَادُوْنَ یَفْقَهُوْنَ قَوْلًا ۝

(سورۃ الکھف 93)

ترجمہ: (وہ سفر کرتا رہا) پھر وہ دو پہاڑوں کے درمیان درے پر پہنچا اُس کو کچھ لوگ وہاں ملے۔ جو اُس کی بات بمشکل تمام سمجھتے تھے۔ (کوئی بات اسکی زبان میں 93-18)

یقیناً جارجین زبان جو کا کیشیاء کے سفید پہاڑوں کے جنوب میں بولی جاتی تھی وہ بالکل وہی زبان ہے جو ہند یورپی زبانوں سے پہلے جزیرے میں بولی جاتی تھی۔ اور اُس کا اُن زبانوں سے کوئی تعلق نہیں ہے جو زبانیں 5000 سال قبل بولی جاتی تھیں۔ ہمیں اُن لوگوں کو تلاش کرنے کی ضرورت ہے جو کا کیشیاء کے پہاڑی علاقے کو چھوڑ کر کہیں چلے گئے اور بیت المقدس کی طرف مسلسل ہجرت کرتے رہے ہیں۔

ہم نے اُن لوگوں کو بھی تلاش کرنا ہے جنہوں نے مسلمانوں کے تسلط سے بیت المقدس کو آزاد کرایا اور یہودیوں کو بیت المقدس واپس لائے اور اُنہوں نے اس علاقے کی ملکیت کا دعویٰ کیا جہاں سے وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے نکالے گئے تھے۔

ہمیں کا کیشیاء کے علاقے کے اُن باشندوں کی تلاش ہے جو یقیناً نا قابل تسخیر فوجی طاقت کے مالک تھے۔ (اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے میں نے بڑے طاقتور اپنے بندے پیدا کیے جن کا کوئی مقابلہ نہیں کرسکتا صرف میں ہی اُن پر جنگ مسلط کر سکتا ہوں)

وہ یاجوج و ماجوج اپنی طاقت کے بل بوتے پر دنیا میں ہر طرف پھیل گئے اور اپنی سلطنتیں قائم کرلیں۔ اور انہوں نے ہر اُس جگہ پر قبضہ جمالیا جہاں سے کسی قسم کا فائدہ حاصل ہوتا ہے

Marfat.com

(مِن کُلِّ حدَبٍ) وہ ایسے لوگ ہیں جو عام لوگوں میں سے منتخب کئے گئے ہیں وہ منفرد عادات اور بود وباش رکھتے ہیں جن کی بنا پر وہ عام لوگوں سے مختلف نظر آتے ہیں۔

کیا ہم اُن لوگوں ڈھونڈھ سکتے ہیں؟ اگر ڈھونڈھ سکتے ہیں تو پھر ہم یاجوج و ماجوج کو شناخت کر سکتے ہیں۔

کچھ یورپی یہودی جنہوں نے صہونیت (Zionist) تحریک کا آغاز کیا اُن کا تعلق مشرقی یورپ کے اصل قبیلوں سے ہے جنہوں نے اپنے آپ کو یہودیت میں تبدیل کر لیا تھا۔

خضر قبائل جو کاکیشیا کے سفید پہاڑوں کے شمالی علاقے کے رہنے والے تھے۔ وہ نہ صرف یہودیت سے تبدیل ہوئے بلکہ انہوں نے اسلام کے ابتدائی زمانے میں تاریخ تخلیق کی جب انہوں نے نہایت کامیابی کے ساتھ مسلمانوں کی فوجوں کی بڑھتی ہوئی فتوحات کے راستے بند کر دیئے تھے جو یورپ کو فتح کرنا چاہتے تھے۔

یوں وہ دنیا میں موجود طاقتوں سے زیادہ فوجی طاقت کے مالک ثابت ہوئے۔ باوجود اس کے مسلمانوں کی جن فوجوں کو روک دیا گیا تھا۔ انہوں نے ایرانی اور بازنطینی سلطنتوں کو فتح کر لیا تھا۔ (اُس وقت دنیا میں دو عظیم طاقتیں موجود تھیں)

خضر فوجی طاقت سب سے منفرد تھی (دیکھئے کتاب (Jews of Khazaria) منصف (Jason Aronson))

ہمارے لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ ہم اُن یہودیوں کے سلسلہ نسب کا جائزہ لیں۔ جو تسلسل کے ساتھ کاکیشیاء کے علاقے کو چھوڑ رہے تھے اور اُن میں روس کے یہودی بھی شامل تھے اور وہ ریاست اسرائیل بیت المقدس کی طرف ہجرت کر رہے تھے۔

سب سے اہم بات یہ ہے کہ ہم نے ان لوگوں کو تلاش کر لیا ہے جو بیت المقدس کی طرف سفر کر رہے تھے۔ اُس سرزمین سے جہاں ذوالقرنین نے دیوار تعمیر کی تھی۔

یہ وہ یورپی یا کاکیشیاء کے یہودی ہیں جو اس بات کے ذمہ دار ہیں کہ وہ اسرائیلی یہودیوں کو ورغلاتے رہے ہیں کہ وہ بیت المقدس کی طرف واپس چلے جائیں (خاص طور پر اُن علاقوں سے نکل جائیں جہاں مسلمان حکمران ہیں)

لہٰذا ان تمام شواہد کی روشنی میں ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ یاجوج و ماجوج اصل میں مشرقی یورپ کے خضر کے رہنے والے تھے اور جبکہ اُن میں سے بہت سے یورپی یہودی بن گئے۔ تاہم یہ

Marfat.com

بات بھی وثوق سے کہی جا سکتی ہے کہ اُن میں سے کچھ لوگ یورپی عیسائی بن گئے تھے اور انہوں نے خفیہ طور پر جعل سازی سے یورپی یہودی وعیسائی اتحاد قائم کر لیا تھا کیونکہ تقسیم والی سخت باڑ کے دونوں طرف خضر کے ہی یہودی موجود تھے۔

قرآنی آیات کے معانی میں یہ بات شامل ہے کہ ایک دن یاجوج و ماجوج ایک دوسرے میں سمندر کی لہروں کی طرح ضم ہو جائیں گے۔

لیکن اس آیت کا یہ بھی مطلب ہوسکتا ہے کہ یاجوج و ماجوج ایک دن ایک دوسرے سے اُلجھ پڑیں گے اور وہ ایک دوسرے کے خلاف طوفانی لہروں کی طرح ٹکرا جائینگے اور یہ بڑی سلطنتوں کی جنگوں میں سے ایک فیصلہ کُن جنگ ہوگی اور اس سے صور پھونکنے کے لئے راہ ہموار ہوگی اور پتہ چلے گا کہ قیامت عنقریب آنے والی ہے۔

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی ایک حدیث جس کا ہم نے اس کتاب میں کہیں حوالہ دیا ہے (دیکھئے یاجوج و ماجوج کی حیثیت) اُس میں بیان کیا گیا ہے کہ وہ یاجوج و ماجوج آسمان کی طرف اپنے تیر برسائیں گے۔

یاجوج اینگلو امریکن اسرائیلی اتحادی جبکہ ماجوج روسی ہیں:

ہم نے تیروں کی وضاحت کی ہے جس کا مطلب ہے یاجوج و ماجوج سٹار وار کی فوجی تکنیک رکھتے ہیں روسی اور اینگلو امریکن اسرائیلی اتحاد دونوں ہی سٹار وار کے اہلیت رکھتے ہیں۔

ایک واضح شہادت سے اس بات کی تصدیق ہوتی ہے کہ جدید روسی اصل میں خضر قبائل میں سے ہیں اور دوسری طرف مغربی یورپ کے عیسائیوں میں اُن یہودیوں کو ڈھونڈنا پڑے گا۔ جنہوں نے ڈرامائی انداز میں عیسائیوں کے ساتھ سمجھوتہ کر لیا تھا اور امریکہ، برطانیہ سے مل کر مغربی اتحاد بنا لیا تھا۔

اگر ہماری شناخت دُرست ہے تو آئندہ یاجوج و ماجوج کے درمیان ہونے والی سٹار وار یقیناً روس اور مغربی یورپی و اسرائیلی اتحادیوں کے درمیان ہوگی۔

یاجوج و ماجوج کی اتنی بڑی نیوکلیر جنگ چالیس روز تک رہے گی جس میں ہر طرف دھوآں چھا جائے گا۔ (دیکھئے قرآن پاک۔ الدخان 11-10-44) اس جنگ میں بہت سے لوگ مارے جائیں گے اور دنیا کی آبادی کم ہو جائے گی۔ زمین کا بیشتر حصہ ویران اور بنجر ہو جائے گا۔

Marfat.com

(سوۃ الکھف کی آیت نمبر 8 دیکھئے) اس میں زبردست تنبیہ موجود ہے کہ

''ہم اس زمین پر جو کچھ بھی ہے اُسے کم کردیں گے اور زمین کو بنجر بنادیں گے''

اس کے ساتھ ہی مندرجہ ذیل حدیث پر غور فرمایئے۔

''ایسی جنگ ہوگی کہ پہلے کبھی نہ دیکھی ہوگی یہاں تک کہ اگر کوئی پرندہ فوج کی قطار پر سے گزرے گا تو وہ قطار کے آخری حصے تک پہنچنے سے پہلے ہی گر کر مر جائے گا۔'' (احمد مسلم)

پاکستان پر ہونے والا نیوکلر حملہ بظاہر دہشت گردی کے خلاف ہوگا لیکن حقیقت میں پاکستان کے نیوکلیر پلانٹ کو تباہ کرنا ہوگا۔ اس واقعہ سے روس سمجھ جائے گا کہ اُس کے ساتھ بھی ایسا ہی سلوک (حملہ) ہوگا اگر وہ سختی اور جوش کے ساتھ نیٹو (N.A.T.O) اور مغربی دھمکیوں اور محاصرے کا جواب نہیں دے گا۔

یہ سب کچھ ہونے والی جنگ کے لئے مصالحہ تیار کیا جارہا ہے اس حوالے سے ہم اُس پشین گوئی کے پورا ہونے کی اُمید کرسکتے ہیں جس کا تعلق قسطنطینیہ (موجودہ استنبول) پر نیٹو (N.A.T.O) کا غلبہ اور کنٹرول ہے۔

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے

''یقیناً تم قسطنطینیہ فتح کرلو گے اُس کا لیڈر کس قدر عظیم ہوگا اور کس قدر شاندار وہ فوج ہوگی'' (احمد بخاری)

روس کا فی الحال فوجی طریق کار یا لائحہ عمل مغرب کے ساتھ جنگ میں یہ ہوگا کہ اُسے قسطنطینیہ پر غلبہ حاصل کرنا پڑے گا تا کہ وہ روسی بحری افواج کو پہلے بحر روم تک پہنچائے اور پھر وہاں سے اسرائیل تک پہنچے مگر ایسا تب ہی ممکن ہوسکتا ہے کہ جب روس کا روم اور مسلمانوں کے ساتھ اتحاد قائم ہو۔

جیسا کہ حضرت محمد ﷺ کی اس بارے میں پشین گوئی موجود ہے۔

قرآن حکیم میں لفظ یاجوج فاعل کی صورت میں استعمال ہوا ہے اور لفظ ماجوج مفعولی صورت میں استعمال ہوا ہے جو اس بات کی دلالت کرتا ہے کہ حقیقت میں یاجوج غلبہ پالیں گے جنگ میں ماجوج پر۔ اس طرح جنگ میں اینگلو امریکن اسرائیلی اتحاد روس پر غلبہ حاصل کرلیں گے جس کے نتیجے میں یاجوج و ماجوج کی تباہی و بربادی ہوگی۔

Marfat.com

ایک بات جو سب سے اہم ہے کہ یاجوج و ماجوج کے درمیان ہونے والی سٹار وار اسرائیل اور بیت المقدس کی سرزمین پر لڑی جائے گی اور اس جنگ کے بعد اسرائیل بالکل بے یارو مددگار رہ جائے گا۔ یاجوج کی ماجوج پر فتح کے بعد فاتح بے کار اور عدم صلاحیت والا بن جائے گا۔

ہم توقع رکھتے ہیں کہ جدید دور جو اعلیٰ اور عمدہ برقی فوجی ٹیکنالوجی سے لیس ہے۔ نیوکلیر جنگ کے ایک ہی جھٹکے سے تباہ و برباد ہو جائے گا۔ ممکن ہے نیوکلیر تابکاری سے سب کچھ ملیامیٹ ہو جائے۔

اُس وقت دنیا دیکھے گی کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی پشین گوئی حرف بحرف سچ ثابت ہوگی کہ ایک دن مسلمان، یہودیوں کے ظلم اور قبضہ سے بیت المقدس کو آزاد کرالیں گے۔

حدیث:

''حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا،

کہ خراسان سے سیاہ پرچم بلند ہوں گے (جس میں افغانستان، پاکستان کا شمالی سرحدی صوبہ ایران اور مشرق وسطیٰ کے علاقے شامل ہیں) اور دنیا کی کوئی طاقت اُن کو روک نہ سکے گی یہاں تک کہ مسلمان یروشلم میں داخل ہو جائیں گے۔'' (سُنن ترمذی)

ایک اور حدیث ہے کے راوی بھی حضرت ابو ہریرہؓ ہیں۔

کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ قیامت اُس وقت تک نہیں آئے گی جب تک مسلمان یہودیوں کے خلاف جنگ نہیں کرتے اور اُن کو قتل نہیں کر دیتے۔ یہاں تک کہ یہودی چٹانوں اور درختوں کے پیچھے جائیں گے اُس وقت چٹانیں اور درخت بول اُٹھیں گے۔ اے مسلمانوں اے اللہ کے بندو میرے پیچھے یہودی چھپے ہوئے ہیں آؤ اور ان کو قتل کرو۔ (صحیح مسلم)

ونسٹن چرچل نے یاجوج و ماجوج کو شناخت کیا:

ونسٹن چرچل نے اینگلو امریکن اتحاد (اُس وقت اسرائیل وجود میں نہیں آیا تھا) اور روس کے درمیان سرد جنگ کو پہلے ہی سے بھانپ لیا تھا۔ جن کا اثر اور غلبہ دنیا کی سیاست پر کئی برسوں تک رہے گا)

Marfat.com

ونسٹن چرچل نے 5 مارچ 1946ء کو فلٹن کے ویسٹ منسٹر کالج میں زبردست تقریر کی۔

جس میں اُس نے امن کے متعلق وسائل اور ذرائع کا ذکر کرتے ہوئے اعلان کیا کہ

تالٹک میں سٹیٹن سے لے کر ایڈریاٹک میں ٹریسٹ تک لوہے کا ایک پردہ براعظم میں حائل ہوگیا ہے۔لیکن ہمارا خیال ہے کہ لوہے کے پردے کی بھیانک اصطلاح ذوالقرنین کی لوہے کی دیوار سے مشابہت رکھتی ہے۔

9 نومبر 1951ء کو ونسٹن چرچل نے ایک اور تقریر گلڈ ہال میں لندن کے لارڈ میئر کی دعوت میں کی جس میں یاجوج و ماجوج کی مناسبت سے نہایت اہم مقامات یعنی ویسٹ اینڈ اور لندن شہر کے گلڈ ہال میں یاجوج و ماجوج کے بتوں کو نصب کیا گیا کچھ عرصہ بعد لوگ اُن بتوں کے خلاف ہوگئے زبردست احتجاج کیا۔ چنانچہ بلٹز (Blitz) کے زمانے میں ان بتوں کو تباہی و بربادی سے بچانے کے لئے وہاں سے ہٹا دیا گیا۔ پھر 1666ء میں لندن میں بھڑکنے والی آگ میں وہ بت تباہ ہوگئے۔

موجودہ دونوں کے بت ایک فنکار رچرڈ سنڈر نے 1708 میں تراشے تھے۔

ونسٹن چرچل نے یاجوج و ماجوج کی شناخت کرتے ہوئے دنیا پر چھا جانے والی دو طاقتوں کا ذکر کیا تھا۔اُن میں سے ایک اینگلو امریکن اتحاد اور دوسرے روس تھا۔

اُس نے کہا مجھے یوں نظر آتا ہے کہ دنیا کی موجود سیاسی صورت حال پر یاجوج و ماجوج کا کوئی برا اثر نہیں ہے۔دنیا کی سیاست بالکل یاجوج و ماجوج کی تاریخ کی طرح مبہم اور متنازعہ ہے پھر بھی میں خیال کرتا ہوں کہ اس میں دونوں کے لئے گنجائش موجود ہے۔دنیا میں ایک طرف یاجوج اور دوسری طرف ماجوج ہیں۔

لیکن میرے لارڈ میئر آپ محتاط رہیں جب آپ اُن کو ایک دوسرے سے لڑنے سے روکتے ہیں اگر ایسا ہوجاتا ہے یعنی اُن کے درمیان جنگ ہو جاتی ہے تو یاجوج و ماجوج دونوں پارہ پارہ ہوکر تباہ ہو جائیں گے۔اُس وقت ہمیں چاہیے کہ ہم بنیاد کھود کر دوبارہ سے عمارت کی تعمیر شروع کریں۔

(لندن ٹائمز۔10 نومبر 1951ء)

Marfat.com

باب (6)

کیا اب تک یاجوج وماجوج رہا ہو چکے ہیں؟

Marfat.com

کیا اب تک یاجوج وماجوج رہا ہو چکے ہیں؟

جو لوگ اس بات پر اصرار کرتے ہیں کہ دنیا میں یاجوج وماجوج ابھی تک رہا نہیں ہوئے۔ اس دعویٰ سے جو ناقابلِ فرار نتائج ظاہر ہو رہے ہیں۔ اُن سے کسی صورت انکار ممکن نہیں۔

پہلی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ابھی تک ذوالقرنین کی تعمیر کی ہوئے دیوار کو تباہ یا مسمار نہیں کیا۔

یہ کتاب اصرار کرتی ہے کہ اس قسم کے شکی مزاج لوگ ایک طویل عرصے سے دیوار کی تلاش کے بارے میں مذہبی یا شرعی پابندیاں رکھتے ہیں۔ جو دیوار اُن کے خیال میں اب تک موجود ہے۔ ہوسکتا ہے کہ کچھ لوگ سختی سے اُن دلائل اور شواہد کو ماننے سے انکار کر دیں جو اس کتاب میں اب تک پیش کیے جا چکے ہیں یا اس سے پہلے ''یروشلم ان قرآن'' کتاب میں پیش کیے جا چکے ہیں کہ حضرت محمد مصطفٰے احمد مجتبیٰ علیہ السلام کی حیاتِ طیبہ میں ہی یاجوج وماجوج کی رہائی شروع ہو چکی تھی اور اس وقت تک جاری ہے۔

چنانچہ مخالف لوگ ہوسکتا ہے کہ اُن دلائل وشواہد کو کوئی اہمیت نہ دیں جو اس موضوع کی تائید میں قرآن حکیم اور احادیث سے پیش کیے گئے ہیں۔ اختراع پسند ایسا کر سکتے ہیں جو قرآنی آیات اور احادیث کی غلط تفسیر اور تشریح پیش کرتے ہیں۔

آیئے اب ہم کتاب کے اس باب میں براہِ راست اُن شکی مزاج لوگوں سے خطاب کرتے ہیں۔

ہم اُن کی توجہ ان حقائق کی طرف دلاتے ہیں جو غیر متنازعہ ہیں اور جن کی سچائی سے انکار ممکن نہیں۔ چنانچہ یہ بات قرآن حکیم سے واضح اور حقائق پر مبنی ہے کہ ذوالقرنین نے لوہے کے بڑے بڑے ٹکڑوں سے دیوار تعمیر کی تھی اور پھر اُس پر پگھلتے ہوئے پیتل کی تہہ جمائی تھی۔ دیوار اس قدر مضبوط تھی کہ جس کی تعمیر کے بعد یاجوج وماجوج کی روک تھام ہوگئی اور اُن کا ظلم وستم لُوٹ مار بند ہوگئی۔ اور وہ نہ تو اُس دیوار کے اندر داخل ہوسکتے تھے اور نہ ہی اُس پر سے پھاند سکتے تھے۔

Marfat.com

دوسرے یہ نا قابل تردید حقیقت ہے جو قرآن حکیم میں موجود ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک دن خود اُس دیوار کو تباہ یا مسمار کر دے گا اور اُسی وقت یاجوج و ماجوج رہا کر دیئے جائیں گے۔

وہ لوگ جو ابھی تک اصرار کرتے ہیں کہ یاجوج و ماجوج ابھی تک دنیا میں رہا نہیں ہوئے وہ اُن حقائق سے چشم پوشی نہیں کر سکتے جو قرآن حکیم اور احادیث میں موجود ہیں۔ اس کے باوجود وہ اپنی ضد پر اڑے ہوئے ہیں اور کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ابھی تک اُس دیوار کو مسمار نہیں کیا۔

☆......☆......☆

دیوار کی تلاش:

یہ کتاب اس بات پر اصرار کرتی ہے کہ اس قسم کے شکی مزاج لوگ طویل عرصے سے مذہبی یا شرعی طور پر پابند تھے اُن کو دیوار تلاش کرنے کی قطعاً اجازت نہ تھی۔ جو اُن کے خیال کے مطابق ابھی تک قائم ہے۔

اگر انہوں نے اس سلسلے میں دیوار کو تلاش کرنے کی کوئی کوشش نہیں کی تو اُن کو چاہیے وہ کسی نہ کسی طریقے سے اپنے موقف کی وضاحت کریں۔ جو انہوں نے قرآن حکیم سے غفلت اور بھول چوک کو سچ یا حق بجانب سمجھا اور اس بات کی بھی وضاحت کرنی چاہیے کہ اگر وہ دیوار روئے زمین پر موجود ہے تو گذشتہ ہزاروں سالوں میں کسی بھی شخص نے اُن دیوار کو کیوں نہیں دیکھا؟ اس کے علاوہ وہ یہ بھی بتائیں کہ کیا اُنہوں نے کبھی دیوار کو تلاش کرنے کی کوشش کی؟

آج کل ایسا دور ہے جبکہ زمین میں اس قدر دریافت یا تلاش میں بے حد ترقی ہو چکی ہے کہ جس کی کوئی مثال نہیں ملتی، جدید سیٹلائیٹ ٹیکنالوجی نے دریافت یا تلاش کو اس قدر ممکن بنا دیا ہے جس سے حقیقت میں زمین کے ہر مربع انچ کی تصویریں لی جاسکتی ہیں۔ (دیکھئے Google Earth)

جدید قسم کی دریافت یا تلاش ذوالقرنین کی لوہے کی دیوار کو تلاش کرنے میں بڑی مدد دے سکتی ہے حقیقت میں ایک اور حدیث کی روشنی میں جس کو ابن الخاطر نے البدائیہ والنہائیہ میں بیان کیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

Marfat.com

یاجوج و ماجوج ہر روز اُس دیوار کو کھودنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جب وہ دیوار میں ہونے والے سوراخ میں سے سورج کی روشنی دیکھتے ہیں تو اُن کا انچارج کہتا ہے کہ ''واپس چلے جاؤ'' تم کل پھر سے کھدائی شروع کرنا۔

دوسرے دن جب واپس آتے ہیں تو دیوار کو پہلے کی طرح مضبوط پاتے ہیں (جس کا سوراخ بند ہو چکا ہوتا ہے) اس طرح یہ سلسلہ اُس وقت تک جاری رہے گا۔ جب تک وہ وقت نہیں آجاتا جب اللہ تعالیٰ اُن کو آگے بھیجنا چاہے گا۔

وہ کھدائی کرتے رہیں گے جب تک اُن کو سورج کی روشنی سوراخ میں سے نظر نہیں آتی۔ انچارج شخص اُن سے کہے گا۔ واپس چلے جاؤ، تم کل سے پھر کھدائی شروع کرنا۔ انشا اللہ۔

اس معاملے میں وہ جب انشاء اللہ کہے گا تو یہ روزمرہ سے مختلف بات ہوگی کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کی مرضی شامل ہوگی۔

اگلے دن جب یاجوج و ماجوج واپس آئیں گے اور دیوار میں سوراخ اُسی حالت میں پائیں گے جیسے وہ چھوڑ کر گئے ہوں گے پھر وہ کھدائی کریں گے اور پھر وہ لوگوں سے دشمنی کے لئے دیوار سے باہر نکل آئیں گے۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ۔ احمد)

اس حدیث مبارکہ سے نہایت سنجیدہ اور اہم مطلب اخذ ہوتا ہے اُن لوگوں کے لئے جو اپنی ضد پر اڑے ہوئے ہیں اور کہتے ہیں کہ دیوار اب تک موجود ہے اور وہ یقین رکھتے ہیں کہ یاجوج و ماجوج ابھی تک دنیا میں رہا نہیں ہوئے کیونکہ وہ دیوار ابھی تک اُسی طرح مضبوط و مستحکم طور پر موجود ہے جیسا کہ پہلے تھی اسلئے اس دیوار کو تلاش کرنے اور شناخت کرنے میں کوئی دشواری نہیں ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ جب کوئی شخص دیوار کو تلاش کرلے گا تو پھر اُس کے لئے یاجوج و ماجوج کو تلاش کرنا کوئی مشکل کام نہیں ہوگا۔

وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ یاجوج و ماجوج ابھی تک رہا نہیں ہوئے ہیں تو وہ اُن یعنی یاجوج و ماجوج کو اُس وقت دیکھ سکتے ہیں جب وہ روزانہ دیوار کی کھدائی کے لئے آتے ہیں۔ ہمارے اُن نقادوں کو غفلت سے بیدار ہونے کے لئے یہ بہترین اور سنہری موقع ہے کہ وہ اُس دیوار کا کھوج لگانے کے لئے کمربستہ ہو جائیں۔ جب وہ دیوار کو تلاش کرلیں گے تو وہ اس طرح یاجوج و ماجوج کو

Marfat.com

بھی دیکھ لیں گے جو روزانہ دیوار کی کھدائی کے لئے آتے ہیں۔

اگر اس قسم کے انکار کرنے والے لوگ ذوالقرنین کی تعمیر کی ہوئی دیوار کو تلاش کرنے کے لئے کمربستہ نہیں ہوتے۔ جس دیوار کے بارے میں وہ اصرار کرتے ہیں کہ وہ اللہ کی سرزمین پر کہیں نہ کہیں موجود ہے۔ علاوہ ازیں اگر وہ اس سوال کا جواب دینے سے بھی گریزاں ہیں کہ اگر وہ دیوار روئے زمین پر کہیں موجود ہے تو ہزاروں سال بیت جانے کے بعد آج تک اُسے کسی نے دیکھا کیوں نہیں اور وہ اپنی ضد پر اڑے ہوئے ہیں کہ دیوار ابھی تک موجود ہے اور یاجوج و ماجوج ابھی تک دنیا میں رہا نہیں ہوئے تو ہم اپنے معزز قارئین کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ اس قسم کے انکار کرنے والے غیر سنجیدہ اور ہرزہ سرا نقادوں کی بے معنی باتوں پر قطعاً دھیان نہ دیں۔

تاہم ایسے قارئین جو ہماری اس نصیحت کو نہیں مانتے اور صاف انکار کرتے ہیں اور وہ بھی اس ضد پر اڑے ہوئے ہیں کہ دیوار ابھی تک موجود ہے۔

تو پھر اُن کا فرض ہے کہ وہ ہماری اس بات کا جواب دیں کہ اگر دیوار موجود ہے تو انہوں نے اب تک اُسے تلاش کرنے کی کوشش کیوں نہیں کی؟

☆......☆......☆

موجودہ عجیب وغریب دنیا:

اب ہم آگے قدم بڑھاتے ہیں اور آج کی عجیب وغریب دنیا کا جائزہ لیتے ہیں اور اصرار کرتے ہیں کہ اس کی وضاحت کی جائے۔

اگر ہمارے نقاد اس عجیب وغریب جدید دنیا کی حقیقت کی کوئی وضاحت پیش نہیں کرسکتے تو پھر اُن کو اس کتاب میں یاجوج و ماجوج کے بارے میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے اُسے مسترد کرنے کا کوئی حق نہیں پہنچتا۔

تاریخ میں پہلی مرتبہ ایسا ہوا کہ ایک ملک کے لوگوں نے پوری دنیا کا کنٹرول اپنے قبضے میں لے رکھا ہے اور دنیا کی ہر چیز مثلاً دولت، سیاست، بین الاقوامی معاملات، اقتصادیات، تجارت، کلچر، خوراک، خبریں، کھیلیں، ابلاغ، تفریحات، فیشن اور سفر پر چھائے ہوئے ہیں اور مکمل اختیار حاصل ہے اور یہ اختیار مسلسل فروغ پذیر ہے۔ آج کی دنیا میں اُن کا کوئی حریف نہیں ہے جو انہیں چیلنج کرسکے۔

علاوہ ازیں دور دور تک کوئی ایسے آثار یا امکانات بھی دکھائی نہیں دیتے کہ کوئی شخص یا کوئی

Marfat.com

قوم ان کو پوری دنیا پر مضبوط گرفت کو ڈھیلا کر سکے یا اُن کا کامیابی کے ساتھ مقابلہ کر سکے۔

وہ لوگ دنیا کا کنٹرول کرنے کے علاوہ اور بھی بہت کچھ کر رہے ہیں بلکہ وہ اپنی مرضی سے اُن سرحدوں کو توڑ کر جو صدیوں سے محفوظ چلی آرہی ہیں۔ اپنے کنٹرول کی طاقت کسی اور کو منتقل کر رہے ہیں اس کے علاوہ انسانی معاشرے کو وہ اس طرح تبدیل کرتے جا رہے ہیں کہ لوگوں کو ایک دوسرے سے الگ کر رہے ہیں اور ان کے بیچ میں دراڑ ڈال رہے ہیں۔

انہوں نے پہلے ہی نہایت چالاکی اور ہوشیاری سے دنیا کے ممالک کو یکجا اکٹھا کر دیا ہے اور انسانی تاریخ میں ایسا واقعہ پہلی مرتبہ رونما ہوا ہے کہ دنیا کے بیشتر ممالک کو بے دین اور خدا کے بغیر معاشرے میں ڈھال دیا ہے۔

انہوں نے جدید مغربی سیکولر تہذیب کو جنم دیا ہے اور وہ یورپی ورلڈ آرڈر کے ذریعے اپنے مقاصد حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اُن کو نامکمل سائنس، ٹیکنالوجی، ابلاغ عامہ، خواتین اور جنسی انقلاب (جس میں تعدادِ ازدواج ضروری حصہ ہے) نے معاشرے کو اس حد تک متاثر کیا ہے کہ وہ ماضی کو بالکل منسوخ اور متروک کر بیٹھے ہیں اور اس کی بجائے نئی اور جدید آوارہ گردی فیشن اور سٹائل (جس کو لوگ بہترین سمجھ کر قبول کر رہے ہیں) اپنا رہے ہیں اور اس کام میں وہ کامیاب بھی دکھائی دیتے ہیں کیونکہ وہ لوگوں کو یقین دلا رہے ہیں کہ اُن کا طرز زندگی، معاشرت، تہذیب وتمدن سب لوگوں اور قوموں سے اعلیٰ اور بہترین ہے۔

انہوں نے مسلسل اپنی تبدیلی، نئے اطوار اور فیشن سے اپنے آپ کو خوبصورت بنا کر پیش کیا لوگ اُن کی ظاہرہ خوبصورتی دیکھ کر اُن کے پیچھے لگ رہے ہیں یہاں تک کہ اُن کے طرز زندگی کی ہو بہو نقل کر رہے ہیں۔ حالانکہ اُن کا طرز زندگی انسانی خوشیوں اور سماجی استحکام سے بہت دور تنزل اور تباہی کی طرف لے جا رہا ہے۔

انہوں نے عورتوں کو ورغلایا ہے مثلاً ان کے کپڑے اس قدر اتار دیئے ہیں کہ وہ کپڑے پہن کر بھی عریاں نظر آتی ہیں۔ اس عریانی نے مردوں کو اس قدر اکسایا ہے کہ وہ جنسی انقلاب کی دلدل میں دھنس گئے ہیں جسے کے نتیجے میں جنسی ملاپ آزاد اور عام ہوگیا ہے شادی کرنے کا رواج متروک ہوگیا اور بہت سے بچے شادی کے بغیر ہی پیدا ہو رہے ہیں۔

لوگ جنسی حلیف کی بجائے عجیب غلط ملط جنسی روابط والی مکروہ طرز زندگی اور اپنا رہے

Marfat.com

ہیں اور گمراہ ہو رہے ہیں۔

قدیم زمانے میں ایک سے زیادہ شادیاں کرنے کا مقصد جنسی خواہشات کو قابو میں رکھنے، حیوانی شہوت، وحشیانہ حرکات اور زنا کاری اور ذہنی انتشار کو کنٹرول میں رکھنا تھا تا کہ معاشرے میں بے راہروی پھیلنے نہ پائے۔ مگر اب جنسی بے راہروی اور زنا کاری عام ہو چکی ہے درحقیقت کبھی نہ سیر ہونے والی پیاس جو حرص سے پیدا ہوتی ہے اُسے عام پرائیویٹ زندگی میں کبھی بھی جنسی تسکین حاصل نہیں ہوتی بلکہ حرص اور شہوت بڑھتی رہتی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ عوام میں جنسی ہوس بڑھ رہی ہیں اور وہ دن دور نہیں جب لوگ گدھوں کی طرح عام لوگوں کے سامنے جنسی ملاپ کرنا بُرا نہیں سمجھیں گے۔

ایسے گمراہ اور گناہگار لوگوں کو روزمرہ زندگی میں عورتوں کو مردوں اور مردوں کو عورتوں سے جنسی ملاپ سے تسکین حاصل نہیں ہوتی۔ اسلئے لونڈے بازی اور عورتوں کا عورتوں سے جنسی اختلاط تیزی سے پھیل رہا ہے۔ بجائے اس کے کہ عورت اور مرد کا قدرتی اختلاط ہو وہ ہم جنسی پرستی کو رواج دے رہے ہیں۔ اس کے علاوہ بچوں میں بہن کے ساتھ بھائی کا جنسی ملاپ دن بدن پھیل رہا ہے اور عام ہوتا جا رہا ہے۔

اُن لوگوں نے خود نیو یارک کے مین ہٹن میں نہایت شاندار اور آسمان کو چھونے والی بلند و بالا عمارتیں تعمیر کر لی ہیں اور باقی ساری دنیا کو بھوکے، ننگے اور ننگے پاؤں والے چرواہے بنا کر چھوڑ دیا ہے تا کہ وہ بلند و بالا عمارتیں تعمیر کرنے میں ایک دوسرے سے مقابلہ کرنے میں اُلجھے رہیں۔

اُن کی کامیابی عیسائیت، یہودیت، ہندوازم، بدھ مت اور اسلام میں یقین نہ رکھنے کے باوجود اس قدر شاندار ہے کہ ہر ایک ان کے اندھا دھند تقلید کو ترقی سمجھتا ہے حالانکہ حضرت محمد رسول اکرم ﷺ کی حدیث ہے جس میں مسلمانوں کو سخت تنبیہ کی گئی ہے۔ ''کہ تم اُن کی پیروی اس قدر کرو گے یہاں تک کہ چھپکلی کے سوراخ تک ان کے پیچھے چلے جاؤ گے''

تمام انسان جن میں مسلمان بھی شامل ہیں اُن لوگوں کی تقلید کر رہے ہیں اور اُن کا زوال سیکولر اور بے دینی کی پیروی کر رہے ہیں یہی وجہ ہے کہ اُن کی تقلید میں آج کل زیادہ تر لوگ نیلی جینز پہنتے ہیں۔

☆......☆......☆

Marfat.com

یہود عیسائی اتحاد:

یورپی عیسائی اور یورپی یہودیوں نے مل کر جعلی اتحاد قائم کیا ہے۔ انہوں نے ایک دوسرے سے نفرت اور دشمنی بھلا کر آپس میں سمجھوتہ کر کے اس نقلی اتحاد کو قائم کیا ہے۔

اب انہوں نے آپس کی خفیہ دوستی سے ایک دوسرے کو گلے لگایا ہے اور ایک اتحاد بنا لیا ہے یوں وہ پوری دنیا کے حکمران بن بیٹھے ہیں اور انہوں نے تاریخ میں یہ بالکل منفرد اور عجیب وغریب فلسفہ اپنایا ہے لیکن وہ فلسفہ نسلی اعتبار سے منحوس، بدفعال ورلڈ آرڈر ہے۔ یہ ورلڈ آرڈر یورپ کے لوگوں کے لئے عام طور پر اور عربوں اور مسلمانوں کے لئے خاص طور پر بدشگون ہے۔

لیکن اُن کے نسلی جنون، دنیا کو ناانصافی کے دائرے میں محدود کرنے اور ظلم وستم کو روکنے کی کسی میں جرأت اور ہمت نہیں ہے۔ اُن کے ورلڈ آرڈر نے دنیا کے غیر یورپی علاقوں اور قریب کے ملکوں پر قبضہ جمانے کے لئے غصے کی بے دردانہ جنگ مسلط کر دی ہے۔

دنیا کے لوگوں نے اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا ہے کہ شمالی امریکہ، جنوبی افریقہ اور آسٹریلیا وغیرہ میں اس قسم کے اخلاقی صفائی کی گئی ہے۔ لیکن سوائے اُن چند لوگوں کے کسی نے اسے قبول نہیں کیا ہے جن کے سینوں میں حیوانی دل ہیں اور اُن میں رائی کے دانے کے برابر بھی یہودیت اور عیسائیت موجود نہیں ہے۔

دنیا پر یہودی، عیسائی یورپی نوآبادیات کی اسلئے حکمرانی قائم کی جاتی تھی تاکہ وہاں کے لوگوں کی دولت سے فائدہ اُٹھایا جائے لُوٹ مار اور وسائل کی چوری کی جائے۔

یورپی یہودی عیسائیوں کا دنیا کے مختلف ملکوں میں نوآبادیات قائم کرنا ایک ایسا ایجنڈا تھا۔ جس کا مطلب اُن علاقوں کی دولت سمیٹنا اور وہاں کی پیداوار سے لامحدود فائدہ اُٹھانا تھا۔

علاوہ ازیں اُن کا آخری ایجنڈا یہ تھا کہ سیاسی، اقتصادی، تہذیبی اور تعلیمی اداروں میں تبدیلی لائی جائے اور یورپی یہودیت اور عیسائیت کے لئے راہ ہموار کی جائے۔ تاکہ اُن کی کایا پلٹنے کا کام جاری رہے۔ اگر نوآبادیات نظام ختم بھی ہو جائے تو بھی اُن کا دنیا کو تبدیل کرنے اور اپنے پیچھے لگانے کا مشن جاری رہے۔

اُن کا دنیا کو تبدیل کرنے سے مراد سیکولرازم (بے دین) کو رواج دینا ہے۔ وہ اُن اداروں کو مسمار اور برباد کرنا چاہتے ہیں جو مذہبی طرز زندگی کو قوت بخشتے ہیں اور خاص طور پر مسلمانوں کے

Marfat.com

مذہبی اور تعلیمی اداروں کو وہ نیست و نابود کرنے کے درپے ہیں۔

ان کا یہ سیکولرازم پہلے ہی ازمنہ وسطیٰ میں یورپی عیسائیت (Medieval Euro-Christendom) کو تبدیل کر چکا تھا جس کے نتیجے میں بے دین خدا کے بغیر زوال پذیر ماڈرن سیکولر تہذیب وجود میں آچکی تھی۔ تاہم انہوں نے اپنے ناپاک ایجنڈے کو اس قدر دھوکے اور فریب کی طاقت کے ساتھ جاری رکھا کہ ظاہر و باطن کی طرح جو چیزیں ایک دوسرے کی ضد ہوتی ہیں۔ اُن کو ایک دوسرے میں اس طرح گڈمڈ کر دیا کہ اچھائی اور برائی کا فرق بالکل ختم ہو گیا خیر اور شر کا امتیاز مٹ گیا۔ یوں وہ لوگوں کی اکثریت کو دھوکہ دینے اور اپنے ساتھ شامل کرنے میں کامیاب ہو گئے اور لوگ بے دین اور زوال پذیر معاشرے کا شکار بن گئے۔

انہوں نے لوگوں کو بدقماش بنانے، ظلم و ستم کا نشانہ بنانے، ناانصافی اور ایسی مکاری میں ملوث کرنے میں پوری طاقت سے کام لیا جس کی مثال تاریخ میں نہیں ملتی۔

بایں ہمہ اُن کی مکاری اور ظلم و جبر دن بدن بڑھتا جا رہا ہے حالانکہ وہ یورپی غلامی کی خاطر لوگوں سے معذرت بھی کرتے ہیں۔

یورپ کے وہ یہودی اور عیسائی جو پاکیزہ مذہبی زندگی گزارنے کے خواہاں تھے وہ اپنے عقیدے اور سچائی کے مطابق دن گزار رہے تھے اور حکومت کی ناانصافی اور ظلم و جبر کے خلاف آواز بلند کرتے تھے ظالموں نے اُن کو بھی نہ بخشا، اُن پر بھی ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے۔

امریکہ کے سابق صدر جمی کارٹر جو اس تحریک کے حامی نہ تھے۔ اُن کے کارٹون بنا کر اخباروں میں چھپوائے گئے اور اُن کو ''بوڑھا بیوقوف'' کا خطاب دیا گیا۔

یہودی عیسائی کی مغربی جنگ کے مجرمانہ سلوک سے عرب اور عراق کے مسلمانوں کے دلوں میں زخم لگائے گئے۔ اسرائیل نے فلسطینی مسلمانوں کا نہ صرف قتل عام کیا بلکہ اُن کی نسل کشی بھی کی غازہ میں نہ صرف مسلمان بلکہ عیسائی بھی نہایت مفلسانہ اور مظلومانہ زندگی بسر کر رہے ہیں یہ سانحہ جنوبی افریقہ کے کالے عیسائیوں اور گوری نسل کے عیسائیوں کے علیحدہ علیحدہ آباد کرنے سے بھی زیادہ ہولناک اور بہت بُرا ہے۔

یہودی عیسائی سیکولر تہذیب کے آقا بے حد لالچی اور حریص ہیں۔ وہ قانونی چوری کے ذریعے سے تمام دنیا کی دولت ہڑپ کرنا چاہتے ہیں (جس کو وہ افراط زر یا سود پر قرض دینا کہتے ہیں) وہ غریبوں سے اُن کی جمع پونجی بھی لوٹ کر لے جاتے ہیں۔

Marfat.com

دراصل وہ تمام انسانیت کو سُود کی اقتصادی غلامی کی جیل میں بند کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے وہ بڑی بڑی رقمیں زیادہ سُود کے ساتھ اُدھار دیتے ہیں وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ مقروض کبھی بھی قرض مع سُود واپس کرنے کے قابل نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ اقتصادی طور پر مقروض بالآخر اُن کے کنٹرول میں چلی جاتی ہیں پھر وہ اُن سے اپنی شرائط منواتے ہیں اور جس طرح کا کام چاہتے ہیں اُن سے کرواتے ہیں بلکہ اُن کے ملک پر قبضہ جمالیتے ہیں۔

وہ سونے چاندی کی اصل کرنسی (جس کی قیمت ہوتی ہے) کو بے زر کے کاغذی نوٹوں میں تبدیل کرتے ہیں اور وہ سونے چاندی اور سکوں کی کم سے کم قیمت لگاتے ہیں اور نہایت سلیقے، چالاکی اور مکاری سے اپنا ہی فائدہ حاصل کرتے ہیں۔

اس لئے جب مارکیٹ میں کاغذی کرنسی کی قیمت گر جاتی ہے تو اکثر ممالک قابل رحم غربت کا شکار ہو جاتے ہیں اور وہ لوگ اور ممالک جو پہلے ہی امیر اور دولت مند ہوتے ہیں وہ اور زیادہ امیر اور دولت مند ہو جاتے ہیں۔ ان غریب لوگوں کی وجہ سے جو پہلے بھی غربت اور غلامی کی زندگی گزار رہے ہوتے ہیں۔

بالآخر اُن کی یہی عجیب وغریب ترتیب دنیا (ورلڈ آرڈر) ایسی ہے۔ جس کی خاطر وہ بیت المقدس کو آزاد کرانے کا خیال دل میں سمائے ہوئے تھے۔ چنانچہ یورپ کے لوگوں نے عیسائیت کو اپنا لیا اور اُنہوں نے یورپی مقدس جنگیں چھیڑ دیں جن کو صلیبی جنگیں کہا جاتا ہے۔ یہ جنگیں ایک ہزار برس تک جاری رہیں آخر کار یہودی عیسائی جنگ میں کامیاب رہے۔

جب برطانوی فوج کی قیادت جنرل ایلن بائی کے ہاتھ میں تھی اُس نے جنگ میں عثمانیہ سلطنت کی فوج کو شکست دی۔ اور 1917ء میں فاتحانہ انداز میں یروشلم میں داخل ہوا۔ اُس وقت ایلن بائی نے اعلان کیا۔

"آج صلیبی جنگ ختم ہوگئی ہے"

بلکہ اُسے یوں کہنا چاہیے تھا کہ آج یورپی صلیبیں ختم ہوگئیں۔

درحقیقت میرے نزدیک یورپی صلیبی جنگ آج بھی جاری ہے اور یہ جنگ اُس وقت تک جاری رہے گی جب تک مسلمان یورپی عیسائی اور یہودیوں کے ظلم وجبر کے خلاف بیت المقدس اور دُنیا کے دیگر مقامات پر جہاد کرتے رہیں گے۔

Marfat.com

یورپ کے کچھ لوگ یہودی بن گئے تھے جنہوں نے یورپی یہودی صہیونی تحریک کا آغاز کیا تھا انہوں نے مجنونانہ انداز میں بیت المقدس میں اسرائیل ریاست کی بحالی اور یہودیوں کی واپسی کی منزل کو حاصل کرنے کے لئے سرتوڑ کوششیں کیں۔

وہ یورپی یہودی جو مشرقی یورپ کے خضار (Khazar) قبائل سے تعلق رکھتے تھے ان کو یہودیت کے رنگ میں رنگ دیا گیا۔ سب لوگ جانتے ہیں کہ یورپ کے لوگ سامی النسل نہیں ہیں۔ وہ بڑی کامیابی سے راہنمائی کر رہے تھے اور اس راہنمائی کو پہلے سے زیادہ خطرناک اور غلط قسم کے ذرائع سے بیت المقدس میں اسرائیل ریاست کی بحالی کے لئے استعمال کر رہے تھے۔ جن کے ذریعے غیر یورپی کے لوگوں کو مجبور کیا جاتا تھا کہ وہ ان کا ساتھ دیں۔

پہلے اسرائیل کے یہودی مسلم ممالک میں امن سے رہتے تھے لیکن جب اسرائیل ریاست بحال ہوگئی تو وہ اسرائیل کی سیکولر ریاست کی طرف ہجرت کر گئے۔ انہوں نے غیر یورپی لوگوں پر ظلم و جبر کی تمام سرحدیں چالاکی اور ابلیسی انداز میں عبور کرلیں اور انتہا کردی۔

یورپی یہودی عیسائی ترتیب دنیا (ورلڈ آرڈر) نے یہودیوں کو اس حد تک محفوظ رکھا اور مستحکم بنایا کہ اب وہ ایک سپر پاور بن گیا ہے اور اب وہ بہت جلد دنیا میں حکمران ریاست بن جائے گا۔ عالموں اور دانشوروں کے لئے یہ لمحہ فکریہ ہے کہ

کیا یہ سب کچھ دنیا کی تاریخ میں حادثاتی طور پر ہوا ہے؟

کیا یہ سب کچھ کسی وضاحت اور مطلب کے بغیر ہوا ہے؟

اگر نہیں تو پھر یہ سب کچھ کیوں ہوا۔ اُسکی وضاحت کیا ہے؟

بہت سے علماء اور مصنفین ایسے ہیں جو ضدی ہیں وہ اپنے ضدی پن کی وجہ سے اپنے کندھوں کو جھٹک دیں گے اور ہماری بیان کی گئی باتوں کو محض اتفاق کہہ کر مسترد کر دیں گے۔ اُن کے علاوہ ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو اس کتاب میں پیش کئے گئے شواہد اور دلائل سے متاثر ہوں گے جن شواہد کو ہم نے قرآن حکیم اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی احادیث سے اخذ کیا ہے۔

ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ آج کی یہودی عیسائی یورپی عجیب و غریب اور پُر اسرار دنیا کی ترتیب (ورلڈ آرڈر) دراصل یاجوج و ماجوج کا ورلڈ آرڈر ہے۔

شہادت اس بات کو واضح کرتی ہے کہ جھوٹے مسیح اور مسیح کے مخالف دجال نے صہیونی

Marfat.com

یہودیوں کو اور اُن کے اتحادی عیسائیوں کو ورغلایا ہے اور اُن کو سبق پڑھایا ہے کہ وہ ہر اخلاقی اور مذہبی اُصول کی مخالفت کریں اور اسرائیل کو دنیا کی حکمران ریاست بنانے کی مجنونانہ کوشش کریں۔

چنانچہ یاجوج و ماجوج کے ورلڈ آرڈر کے گھوڑے پر سوار ہو کر کوششیں کی گئیں۔ جس کے آخر میں وہ یہودی جو دنیا میں ظلم و ستم کرنے پر تلے ہوئے ہیں اور اسلام کے خلاف جنگ کرنے پر اڑے ہوئے ہیں۔ اُن کو ایک دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا سامنا کرنا پڑے گا۔ کیونکہ اُنہوں نے ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مصلوب کرنے کا مطالبہ کیا تھا اُس وقت اللہ تعالیٰ جس نے یاجوج و ماجوج کو پیدا کیا ہے اور اُن کو بے مثال طاقت عطا کی ہے وہ خود یاجوج و ماجوج کے ناانصاف ورلڈ آرڈر (ترتیب دنیا) کو تباہ و برباد کر دے گا حدیث ہے۔

''اللہ تعالیٰ اُن لوگوں میں ہر ایک کی گردن پر پھوڑا پیدا کر دے گا جس سے اُن کی (یاجوج و ماجوج) اچانک موت واقع ہو جائے گی'' (صحیح مسلم)

اسی طرح حضرت محمد مصطفٰے احمد مجتبیٰ ﷺ نے پیشین گوئی فرمائی کہ

کسی طاقت سے نہ رُکنے والی مسلم فوج یروشلم کی طرف کوچ کرے گی جو بھی علاقہ یا ملک اُس کے راستہ میں آئے گا اُسے ظالموں کے قبضہ سے آزاد کرا لی جائے گی۔ اسرائیل کی مکار اور دغا باز ریاست تبدیل کر دی جائے گی۔ ظالموں اور دغابازوں کو سزا دی جائے گی۔ ظلم و ستم اور غلامی پر انصاف اور سچائی کی حکمرانی ہوگی اور سچ کا بول بولا ہوگا۔

اس کتاب کے مصنف کو یقین ہے کہ بیت المقدس کے اندر اور باہر بہت جلد زمانہ قریب میں مسلسل پیش آنے والے واقعات و حادثات اس کتاب کے موضوع اور موقف کو صحیح اور جائز ثابت کر دیں گے اور ان نقادوں کے نظریات و عقائد کو غلط اور بے بنیاد قرار دیں گے جنہوں نے اس کتاب کے مرکزی موضوع یا موقف سے اختلاف کیا تھا۔

قرآن حکیم کی سورۃ الکھف میں اور حضور اکرم ﷺ کی حدیث میں بیان کیا گیا ہے کہ یاجوج و ماجوج دو قسم کے لوگ ہوں گے۔ جو حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔ ان کو اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا اور اُن کو بہت زیادہ طاقت عطا کی اور اللہ تعالیٰ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ ان کو (یاجوج و ماجوج) میرے سوا کوئی تباہ نہیں کر سکتا۔

سورۃ الکھف میں یہ بھی بیان ہوا ہے کہ کس طرح یاجوج و ماجوج کو لوہے کی دیوار کے

Marfat.com

پیچھے روکا گیا تھا کیونکہ وہ اپنی بے پناہ طاقت سے فساد پھیلا رہے تھے وہ شرارت سے ظلم وستم، بگاڑ اور خرابی پیدا کر رہے تھے۔

سورۃ میں آگے چل کر یہ بھی بیان ہوا ہے کہ وہ اُن لوگوں کو ایذا پہنچاتے اور اُن سے جنگ کرتے تھے جو ایمان اور راست بازی کے ساتھ زندگی گزارتے تھے۔ وہ ایسے لوگوں کے خلاف لگاوٹ اور دشمنی رکھتے تھے۔ جو قدیم طرز زندگی اپنانے ہوئے تھے اور اپنے وجود کے بقا کے لئے سادہ خوراک استعمال کرتے تھے۔ (جس طرح ہیٹی، صومالیہ، انڈونیشیاء، پاکستان، بنگلہ دیش اور مصر کے لوگ ہیں)

اس طرح جو پیش منظر سامنے آتا ہے وہ مکمل طور پر بے دین اور اکھڑ لوگوں کا ہے جن کے سینوں میں حیوانوں کے دل ہیں۔

سورۃ الکھف میں مزید معلومات دی جارہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تنبیہ فرمائی۔

> کہ وہ فتنہ کا زمانہ جب آخری دور شروع ہوگا تو اللہ تعالیٰ اپنی مرضی سے دیوار کو مسمار اور تباہ کردے گا اور یاجوج و ماجوج دنیا میں آزاد کر دیئے جائیں گے۔ (جو قیامت کی نشانیوں میں بڑی نشانی ہے)

سورۃ الانبیاء میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

> وہ یاجوج و ماجوج دیوار کی مسماری کے بعد دنیا میں ہر طرف پھیل جائیں گے اور وہ لوگوں میں گھس جائیں گے اس طرح وہ اپنی قابل تسخیر طاقت کے ساتھ تاریخ میں پہلی مرتبہ پوری دنیا کا کنٹرول سنبھال لیں گے۔ یوں ایک ہی قسم کے لوگ دورُخی ورلڈ آرڈر کی وجہ سے پوری انسانیت پر حکمرانی کریں گے اس سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ وہ اس طرح غیر محسوس طریقے سے لوگوں میں گھس جائیں گے کہ کسی کو کانوں کان خبر نہ ہوگی۔ پھر وہ کوشش کریں گے کہ تمام لوگوں کو نئے فیشن میں ڈھال دیں اور پھر تبدیل کر کے اپنے جیسا ہی بنالیں۔

لیکن جب ترتیب دنیا (ورلڈ آرڈر) اُن کا ظلم وستم اور مذہب کے خلاف جنگ دیکھے گا تو

Marfat.com

یہ قدرتی ورلڈ آرڈر کے بالکل اُلٹ اور مخالف ہوگا۔

جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں وہ کبھی بھی معاشرے کے ایسے طور طریقوں سے متفق نہیں ہوں گے۔ وہ سورۃ الکہف کے اُن چند جوانوں کی طرح سوسائٹی سے متنفر ہونگے جو زوال آمادہ، بے دین اور اسلام کے خلاف جنگ کرنے والی سوسائٹی ہے وہ اس قسم کی سوسائٹی سے فرار اختیار کریں گے۔

☆......☆......☆

حدیث سے یاجوج وماجوج کی رہائی عیاں ہے:

صحیح بخاری میں بہت سی احادیث درج ہیں جن سے واضح طور پر ظاہر ہوتا ہے کہ یاجوج و ماجوج کی رہائی آج سے چودہ سو سال قبل حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ میں ہی شروع ہو چکی تھی۔ احادیث ہمیں مطلع کرتی ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نیند کی حالت میں بھی بصارت رکھتے تھے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے خواب میں دیکھا کہ یاجوج و ماجوج کی دیوار (ردم) میں سوراخ ہو چکا ہے ہم صرف ایک ہی دیوار (ردم) کو جانتے ہیں جن کا تعلق یاجوج و ماجوج سے ہے یہ وہی دیوار ہے جسے ذوالقرنین نے تعمیر کیا تھا۔

جب حضرت محمد ﷺ نیند سے بیدار ہوئے تو آپ ﷺ نے اُسی وقت سمجھ لیا کہ آپ ﷺ نے صحیح مشاہدہ کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُس دیوار کو مسمار کر دیا ہے لہٰذا آپ ﷺ نے فرمایا۔

"عربوں پر افسوس ہے کیونکہ تباہی اور بربادی اُن کے نزدیک آرہی ہے۔

آپ ﷺ نے انگلیوں کی مدد سے دائرہ بنایا اس طرح آپ ﷺ نے اُس سوراخ کو ظاہر کیا جو دیوار میں بن چکا تھا۔

جب قرآن حکیم نے اعلان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ خود اُس دیوار کو خاص وقت میں مسمار کر دیں گے۔ تو یہ واضح اشارہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کے ہی حکم سے وہ سوراخ دیوار میں بن گیا تھا۔ جس کا حضرت محمد ﷺ نے خواب میں مشاہدہ فرمایا تھا۔

Marfat.com

قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّيْ ۚ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّيْ جَعَلَهٗ دَكَّآءَ ۚ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّيْ حَقًّا

آپ نے فرمایا۔ کہ (دیوار) میرے رب کی رحمت ہے لیکن جب اللہ تعالیٰ کا وعدہ آ پہنچا تو وہ اس دیوار کو مسمار کر کے مٹی میں تبدیل کر دے گا اور میرے رب کا وعدہ ضرور پورا ہوگا۔

(قرآن حکیم۔سورۃ الکھف 98-18)

چنانچہ یہ بھی واضح تھا کہ وہ سچی بصارت اس خبر کی ترسیل تھی کہ یاجوج و ماجوج کی رہائی شروع ہو چکی ہے۔ اُس دن سے جب حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے خواب دیکھا تھا اور عربوں کو خبردار کیا تھا۔

یہ واقعہ حضرت امام بخاریؒ کی کتاب صحیح بخاری میں درج ہے جس کو مذہب اسلام میں سند کا درجہ حاصل ہے۔

لہٰذا قارئین کو کئی ایک احادیث میں تکرار سے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ ان احادیث میں اختلاف نہیں ہے بلکہ تکرار ہے۔ اُن سب کا موضوع اور مواد یکساں ہے۔ اگر کوئی ایک حدیث مختلف کئی لوگوں سے روایت ہے تو اُس کے متن یا الفاظ میں معمولی سا فرق ہے مگر اصل موضوع میں کوئی اختلاف نہیں ہے اس طرح متواتر احادیث اس موضوع کو مستحکم اور مستند بناتی ہیں۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ نے فرمایا کہ

> ''یاجوج و ماجوج کی دیوار (ردم) میں ایک سوراخ بن گیا ہے۔ وہیب نے 90 نمبر بیان کیا جو حضور اکرم ﷺ نے اپنے انگوٹھے اور شہادت کی انگلی سے بنایا''

اسی طرح حضرت زینبؓ بنت جحش نے روایت کی ہے کہ

> ''ایک دن اللہ کے رسول ﷺ خوف کی حالت میں میرے گھر میں داخل ہوئے اور فرمانے لگے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔
>
> افسوس ہے عربوں پر جن کے نزدیک برائی (شیطانیت) پہنچ چکی ہے آج یاجوج و ماجوج کی ردم (دیوار) میں اس قدر سوراخ بن گیا ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے اپنے انگوٹھے اور شہادت کی اُنگلی سے دائرہ بنایا''

Marfat.com

حضرت زینبؓ بنت جیش مزید بیان کرتی ہیں

''میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ کیا ہم پھر بھی تباہ ہو جائیں گے جبکہ ہمارے سچے اور متقی لوگ موجود ہیں۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ ہاں۔ (پھر بھی تم تباہ ہو جاؤ گے) برائی، بدی اور زوال بڑھتا جا رہا ہے (وہ اس قدر بڑھ جائے گا کہ پوری دنیا پر چھا جائے گا'') (صحیح بخاری)

اسی طرح حضرت زینبؓ بنت جیش سے روایت ہے کہ

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ ایک دن میرے گھر تشریف لائے آپ ﷺ نے اُس وقت خوف زدہ تھے آپ ﷺ نے فرمایا۔

''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں افسوس ہے عرب کے باشندوں پر کیونکہ شیطانیت قریب آچکی ہے۔ آج یاجوج و ماجوج کی ردم میں سوراخ ہو گیا ہے۔ اتنا بڑا (آپ ﷺ نے اپنی دونوں انگلیوں سے دائرہ بنایا)

زینب نے پوچھا

اے اللہ کے رسول ﷺ۔ کیا ہم بھی تباہ ہو جائیں گے جب کہ ہمارے درمیان متقی لوگ موجود ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا۔

ہاں۔ (تم بھی تباہ ہو جاؤ گے)

(برائی اور زوال بڑھتا جا رہا ہے اور اب پوری دنیا پر پھیل جائے گا)

(صحیح بخاری)

حضرت زینبؓ بنت جیش نے بیان کیا ہے کہ

ایک دن حضرت محمد مصطفٰے احمد مجتبیٰ ﷺ میرے ہاں تشریف لائے اور فرمایا۔

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ افسوس ہے کہ عربوں کو خطرہ ہے۔ جو قریب آ گیا ہے اس طرح یاجوج و ماجوج کی دیوار میں سوراخ ہو گیا ہے۔ (آپ ﷺ نے انگوٹھے اور شہادت کی اُنگلی سے دائرہ بنایا)

Marfat.com

حضرت زینبؓ بنت جیش نے پوچھا

اے اللہ کے رسول ﷺ۔ کیا ہم سب تباہ ہو جائیں گے جبکہ پارسا اور متقی لوگ ہمارے درمیان موجود ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا۔ ہاں۔ (تم سب برباد ہو جاؤ گے)

برائی اور زوال بڑھتا جاتا ہے۔ (یعنی اس قدر بڑھ جاتا ہے کہ دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے) (صحیح بخاری)

حضرت اُم سلمٰیؓ سے روایت ہے کہ

حضرت محمد رسول اکرم ﷺ نیند سے بیدار ہوئے تو فرمایا۔

اللہ عظیم ہے اُس نے کتنا بڑا (کس قدر زیادہ) خزانہ زمین پر بھیجا ہے اور کس قدر بڑا (کس قدر زیادہ) مصائب اُس نے زمین پر نازل فرمائے۔ (یہ وہی موقع دکھائی دیتا ہے جب آپ ﷺ نے دیوار میں سوراخ دیکھا تھا) (صحیح بخاری)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے۔

کہ ایک مرتبہ حضور اکرم ﷺ خانہ کعبہ میں طواف فرما رہے تھے آپ ﷺ نے اُس وقت اونٹ پر سوار تھے ہر مرتبہ جب آپ ﷺ حجرا اسود کے کونے پر پہنچتے تھے تو اُس کی طرف ہاتھ سے اشارہ کر کے فرماتے تھے۔ اللہ اکبر۔

حضرت زینبؓ نے کہا۔

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

یاجوج و ماجوج کی دیوار میں ایک سوراخ اس طرح بن چکا ہے (آپ ﷺ نے شہادت کی اُنگلی اور انگوٹھے سے صفر کا ہندسہ بنایا) (صحیح بخاری)

صحیح بخاری میں درج یہ احادیث جو مختلف چار صحابہ اکرام حضرت ابو ہریرۃؓ، حضرت زینبؓ بنت جیش، حضرت ام سلمٰیؓ اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے بیان کی ہیں۔ سب کی سب واضح ہیں اور سب کا تعلق یاجوج و ماجوج کی ردم (دیوار) سے ہے جس میں سوراخ بن چکا ہے اور خاص طور پر عربوں کے لئے منحوس نتائج ہیں۔

Marfat.com

یہ سب کو معلوم ہے کہ دنیا میں ایک ہی ردم (دیوار) ہے جس کا تعلق یاجوج و ماجوج سے ہے اور یہ وہی دیوار ہے جس کو ذوالقرنین نے تعمیر کیا تھا۔ چنانچہ اب اس نتیجہ سے کسی صورت بھی فرار ممکن نہیں کہ ذوالقرنین نے جو دیوار تعمیر کی تھی وہ دیوار حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی حیاتِ طیبہ میں ہی مسمار ہو گئی تھی۔

☆......☆......☆

دنیا میں اور گلیلی سمندر میں پانی:

مذکورہ بالا تمام احادیث سے ہم نے جو نتیجہ اخذ کیا ہے۔ اُسکی تائید میں ایک اور شہادت موجود ہے۔

مثال کے طور پر

> یاجوج و ماجوج کی حیثیت ہم پہلے ہی بیان کر چکے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ یاجوج و ماجوج اس قدر زیادہ پانی استعمال کرتے ہیں کہ دریاؤں اور جھیلوں کا پانی خشک ہو جائے گا۔

دنیا پہلے ہی اس معاملے میں ٹھیک طرح سے تجربہ کر رہی ہے کہ میٹھے پانی کے ذرائع دن بدن ختم ہوتے جا رہے ہیں جبکہ اقوام اور قبائل میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ اور اس بات کا خدشہ ہے کہ آنے والے زمانے میں پانی کی وسائل میں کمی کی وجہ سے دنیا میں جنگیں ہوں گی۔

ایک ڈرامائی شہادت جس کا تعلق پانی اور یاجوج و ماجوج کی رہائی سے ہے وہ یوں ہے کہ احادیث میں بیان ہو چکا ہے کہ یاجوج و ماجوج یروشلم جاتے ہوئے گلیلی سمندر کے قریب سے گزریں گے اور اُس سمندر سے اس قدر پانی پئیں گے کہ وہ خشک ہو جائے گا ایک حدیث ہے

یہ سب کچھ ایسے حالات میں ہوگا کہ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر یہ الفاظ منکشف کرے گا۔

> ''میں اپنے بندوں میں سے ایسے لوگوں کو سامنے لایا ہوں۔ جن کے خلاف کوئی بھی جنگ کرنے کے قابل نہ ہوگا۔ تم اپنے لوگوں کو طور پہاڑ پر حفاظت سے لے جاؤ۔ پھر اللہ تعالیٰ یاجوج و ماجوج کو بھیجے گا۔

Marfat.com

اور وہ ہر پہاڑ سے نیچے اُتریں گے۔ اُن میں سے پہلا قبیلہ جھیل تبریاس کے پاس گزرے گا (گلیلی سمندر) اور اُس میں سے پانی پیئے گا۔ لیکن جب آخری قبیلہ وہاں سے گزرے گا تو وہ کہے گا یہاں کبھی پانی ہوتا تھا'' (صحیح مسلم)

آج گلیلی سمندر میں پانی کی سطح اس قدر کم ہے کہ اس کو تقریباً مردہ تصور کیا جاتا ہے یعنی اُس کے خشک ہونے میں زیادہ وقت نہیں لگے گا۔

اس وقت جبکہ ہم اس کتاب کو تصنیف کر رہے ہیں مذکورہ سمندر کا پانی کالی لکیر کی سطح یعنی 214.4 میٹر سطح سمندر سے نیچے ہے اور تیزی سے نیچے گرتا جا رہا ہے لیکن جب پانی اس سطح سے بھی نیچے چلا جائے گا تو جھیل سے پانی حاصل کرنا مشکل ہو جائے گا جو اسرائیل کے لئے پانی حاصل کرنے کا ایک بہت بڑا وسیلہ ہے۔ جب پانی کی سطح نیچے چلی جائے گی تو اُس وقت پمپس بھی کام کرنا چھوڑ دیں گے کیونکہ پمپس پانی کی سطح سے اونچے ہوں گے۔

گلیلی سمندر میں پانی کی سطح اتنی تیزی سے نیچے جا رہی ہے کہ اُس کے خشک ہونے کا امکان بہت قریب ہے عین ممکن ہے کہ جب تک ہماری یہ کتاب چھپ کر قارئین کے ہاتھوں میں جائے گی تب تک مذکورہ سمندر کے خشک ہونے کا حادثہ ہو چکا ہوگا۔

درحقیقت کچھ خبریں وقت سے پہلے ہی شائع ہو چکی ہیں جن کو اس کتاب میں شائع ہونے سے پہلے شامل کرنا ضروری ہے۔ خبر یہ ہے کہ اسرائیل نے گلیلی سمندر سے پانی پہنچانے والے پمپس بند کر دیئے ہیں یوں اسرائیل کو سب سے بڑے پانی کے ذخیرے میں سے 26 جنوری 2009ء کو پانی ملنا بند ہو گیا ہے۔ کیونکہ پانی کی سطح کالی لکیر سے بھی 16 انچ تک نیچے چلی گئی ہے جہاں سے پمپس کے ذریعے پانی نکالنا سختی سے ممنوع ہے۔

قارئین کرام سے درخواست ہے کہ وہ اپنے آپ کو باخبر رکھنے کے لئے انٹرنیٹ پر Lake Kinneret Black Line میں گلیلی سمندر ضرور دیکھیں۔ یاجوج و ماجوج کی رہائی کے متعلق دنیا میں اس سے بڑھ کر اور کیا ڈرامائی ثبوت ہوگا کہ دنیا کی بڑی بڑی جھیلیں خشک ہوتی جا رہی ہیں مثلاً کینیڈا کی سب سے بڑی جھیل جو دنیا میں تازہ پانی کا سب سے بڑا ذخیرہ ہے وہ بھی اب پانی کی نچلی سطح پر ہے۔

Marfat.com

یاجوج وماجوج کا یروشلم سے تعلق کے بارے میں حدیث:

آخر کار قرآن پاک کی سورۃ الانبیاء کی آیات میں دوسری اور آخری مرتبہ یاجوج وماجوج کا ذکر آیا ہے۔ ''ان آیات میں اُس شہر کی طرف سے اشارہ ملتا ہے جس شہر کو اللہ تعالیٰ نے تباہ اور برباد کر دیا تھا۔ اور اُس کے باشندوں کو وہاں سے نکال دیا تھا اور پابندی لگا دی تھی کہ وہ کبھی بھی اس شہر میں واپس نہیں آئیں گے اور نہ ہی اُسکی ملکیت کا دعویٰ کریں گے۔'' تاہم اسی آیت میں آگے چل کر اعلان کیا ہے کہ

اس پابندی پر اُس وقت تک عمل جاری رہے گا جب تک یاجوج وماجوج رہا نہیں ہو جاتے اور دنیا میں ہر طرف پھیل نہیں جاتے اور ہر مفید مقام پر قبضہ نہیں جما لیتے۔

وَحَرٰمٌ عَلٰى قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَآ اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ۝ حَتّٰٓى اِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ۝

ترجمہ: اس شہر کے اُن لوگوں پر پابندی ہے جس شہر کو ہم نے تباہ کر دیا اس شہر کے لوگ واپس نہیں آئیں گے اور اپنا شہر ہونے کا اس وقت تک دعویٰ نہیں کریں گے جب تک یاجوج وماجوج رہا نہیں ہو جاتے اور ہر طرف پھیل نہیں جاتے وہ پھر ڈھلوان سے اُتر کر مفید مقامات پر قبضہ نہیں جما لیتے۔ (سورۃ الانبیاء 96-95-21)

اگر ہم اُس شہر کی شناخت کر سکتے ہیں تو اُس کا ثبوت بھی موجود ہے کہ اُس شہر کے لوگ پہلے ہی واپس آ چکے ہیں اور انہوں نے اس شہر کی ملکیت کا دعویٰ بھی کر دیا ہے کہ وہ اُن کا وہی شہر ہے جہاں سے وہ اللہ تعالیٰ کی مرضی سے نکالے گئے تھے۔ ان باتوں سے یاجوج وماجوج کی رہائی اور ان کی شناخت کے متعلق مزید ثبوت وشواہد حاصل ہوتے ہیں۔

علاوہ ازیں نظام معانی کو بنیاد بنا کر اس موضوع کا آسانی سے تجزیہ کیا جا سکتا ہے چنانچہ اس شہر کی شناخت کے لئے ہمارا طریق کار یوں ہو سکتا ہے کہ سب سے پہلے ہم قرآن حکیم اور احادیث میں اس شہر کو تلاش کریں پھر یاجوج وماجوج سے متعلق اُس شہر کے بارے میں معلومات جمع کریں۔ تبھی کسی حتمی نتیجے پر پہنچ سکتے ہیں۔

چنانچہ جب ہم مذکورہ بالا سارے عمل سے گزرے تو معلوم ہوا کہ وہ شہر یروشلم ہی ہے جہاں سے یاجوج وماجوج نکالے گئے تھے۔

Marfat.com

سب سے پہلے ہم اُس حدیث کا حوالہ پیش کرتے ہیں۔ جس میں بیان کیا گیا ہے کہ یاجوج و ماجوج گلیلی سمندر کے قریب سے گزریں گے۔ وہ سمندر یروشلم سے پچاس کلومیٹر کے فاصلے پر شمالی جانب موجود ہے۔ علاوہ ازیں جس شہر کا تعلق یاجوج و ماجوج سے بیان کیا گیا ہے وہ بیت المقدس یعنی یروشلم ہی ہے۔

صحیح مسلم میں درج ہے۔

یاجوج و ماجوج چلتے جائیں گے یہاں تک کہ الخمر پہاڑ پر پہنچ جائیں گے
اور یہ بیت المقدس کا پہاڑ ہے (یعنی یروشلم)

دوسری بات یہ ہے کہ ہم قرآن حکیم کی دو سورتوں سورۃ الانبیاء اور سورۃ آل عمران میں یکسانیت اور موضوع میں متشابہت پاتے ہیں کیونکہ ان دونوں سورتوں میں مکہ کا ذکر ہے جس کا قدیم نام بکہ ہے۔

قرآن حکیم کی آیات میں نہ تو ہم کوئی مثال شامل کر سکتے ہیں اور نہ ہی قرآن حکیم کی آیات کے معانی اور تفہیم کی وضاحت کر سکتے ہیں جب تک اُن معلومات اور واقعات کا حوالہ پیش نہ کریں جو اس مقدس کتاب کے علاوہ دیگر کتب یا ذرائع سے حاصل ہوتے ہیں۔

قرآن حکیم نے ہمیں مطلع کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس بنی اسرائیل کو دیا تھا۔ (قرآن۔ سورۃ المائدہ 24-5) بیت المقدس کا دارالخلافہ یروشلم ہے جس کی تاریخ یہ ہے کہ آج سے تقریباً 2000 سال قبل اسرائیل کے لوگوں کو شہر سے نکال دیا گیا تھا۔ تاہم وہ لوگ اب واپس اپنے شہر میں آ چکے ہیں اور انہوں نے دعویٰ کیا ہے کہ یہ اُن کا اپنا شہر ہے جو بالکل اسی مقام پر واقع ہے جس کا تعلق سچے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم سے ہے۔ کیونکہ وہ یروشلم سے ہی پوری دنیا پر حکمرانی کریں گے۔

اسی طرح جھوٹا مسیح دجال بھی یروشلم سے ہی ساری دنیا پر حکومت کرنے کی کوشش کرے گا۔ جیسا کہ تاریخ اپنے اختتام کی طرف بڑھ رہی ہے لہٰذا دنیا میں واشنگٹن اور لندن اور دیگر ایسے شہروں کی بجائے آئندہ یروشلم ہی دنیا کا مرکز ہوگا۔

یاجوج و ماجوج سے تعلق رکھنے والے شہر کی پہچان جو قرآن حکیم نے ہمیں بتائی ہے یا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا ہے جن پر قرآن نازل ہوا اور جو قرآن پاک کے مصدقہ اور مستند معلم ہیں کہ یہ وہی بیت المقدس کا شہر ہے جسے یروشلم کہتے ہیں۔

Marfat.com

ہمارا مقصد قرآن پاک کے علماء کو ترغیب دینا ہے کہ وہ تاریخی عمل میں ظاہر ہونے والے واقعات کا ناقدانہ جائزہ لیں اور مشاہدہ کریں اور اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کو پہچانیں یوں وہ بالکل صحیح شہر کو پہچان لیں گے۔

قرآن حکیم نے اپنے اس معجزانہ متن پر صحیح اور خاص توجہ دینے کی ہدایت فرمائی ہے۔

سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي أَنفُسِهِمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ ۗ أَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ أَنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ۞

ترجمہ: وقت آنے پر ہم اُن کو اپنا پیغام اچھی طرح سمجھا دیں گے (جس طریقے سے وہ سمجھتے ہیں) دور آفاق میں (کائنات کے) اور ان کے اپنے نفوس میں (جس میں تاریخی عمل میں پیش آنے والے واقعات شامل ہیں) یہ تمام اُن پر واضح ہوگا کہ حقیقت میں یہی سچ ہے۔ (اُن کے لئے جاننا) یہ کافی نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کے لئے گواہ ہے۔ (سورۃ فصلت 53)

☆......☆......☆

اقبال ، انصاری اور سید انصاری:

ڈاکٹر محمد اقبال معروف مسلم فلاسفر اور شاعر تھے۔ اُنہوں نے نزول قرآن کے اس پہلو کو پہچانتے ہوئے اُصول تفسیر کے طریق کار کا اطلاق کیا ہے۔ قرآن پاک کی خاص آیات کی اہمیت اور اُن کے معانی کی تفہیم کے لئے انہوں نے ناقدانہ نظر سے تاریخی پس منظر میں مشہور واقعات کا جائزہ لیا ہے۔

انہوں نے یروشلم میں 1971ء میں ہونے والی یورپی صلیبی جنگ کا اپنی اُردو شاعری میں جواب دیا ہے اُنہوں نے بتایا ہے کہ یاجوج وماجوج کی تمام افواج رہا ہو چکی ہیں۔
نظم میں اُنہوں نے مسلمانوں کی توجہ قرآن پاک کی سورۃ الانبیاء کی دو آیات کی تلاوت اور مطالعے کی طرف دلائی ہے جس کا اختتام لفظ ینسلون پر ہوتا ہے اور اُن کا یاجوج وماجوج سے تعلق ہے۔

کھل گئے یاجوج اور ماجوج کے لشکر تمام
چشم مسلم دیکھ لے تفسیر حرف ینسلون

(بانگ درا۔ ظریفانہ)

Marfat.com

یہ حقیقت حیران کن ہے کہ اقبال قرآن پاک کی ان دو بے حد اہمیت کی حامل آیات کے معانی کی گہرائی میں اُترے تھے اور اُس شہر یروشلم کی شناخت کر لی تھی۔ جب 1917ء میں ہونے والی صلیبی جنگ میں یورپ کے لوگ یروشلم کو آزاد کرانے میں کامیاب ہوئے تھے بالاخر 1948ء میں بیت المقدس میں اسرائیلی ریاست بحال کر دی گئی۔

علامہ اقبال کی اُردو شاعری میں مسلمانوں کی توجہ قرآن حکیم کی سورۃ الانبیاء کی دو آیات کی طرف دلائی گئی ہے۔ اسی طرح اُس شہر (یروشلم) کی طرف اسلام کے عظیم عالم مولانا فضل الرحمٰن انصاری نے توجہ دلائی ہے جو علامہ اقبال کے مایہ ناز شاگرد ہیں۔ انہوں نے علامہ اقبال کے شناخت کیے ہوئے شہر یروشلم کی تصدیق کی ہے اور اُسکی شہادت انہوں نے ابراہیم احمد بوانی کے معرکتہ آلارا کتابچے جس کا عنوان ہے ''یاجوج و ماجوج اور ریاست اسرائیل'' سے لی ہے۔ یہ کتابچہ تقریباً پچاس برس پہلے پاکستان سے شائع ہوا تھا۔ (اس کتابچے پر اشاعت کی تاریخ درج نہیں ہے) اس کتابچے میں سورۃ الانبیاء کی دونوں آیات اور شہر پر بحث کی گئی ہے بوانی صاحب نے اس کتابچے میں بتایا ہے۔

''ہمارا پختہ ایمان ہے جس کے لئے ہمارے پاس واضح اور ٹھوس دلائل (آئیندہ صفحات میں) موجود ہیں۔ وہ یہ کہ اس آئینہ میں خاص شہر یروشلم کا ذکر موجود ہے۔ انہوں نے مزید بیان کیا کہ قرآن پاک کی اس آیت (سورۃ الانبیاء 96-95) میں بلاشبہ ریاست اسرائیل کے وجود میں آنے کے بارے میں ذکر ہے۔ بلاشبہ اس سے یاجوج و ماجوج کی طاقت کو تقویت ملتی ہے انہوں نے مولانا فضل الرحمٰن کے احسان کو بھی تسلیم کیا ہے۔

کہ وہ آیت جس میں یاجوج و ماجوج کی اُس شہر میں واپسی کا ذکر ہے جس کو تباہ کر دیا گیا تھا۔ ڈاکٹر انصاری کی توضیح و تشریح نے مجھے ترغیب دلائی کہ میں اس ضمن میں تحقیق کروں اور اس موضوع پر لکھوں۔

ہم صرف اس حقیقت پر ماتم اور آہ و زاری کر سکتے ہیں جن کی وجہ سے ڈاکٹر انصاری بے خبر رہے اور لکھنے کے لئے اس موضوع کا انتخاب نہ کر سکے یا عوام کے سامنے کھل کر بول نہ سکے۔ تاہم یہ بات یقینی ہے کہ ان میں اس قدر قابلیت موجود تھی کہ وہ یروشلم شہر کی شناخت کر سکتے تھے۔ وہ نظام معانی اور اُصول تفسیر کے طریق کار کے ذریعے اس موضوع سے متعلق حقیقت کو تلاش کر سکتے تھے۔

Marfat.com

تاہم ان تمام باتوں کے باوجود اس کتاب کے مصنف نے بھی اس شہر کی شناخت کی ہے جن کا ذکر سورۃ الانبیاء میں موجود ہے اور وہ شہر یروشلم ہے۔

ہم قرآن حکیم کی ان آیات کا ادراک رکھتے ہیں جن کا تعلق مذکورہ بالا موضوع سے ہے۔ ہم یہ بھی سمجھتے ہیں کہ وہ ایسی واپسی اُس وقت تک ممکن نہیں ہوسکتی، جب تک یاجوج وماجوج رہا نہیں ہوجاتے اور ہر سمت پھیل نہیں جاتے۔

باالفاظ دیگر اس وقت جبکہ اسرائیل کے لوگ واپس یروشلم آچکے ہیں اور دعویٰ کرتے ہیں کہ یہ اُن کا اپنا ہی شہر ہے۔ تو اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یروشلم کو آزاد کرانے کے لئے جو ایک ہزار سالہ صلیبی جنگیں ہوتی رہی ہیں۔ اُن کے پیچھے یاجوج وماجوج کا فلسفہ یا مسئلہ موجود تھا۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ یاجوج وماجوج کافی عرصہ پہلے رہا ہوچکے تھے۔ اب ہم اس کتاب کے ذریعے اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ اس کتاب کے لکھنے کا مقصد دلائل سے یہ ثابت کرنا تھا کہ وہ مقدمہ جو جدید زمانے کے معتبر مسلمان علماء نے بھڑکایا تھا۔ اُسے اب منطقی انجام دینا ضروری ہے۔

ان عظیم علماء میں ڈاکٹر محمد اقبال اُن کے شاگرد ڈاکٹر محمد فضل الرحمٰن انصاری اور ترکی کے مسلمان عالم بدیع الزمان سید انصاری شامل ہیں۔

یہاں ہم ایک اور قابل غور شہادت پیش کرتے ہیں کہ اس جدید زمانے میں دنیا کے ممالک کو ایک دوسرے کے قریب لانے (Globalization) کا فلسفہ بھی اپنی نوعیت کا منفرد ہے جبکہ منحوس معاشرتی برائیاں دن بدن بڑھتی جارہی ہیں اور دنیا کو اپنے جال میں گھیر رہی ہیں۔

تمام انسانیت میں بے دین، زوال پذیر مغربی طرز زندگی ایک حیران کن عذر داری ہے (جس مین اسلامی دنیا بھی شامل ہے) جس کو یاجوج وماجوج کی طویل عرصہ پہلے رہائی کے موضوع پر بحث کرنے کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے۔

ہم یہ کام دوسرے اُن لوگوں پر چھوڑتے ہیں جو اس کتاب کے مرکزی خیال (موقف) سے متاثر اور متفق ہوئے ہیں اور وہ اس کتاب میں اُٹھائے گئے موضوع کے متعلق مزید دلائل اور ثبوت پیش کرسکتے ہیں۔

Marfat.com

باب (7)

یاجوج وماجوج کی رہائی کا مفہوم

Marfat.com

یاجوج وماجوج کی رہائی کا مفہوم

جب یاجوج و ماجوج کی رہائی عمل میں آتی ہے تو ظاہر ہے کہ ذوالقرنین کے مخالف طاقت قائم ہو جائے گی اور وہ طاقت لازمی طور پر بے دین بنیادوں پر قائم ہوگی اور اُس طاقت سے ظالموں کو سزا دینے کی بجائے معصوم اور مظلوم لوگوں کو دبانے کے لئے استعمال کی جائے گی۔ وہ طاقت اُن لوگوں کے خلاف بھی استعمال کی جائے گی جو اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں اور راست بازی سے زندگی بسر کرتے ہیں۔

بالآخر وہ طاقت انسانی حقوق کو مکمل طور پر غصب کرنے، ظلم وستم روا رکھنے، تباہی و بربادی لانے اور قدامت پسند لوگوں کا استحصال کرنے کے لئے استعمال کی جائے گی۔ علاوہ ازیں دنیا کے غریبوں کی تعداد کو بہت زیادہ کم کرنے کے لئے استعمال کی جائے گی بے شک وہ کتنے ہی مفلس اور محتاج کیوں نہ ہوں۔

برکتوں والے قرآن حکیم کی سورۃ الکھف ہمیں بتاتی ہے کہ دنیا میں یاجوج و ماجوج کی رہائی کا کیا مفہوم ہے؟

اللہ سبحان وتعالیٰ اس سورۃ جس کا عنوان ذوالقرنین ہے اُس سورۃ میں اس عظیم مسافر کا ذکر فرماتے ہیں۔ جس نے زمین کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک کا سفر اختیار کیا۔

ہم نے اس کتاب کے گذشتہ صفحات میں بیان کیا ہے کہ عربی لفظ قرن کا مطلب ہے سینگ یا زمانہ، لیکن قرآن پاک میں قرن کا لفظ ہمیشہ زمانہ (دور) کے معنوں میں استعمال ہوا ہے اور کبھی بھی اور کہیں بھی سینگ کے معنوں میں استعمال نہیں ہوا۔ چنانچہ اس مفہوم کے لئے اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر اشارے کئے ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ ذوالقرنین کا مطلب دو زمانے یا دو دور ہیں۔

ان دو زمانوں میں سے پہلا زمانہ وہ ہے۔ جس کا تعلق ذوالقرنین سے ہے۔ اُس زمانے میں اُن لوگوں کو طاقت عطا کی گئی جو اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے تھے۔ اُس دور میں طاقت ظالموں کے خلاف استعمال کی گئی اور ان لوگوں کی حمایت میں استعمال کی گئی جو اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے تھے اور حق سچ کی بات کرتے تھے۔ جو انسانی حقوق کی عزت اور حفاظت کرتے تھے اور پرانے انداز سے سادہ

Marfat.com

زندگی گزارتے تھے۔

دوسرا زمانہ وہ ہوگا جس کا تعلق یاجوج و ماجوج سے ہے اور جو اُن کی دنیا میں رہائی سے شروع ہوگا۔ چنانچہ جب رہائی کا واقعہ پیش آئے گا تو ذوالقرنین کے مخالف اُصولوں کی بنیاد پر لوگوں کو طاقت دی جائے گی۔ یعنی لازمی بے دین ہونے کی بنیاد پر طاقت دی جائے گی جس میں ظالموں کو سزا دینے کی بجائے معصوم اور مظلوم لوگوں کو دبانے کے لئے طاقت استعمال کی جائے گی اور اُن لوگوں کو خاص طور پر نشانہ بنایا جائے گا جو اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں سادگی اور راست بازی سے زندگی بسر کرتے ہیں۔

اس دور میں طاقت انسانی حقوق کو مکمل طور پر غصب کرنے، لوگوں کو دبانے ڈرانے اور اُن لوگوں کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کے لئے استعمال کی جائے گی جو پرانے انداز سے سادہ اور سچائی کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں ان غریبوں کو تعداد میں کم کرنے کے لئے جو بے حد مفلس اور محتاج ہیں طاقت کا استعمال کیا جائے گا۔

موجودہ زمانہ بالکل صحیح طور پر دوسرا ہی زمانہ ہے۔ جدید مغربی تہذیب آج کی دنیا میں طاقت رکھتی ہے۔ لیکن اس طاقت کا حصول لازمی طور پر بے دینی اور خدا کے بغیر تصور پر قائم ہے آج کل طاقت کو یوں استعمال کیا جا رہا ہے۔

- ☆ معصوم لوگوں پر اس انداز سے ظلم وستم کیا جا رہا ہے کہ ظالموں کو تحفظ اور امداد دی جا رہی ہے اور اُن لوگوں کی حمایت کی جاتی ہے جن کا مزاج غیر عادلانہ ہے۔
- ☆ مذہب کو بنیاد بنا کر عام لوگوں کے ساتھ اور خصوصاً مسلمانوں کے ساتھ جنگ کی جا رہی ہے اور جنگ میں اُن لوگوں کو نشانہ بنایا جا رہا ہے جو اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں اور حق سچ کی زندگی بسر کرتے ہیں۔
- ☆ اُن لوگوں کو ظلم وجبر کا نشانہ بنایا جاتا ہے جو قدامت پسند ہیں اور اپنا تحفظ نہیں کر سکتے انسانی حقوق کو پامال کیا جاتا ہے اور لوگوں کو لال بیگوں کی طرح کچلا جاتا ہے اور اُن کی بیخ کنی کی جاتی ہے۔

ابھی کل کی ہی بات ہے کہ پڑوسی ممالک شمالی اور جنوبی امریکہ، آسٹریلیا، جنوبی افریقہ اور ہیٹی میں انسانی نسل کشی اور ظلم و جبر کا شور بلند ہوا۔ جو نہایت ہی ظالمانہ اور افسوسناک طرزِ عمل کی

Marfat.com

بھونڈی مثال ہے۔ جو آج بھی وحشیانہ، بہیمانہ اور دوسروں کو اذیت دے کر خوش ہونے کی شکل میں عراق، افغانستان اور صومالیہ وغیرہ میں جاری ہے۔

تاریخ میں ایسی بے دردبربّریت، ظلم وستم، تباہی وبربادی کی مثال نہیں ملتی۔ جیسا کہ مغربی یورپی تہذیب نے افریقہ کے کالے لوگوں کو غلام بنانے اور متحدہ ریاست ہائے امریکہ اور کینیڈا کی فلک بوس شاندار عمارتوں کی تعمیر میں اُن سے مشقت لی جاتی ہے۔ اسی طرح کا سلوک جنوبی اور وسطی امریکہ میں ہندوستانی لوگوں کے ساتھ روا رکھا جاتا ہے اور سفید فام لوگوں کو حکمران اور امیر ترین بنایا جاتا ہے۔

میلکم ایکس (Malcom X) کی ایک طاقتور اور قابل اعتماد آواز شمالی امریکہ کے کھلم کھلا ظلم وستم کی تشہیر کے لئے اُبھری تھی۔ جنوبی امریکہ کے مظلوم ہندوستانی اب وینیز ویلا کے ہیوگوشاویز اور بولیویا میں ایوموارلس کی صورت میں (دونوں برابر کی طاقتور اور تسلیم شدہ آوازیں ہیں) ظاہر ہو رہے ہیں۔ وہ دونوں ظلم وجبر کے خلاف آزادی کے علمبردار ہیں۔

مغرب کے سفید چہرے (تمام سفید لوگ ظالم نہیں ہیں) اب اس قدر اردگرد کی دنیا میں بد صورت ذلیل اور حقیر ہو گئے ہیں کہ اپنا image بہتر کرنے کے لئے ایک کالے امریکہ کو صدارت کی کرسی پر بٹھانا ہے۔ جس کے پیچھے چھپ کر وہ جنونانہ خبط جاری رکھیں اور پوری دنیا پر اپنے آمرانہ، اقتصادی اور سیاسی غلبے کو مسلسل بڑھاتے رہیں۔

تاریخ شاہد ہے کہ جب بھی کبھی مغربی تہذیب نے غیر یورپی علاقوں پر قبضہ جمایا۔ تو اُس علاقے کی آبادی کو خطرات کا سامنا کرنا پڑا۔ بعض مرتبہ ایسا بھی ہوا کہ اُن کو غلام بنا لیا گیا اور پھر اُن کو محتاج اور قلاش بنا دیا گیا۔

آپ 26 جون 1938ء کے ہندوستان کے سنڈے ٹائمز اخبار میں شائع ہونے والی اس رپورٹ کو غور سے پڑھیں۔ جس کو ہمارے اُستاد ڈاکٹر فضل الرحمٰن انصاری نے بڑی محنت اور تندہی سے محفوظ رکھا ہے۔

☆......☆......☆

Marfat.com

تسمانیہ کے برطانوی ریکارڈ میں پوری نسل کا استحصال:

جے ڈبلیو پنٹر نے اپنے مشاہدے اور محنت سے تسمانیہ کی المیہ تاریخ کو کھوج نکالا جس میں بتایا گیا ہے کہ کس طرح شاہی توسیعی عزائم نے 104 سالوں میں پوری نسل کا استحصال کیا۔

تسمانیہ جزیرے کا نام ایبل جانسن تسمان کے نام پر مشہور ہوا۔ جس نے 1642ء میں اسے دریافت کیا تھا۔ ابھی ڈیڑھ صدی ہی نہیں گزری تھی کہ سفید فام لوگوں نے جزیرے کے قدرتی ذخائر پر نظر جمالیں۔

1772ء میں ایک فرانسیسی کپتان اپنے عملے کے ساتھ وہاں لنگر انداز ہوا۔ جب وہ وہاں کے مقامی باشندوں میں ملا۔ اُن مقامی باشندوں کے ہجوم میں سے ایک شخص آگے بڑھا اور اُس نے کپتان کو تحفے کے طور پر ایک روشن چھڑی پیش کی۔ فرانسیسی کپتان نے سمجھا کہ چھڑی کا مطلب جنگ کرنا ہے۔ اُس نے بغیر سوچے سمجھے مقامی باشندوں پر گولیاں چلانا شروع کردیں وہ لوگ ڈر کے مارے بھاگ گئے اور ایک لاش پیچھے چھوڑ گئے۔

خوفناک بے رحمی:

1803ء میں ایک برطانوی کپتان کو حکم ملا کہ وہ تسمانیہ کے ساتھ ایک معاہدہ طے کرے لیکن المیہ اُس وقت رونما ہوا۔ جب ایک دن وہاں کے مقامی باشندے جن میں عورتیں اور بچے بھی شامل تھے انگریزوں کے کیمپ کے سامنے ایک اونچے ٹیلے پر جمع ہو گئے انہوں نے کسی قسم کی دشمنی یا نفرت کا اظہار نہیں کیا۔ اس کے باوجود بغیر کسی وجہ کے ان پر گولیوں کی بوچھاڑ کر دی گئی مقامی باشندوں میں سے کئی ایک وہاں ہی ڈھیر ہو گئے۔

انگریزوں کا اُن کے ساتھ اس قدر خوفناک رویہ تھا کہ 1817ء میں گورنر سورل کو مجبور کیا گیا وہ ایک شاہی اعلان (اشتہار) جاری کرے۔ جس میں مقامی باشندوں کی بے حرمتی اور ظلم کے بارے میں معذرت کی جائے۔

اہداف کے طور پر استعمال کرنا:

اُن مقامی باشندوں کے بدترین دشمن سفید فام لوگ تھے۔ جو غیر قانونی، غاصب اور ظالم تھے۔ وہ مقامی باشندوں کو درختوں سے باندھ دیتے تھے۔ پھر اُن کو گولیوں کا نشانہ بناتے تھے اور ان

Marfat.com

کی عورتوں کو گھسیٹتے تھے۔ اُن کے ظلم و جرائم سے 1824ء کے اشتہار کا مسئلہ کھڑا ہو گیا جس میں سفید فام لوگوں کو مقامی باشندوں کے قتل عام کے خلاف تنبیہہ کی گئی تھی۔ تاہم اُن (انگریزوں اور مقامی باشندوں) کے درمیان وقفے وقفے سے جنگ جاری رہی۔ بالآخر مقامی باشندوں کو سزا کا حکم سنایا گیا۔ لیکن وہ اس فیصلے سے بددل ہو گئے اور وہ فیصلہ یوں تھا کہ تمام مقامی باشندوں کو بڑے جزیرے سے نکال کر ایک چھوٹے جزیرے میں منتقل کر دیا جائے اور وہ جزیرہ بالکل بنجر تھا۔ جہاں وہ بہت جلد موت کا شکار بن گئے فروری 1869ء میں تسمانیہ کا آخری آدمی فوت ہوا جبکہ مئی 1876ء میں اُس قبیلے کی آخری عورت ولیم لائیون ترگنانیہ میں اس دنیا سے رخصت ہو گئی۔

پھر برطانوی قیادت کو زوال آ گیا اور امریکہ کو قیادت حاصل ہو گئی۔ جو دراصل یہودیوں اور عیسائیوں کا خفیہ اتحاد تھا۔ اور اس اتحاد نے پوری دنیا پر کنٹرول حاصل کر لیا تھا اور اسرائیل ریاست کو بہانہ بنا کر مسلمانوں اور اسلام کے خلاف جنگ چھیڑ دی تھی۔

یہ یہودی اور عیسائی اتحاد ہی تھا کہ جس نے ماڈرن مغربی سیکولر تہذیب کو جنم دیا۔ اور پھر اس تہذیب کے ذریعے لوگوں کے بے دین اور زوال پذیر قدروں کو اپنانے کی طرف مائل کیا۔ علاوہ ازیں اس اتحاد نے دارالسلام اور اسلامی خلافت عثمانیہ کو تباہ و برباد کرنے میں بڑی کامیابیاں حاصل کیں۔ اور پھر اُن کو تبدیل کر کے رعایا ریاستیں یعنی جمہوریہ ترکی اور بادشاہت سعودی عرب بنا دیا۔ جس کے نتیجے میں یہودی عیسائی اتحاد نے مؤثر انداز میں حرمین شریف اور حج کا کنٹرول سنبھال لیا۔

اس کتاب میں اُس یہودی عیسائی اتحاد کی شناخت بیان کی گئی ہے۔ جو یاجوج و ماجوج کے ورلڈ آرڈر (ترتیب دنیا) کے خالق ہیں اور یہ محض وقت سے پہلے ہی معاملہ دکھائی دیتا ہے مگر لگتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ کو وہ پیشین گوئی سچ ثابت ہوگی جو صحیح بخاری میں درج ہے۔

> ''یاجوج و ماجوج کی دنیا میں رہائی کے بعد بھی لوگ حج اور عمرہ ادا کریں گے مگر جب تک صحیح اور جائز انداز میں حج اور عمرہ ہوتا رہے گا اس وقت تک قیامت نہیں آئے گی۔''

> ''قرآن پاک کی سورۃ المائدہ کی ایک آیت میں پیشین گوئی موجود ہے کہ یہودی عیسائی اتحاد ظاہر ہونے کے بعد مسلمانوں کو ان سے یعنی یہودیوں اور عیسائیوں سے دوستی کی سخت ممانعت ہے۔''

Marfat.com

اس آیت کا اُس وقت تک ترجمہ کرنا مشکل ہے جب تک اس میں تشریح اور تبصرہ شامل نہ کیا جائے۔ ورنہ بہت سے باتیں مبہم اور غیر واضح رہ جائیں گی۔ اس لئے ہم اپنے تبصرے کو قوسین کے درمیان لکھیں گے محض اس لئے کہ اُس کو متن کے ترجمہ سے اعلیحدہ رکھا جائے اس لئے متن کے ترجمہ کے الفاظ نمایاں اور ذرا موٹے ہوں گے۔

''اے لوگو۔ تم اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔ تو یہودیوں اور عیسائیوں سے دوستی مت کرو۔ اُن کو اتحادی، سرپرست اور مربی نہ بناؤ۔ (ایسا کیوں ہے کیونکہ) اُن میں سے کچھ دوسروں کے دوست اور مربی ہیں۔ (ان میں) یوں یہ آیت تمام یہودیوں اور عیسائیوں کے ساتھ دوستی کرنے سے منع نہیں کرتی۔ لیکن یہ مسلمانوں کو SEATO-CENTO اور NATO میں شامل ہونے سے روکتی ہے۔ یا پھر ایسے رشتے سے منع کرتی ہے جس میں سعودیہ کو سعودی امریکن سلطنت میں تبدیل کردیا گیا ہے غالباً یہ اُس وقت کی طرف اشارہ کرتی ہے جب یہودی اور عیسائی ایک دوسرے کے ساتھ خفیہ اور عجیب قسم کا سمجھوتہ کرلیں گے اور اس اتحاد کو مزید مستحکم بنیادوں پر جاری رکھیں گے۔

قرآن پاک ایسے عیسائیوں میں امتیاز پیدا کرتا ہے جو یہودیوں کے ساتھ شانہ بشانہ کھڑے ہیں اور اُن کے علاوہ دوسرے عیسائی ہیں جو یہودیوں سے علیحدہ ہوں گے (دیکھئے قرآن حکیم۔ سورۃ المائدہ 82-5) اور تمام مسلمانوں کے پیارے دوست ہوں گے اور ان کے اُلٹ وہ یہودی جو عیسائیوں کے ساتھ اتحاد قائم کریں گے۔ اُن کے متعلق مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ اُن کے ساتھ اتحاد اور دوستی نہ رکھیں۔

اگر تم میں سے کوئی اُن سے اتحاد کرنے کے لئے مڑے گا تو ایسے مسلمانوں کو یہودی عیسائی مل کر یاجوج و ماجوج کے بے دین اور خدا کے بغیر گلوبل سوسائٹی کے رنگ میں رنگ دیں گے چنانچہ ایسے مسلمان اسلام کے دائرے سے خارج ہو جائیں گے۔

یقیناً اللہ تعالیٰ اُن کو ہدایت نہیں دیتا جو ظلم کرتے ہیں یہ آیت اُن لوگوں کو خبردار کرتی ہے کہ یہودی اور عیسائی اتحاد میں شامل ہونا ظلم کرنے کے برابر ہے کیونکہ اُس اتحاد میں ظلم ناانصافی اور برائی شامل ہے لہٰذا مسلمانوں کو اتنا تو شعور ہونا چاہیے کہ وہ اُن لوگوں سے تعلقات نہ رکھیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ ہدایت سے محروم رکھتا ہے۔ (قرآن۔ سورۃ المائدہ 51-5)

Marfat.com

قرآن حکیم کی یہ آیت حقیقت میں مسلمانوں کیلئے سخت تنبیہ ہے کہ وہ ان لوگوں کو گلے نہ لگائیں جو آج کی دنیا پر حکومت کر رہے ہیں۔ (یعنی یاجوج وماجوج کا ورلڈ آرڈر) جو مسلمانوں اور اسلام کے خلاف جنگ کر رہے ہیں۔ سعودی عرب نے ایسا ہی کیا ہے، اس لئے وہ اب ان حکمرانوں کی رعایا ریاست بن کر رہ گئی ہے۔ جس کا نام پہلے سعودیہ تھا اور اب سلطنت سعودی عرب بن گئی ہے۔

بہت سے نیوسلافی (Neo Salafi) علماء اس بات کو سمجھ نہیں سکے بلکہ اس پر عمل کرنا مشکل سمجھتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ اس کے بغیر دنیا میں زندہ نہیں رہ سکتے۔ اگر حقیقت کی نظر سے دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ سب کچھ اسلامی دنیا نے خود کیا ہے۔ وہ اقوام متحدہ، بین الاقوامی اقتصادی فنڈ اور ورلڈ بنک وغیرہ کے جال میں خود ہی گرفتار ہوئے ہیں۔ چنانچہ یہودی عیسائی اتحاد سے اس قسم کے کھلم کھلا ظلم وستم کی امید کی جاسکتی تھی۔ جس کو آج سے 1400 سال قبل حضرت محمد مصطفٰے احمد مجتبٰے ﷺ نے بیان فرما دیا تھا۔

> ''تم (مسلمان) یہودیوں کے ساتھ ضرور جنگ کرو گے (ان یہودیوں کے ساتھ جو تم پر ظلم کرتے ہیں) تم یقیناً ان کو قتل کرو گے (تم فاتح ہو گے) اس حد تک کہ پتھر بھی بول اٹھیں گے اور کہیں گے۔ اے مسلمانوں! میرے پیچھے یہودی چھپا ہوا ہے۔ آؤ۔ اور اسے قتل کرو۔''
>
> (بخاری۔ مسلم)

اللہ سبحان تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو مسلمان ان سے دوستی کریں گے یا اتحادی بنیں گے وہ ان میں سے ہی ہو جائیں گے۔ (ان کا ہم سے کوئی تعلق نہ ہوگا)

لہٰذا اب مسلمانوں کو اسلامی، سیاسی اور علم دین کی ضرورت ہے جس کے ذریعے وہ اللہ تعالیٰ کے فرمان کو پورا کر سکتے ہیں اور اس پر عمل پیرا ہو سکتے ہیں۔ مگر مسلمانوں کی نحوست اور بدشگونی اس بات سے ظاہر ہوتی ہے جو ان کے درمیان پیدا ہو چکی ہے کہ ایسے ذہنی طور پر ماؤف بدحواس اور بدقسمت ایسے مسلمان ان یہودیوں اور عیسائیوں کی عبادت گاہ میں ماتھا ٹیکتے ہیں جو ان سے کینیڈا، آسٹریلیا، برطانیہ یا امریکہ کا ویزہ، گرین کارڈ یا شہریت حاصل کرنے کے خواہاں ہیں۔

علاوہ ازیں یاجوج وماجوج کے دنیا میں رہا ہونے کا مزید مفہوم قرآن حکیم کی سورۃ الکھف

Marfat.com

میں ظاہر کیا گیا ہے۔ ذوالقرنین نے دیوار تعمیر کرنے کے بعد (جس دیوار نے یاجوج وماجوج کو دوسری طرف روکے رکھا) اعلان کیا کہ اس دیوار کی تعمیر اللہ تعالیٰ کے رحم وکرم سے ہی ممکن ہوسکتی ہے۔ تاہم اس نے خبردار کیا کہ جب وہ وقت (یوم القیامت) آئے گا جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے خبردار کیا ہے تو وہ اپنی مرضی سے دیوار مسمار کردے گا۔ اور دنیا میں یاجوج وماجوج کو رہا کردے گا۔

قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّيْ ۚ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّيْ جَعَلَهٗ دَكَّآءَ ۚ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّيْ حَقًّا ۝

(ذوالقرنین) نے کہا یہ (کامیابی سے دیوار کو تعمیر کیا گیا ہے یاجوج وماجوج کو روکنے کیلئے) سب میرے اللہ تعالیٰ کے رحم وکرم سے ہوا۔ لیکن جب میرا خدا وقت مقرر کرے گا تو یہ (دیوار) زمین کے ساتھ ہموار کردے گا (مسمار کردے گا) اور میرے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہمیشہ سچا ہوتا ہے۔ (سورۃ الکھف 98-18)

سورۃ کی اگلی دو آیات رہائی کے مفہوم کو وضاحت سے بیان کرتی ہیں۔

وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَىِٕذٍ يَّمُوْجُ فِيْ بَعْضٍ وَّنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا ۝

(سورۃ الکھف 99-18)

اور اس دن ہم (تمام لوگوں کو بلاکر) ان کو لہروں کی طرح ایک دوسرے میں ضم ہونے کے لئے چھوڑ دیں گے۔ پھر صور پھونکا جائے گا۔ (یوم حشر) اور ہم ان سب کو جمع کریں گے"۔

وَّعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَىِٕذٍ لِّلْكٰفِرِيْنَ عَرْضَا ۝

اس دن ہم دوزخ کو کافروں کے سامنے پیش کردیں گے۔ (سورۃ الکھف 100-18)

مذکورہ پہلی آیت میں قرآن پاک موجودہ زمانے کی گلوبلائزیشن کے فلسفے کی وضاحت بیان کرتا ہے۔ اور وہ ہے ظالمانہ قتل عام کے ذریعے یورپ کا غیر یورپی ممالک پر غلبہ حاصل کرنا اور نو آبادیات قائم کرنا۔ اور بالآخر لوگوں کو زوال پذیر اور بے دین یورپی طرز زندگی کا پیروکار بنانا ہے۔

پھر بیان کیا گیا ہے کہ جس طرح سمندر کی لہریں پہلے آپس میں ٹکراتی ہیں پھر ایک

Marfat.com

دوسرے میں ضم ہوجاتی ہیں یہی حال ان لوگوں کا ہوگا۔ پہلے وہ یورپی بے دین تہذیب سے ٹکرائیں گے بعد میں اسی کا حصہ بن جائیں گے۔

دوسری آیت خبردار کرتی ہے کہ گلابلائزیشن سے دنیا جہنم بن جائے گی اور جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں اور اس کے مخلص بندے ہیں ان کے لئے اس وقت اپنے ایمان پر قائم رہنا مشکل ہوجائے گا۔ وہ اللہ کی محبت کے نشے میں سرشار آگے بڑھتے ہوئے اس بے دین اور زوال پذیر معاشرے سے اپنے آپ کو منقطع کرلیں گے۔

اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے اسے بخوبی علم ہے کہ مسلمانوں میں سے بہت تھوڑے لوگ ایسے ہوں گے جو ان ملحد لوگوں سے تعلقات منقطع کرلیں گے اسی لئے تو حدیث میں بیان ہوا ہے کہ ایک ہزار میں سے 999 یاجوج وماجوج کی سوسائٹی میں شامل ہوجائیں گے۔ جن میں خدا کا کوئی تصور نہیں ہے۔ ان کی مثال آگ میں پگھلتے ہوئے برتن جیسی ہے۔ وہ سب جہنم واصل ہوں گے۔

یورپی سیکولر ورلڈ آرڈر نہ صرف بے دین، زوال پذیر لاقانون اور ظالم ہوگا بلکہ وہ لوگوں کو ایسی بے دین گلوبل سوسائٹی کی طرف لے جائیں گے جس کا انجام دوزخ ہوگا، انہوں نے اپنے کئی ایک مقاصد پہلے ہی حاصل کرلئے ہیں۔ تاہم ایسی گلوبل سوسائٹی قائم کرنے کا مقصد لوگوں کو اسرائیل ریاست کے قدموں میں بے بس اور مجبور کرکے ڈالنا ہے۔ تاکہ وہ اسرائیل کے سامنے جھک جائیں اور اسے دنیا کی حکمران ریاست تسلیم کرلیں۔

ایسا کرنے میں تمام انسانیت کو (اللہ اپنے بندوں کو محفوظ رکھے) دجال کی پرستش کرنی پڑے گی جو عیسیٰ علیہ السلام کا دشمن اور جھوٹا مسیح ہے اور وہ سچے خدا کے بھی خلاف ہے۔

حضرت محمد ﷺ کے سچے پیروکار آج کے زوال پذیر اور بے دین معاشرے کے دھارے کے خلاف اپنی کوششوں اور کاوشوں سے پہچانے جاسکتے ہیں۔ باقی انسانوں میں سے سوسائٹی کے بڑے دھارے کے ساتھ بہنے میں ہی آسودگی اور قناعت محسوس کرتے ہیں۔ وہ دھارا ان کو بہت بڑی تباہی کی طرف لے جائے گا۔

مسلمانوں کی اس حکم عدولی کے نتیجے میں یاجوج وماجوج یورپی ورلڈ آرڈر کی آڑ میں اسلام کے خلاف جنگ کررہے ہیں۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ مسلمان اس دن بدن بڑھتے ہوئے ظلم کو کس طرح جواب دیں گے؟

جو لوگ اس قسم کے بے دین اور خدا کے تصور کے بغیر معاشرے میں شامل ہورہے ہیں۔

Marfat.com

وہ درحقیقت اللہ تعالیٰ کو بھلا رہے ہیں۔ ایسے ہی مسلمان عورتوں سے عورتوں کی شادی کے حقوق کے دن ہونے والی پریڈ میں گلیوں اور بازاروں میں خوشی سے ننگے ناچتے پھرتے ہیں۔ ایسے مسلمان زوال پذیر ہجوم کا حصہ بن جاتے ہیں۔ اور وہ ماڈرن میوزک اور گانوں کے ساتھ یہودی قسم کی شراب وشاہد کی محفلیں سجاتے ہیں۔

قرآن پاک اپنے ماننے والوں کو تنبیہ کرتا ہے کہ وہ اُن لوگوں کی طرح نہ ہو جائیں جن کو خداوند کریم کو بھلانے کی قیمت چکانی پڑے گی۔ (جو اللہ کی طرف سے پیٹھ موڑ لیتے ہیں) ایسے لوگ اپنے آپ کو بھی بھول جائیں گے۔ وہ اپنے انسان ہونے کے شعور سے محروم ہو جائیں گے (قرآن۔ الحشر 19-59) ایسی سوسائٹی زیادہ عرصہ تک انسان پیدا نہیں کرتی بلکہ اس قسم کی سوسائٹی (معاشرے) کے بچے انسانی جسم میں بھیڑیئے یا جانور ہوتے ہیں۔ وہ جانور مثلاً سُوروں، کتوں اور بندروں کی طرح سلوک کرتے ہیں۔

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اُس وقت سے خبردار فرمایا ہے کہ (جو حقیقت میں ضرور آئے گا) جب لوگ گدھوں کی طرح عوام کے سامنے جنسی ملاپ کریں گے جو لوگ حقیقت کو دیکھنے والی آنکھ رکھتے ہیں۔ وہ اُس وقت کو پہلے سے ہی پہچان سکتے ہیں کہ عوام کے سامنے گدھوں کی طرح جنسی ملاپ کا وقت اُن کے اردگرد یا کسی کونے میں موجود ہے ان حالات میں مسلمان کس طرح اُس معاشرے کو جواب دیں گے جو معاشرہ دن بدن کوڑے کی ٹوکری میں داخل ہوتا جا رہا ہے۔

سیاسی گلوبلائزیشن سے ایسا شرک پیدا ہوا جو پوری دنیا کے سیاسی نظام میں سرائیت کرتا جا رہا ہے۔ اس نئے زمانے میں شرک نے بھی نئی شکل اختیار کر لی ہے آج کل اپنے آپ کو سب سے اعلیٰ اور برتر کہنا شرک ہے اپنے آپ کو اقتدار اعلیٰ اور سب سے بہتر قانون کا مالک کہلانا شرک ہے اور اُن چیزوں کو حلال قرار دینا جن کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے یہ بھی شرک ہے۔ (اور ایسا مسلسل ہو رہا ہے)

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس قسم کے ماڈرن شرک سے مسلمان کس طرح اپنے آپ کو محفوظ رکھیں گے؟

دوسری طرف اقتصادی گلوبلائزیشن نے دنیا میں نئی معیشت پیدا کی ہے جس کی بنیاد سود پر

Marfat.com

قائم ہے اور وہ دنیا کے تمام ملکوں اور لوگوں پر باری باری نئی معاشی غلامی لا رہا ہے۔ جس کے نتیجے میں بے دین سیاسی اور اقتصادی محرومیت جنم لے رہی ہے۔ اسی لئے دنیا میں مسلسل لا قانونیت، تشدد، طوائف الملوکی، قتل و غارت اور زنا بالجبر وغیرہ بڑھ رہے ہیں۔ اس سے یقیناً ظاہر ہوتا ہے کہ یہ معاشرہ خود ہی انتشار کا شکار ہو رہا ہے اور تباہی و بربادی کی طرف بڑھ رہا ہے۔

اگر غور کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ خاندان ہی معاشرے کا بنیادی پتھر ہے اور اب خواتین کے بد فعال انقلاب کی بدولت خاندان کا یہ بنیادی پتھر پھٹ رہا ہے۔ عورتوں کی دنیا میں یہ انقلاب غالب آتا جا رہا ہے اور اُن کو خطرناک بربادی کی طرف لے جا رہا ہے۔

دجال جو دراصل جھوٹا مسیح ہے وہی بے دین ورلڈ آرڈر کے فیشن کا منصوبہ بنانے والا ہے وہ دیگر آزمائشوں کے ساتھ ساتھ اس حربے کو بھی انسانیت کی آزمائش کے طور پر استعمال کر رہا ہے۔

☆......☆......☆

دنیا میں یاجوج و ماجوج کی رہائی کی منازل:

ہم نے ایک مرتبہ یاجوج و ماجوج کی رہائی کی تصدیق کر دی ہے۔ اب ہمیں یہ فیصلہ کرنے کی ضرورت ہے کہ اُن کی رہائی کا انداز یا طریقہ کیا ہے؟

دنیا میں اُن (یاجوج و ماجوج) کی رہائی کے بارے میں بہت سے اشارے موجود ہیں۔ لیکن ایک بات واضح ہے کہ اُن کی رہائی کئی ایک مراحل میں بتدریج ہوگی۔

یہ بات تو حدیث میں نہایت واضح ہے کہ یاجوج و ماجوج گلیلی سمندر کے قریب سے گزریں گے حدیث ہے۔

> ''اُن میں سے پہلا شخص جھیل تبریاس کے (گلیلی سمندر) پاس سے گزرے گا اور اُس میں سے پانی پیئے گا اور جب اُن میں سے آخری شخص (یا قبیلہ) وہاں سے گزرے گا وہ کہے گا یہاں کبھی پانی ہوا کرتا تھا۔''

قرآن حکیم کی آیات سے یہ بھی واضح ہے۔ (سورۃ الانبیاء 96-95-21) کہ یاجوج و ماجوج دنیا میں رہا ہونے کے بعد تمام اطراف میں پھیل جائیں گے اور وہ ہر پہاڑی سے نیچے اُترتے ہوئے نظر آئیں گے اور پھر وہ اُس شہر میں واپس لائے جائیں گے جہاں سے وہ نکالے گئے تھے اور

Marfat.com

وہ اُس شہر کی ملکیت کا دعویٰ کریں گے۔

جس کے نتیجے میں ہم اس حیثیت میں ہوں گے کہ ان کی رہائی کی صحیح منازل کا تعین کرسکیں۔اس وقت جب کہ گلیلی سمندر میں پانی کی سطح اب اس قدر کم ہو چکی ہے کہ سمندر تقریباً ختم ہو چکا ہے۔(قارئین انٹرنیٹ پر گوگل میں اسکی تصدیق کر سکتے ہیں) اس کا مطلب ہے کہ اب یاجوج وماجوج کی رہائی کی آخری منزل قریب ہے۔

اس امر کی مزید تصدیق ہماری یروشلم کی شناخت سے ہوتی ہے جس شہر کا ذکر سورۃ الانبیاء کی دو آیات 96-95 میں ہوا ہے۔حقیقت یہ ہے کہ اسرائیلی لوگ واپس آچکے ہیں اور یروشلم کو اپنا شہر ہونے کا دعویٰ کر رہے ہیں۔جس سے ثابت ہوتا ہے کہ یاجوج و ماجوج نہایت کامیابی کے ساتھ ہر طرف پھیل چکے ہیں اور اُنہوں نے دنیا کا کنٹرول سنبھال لیا ہے۔

یہ حقیقتاً نہایت ہی بدشگونی کی بات ہے کہ جو ہماری اس شناخت سے عیاں ہے کہ یاجوج و ماجوج کی رہائی اب آخری مرحلے کے بہت قریب ہے اس رہائی کا مندرجات سے تعلق ہے۔

1- دنیا کی حالت اور

2- عربوں کی قسمت

جب حضرت محمد ﷺ نے مشاہدہ فرمایا۔جیسا کہ حضرت زینب بنت جحشؓ نے بیان کیا ہے کہ یاجوج و ماجوج کی رہائی کا آغاز ہو چکا ہے (حدیث کے لئے کتاب کا تیسرا دیکھئے) جب آپ ﷺ نیند سے بیدار ہوۓ تو یہ الفاظ آپ ﷺ کی زبانِ مبارک پر تھے۔

لا اله الا الله. ویلون للعرب ....

عربوں پر افسوس۔کیونکہ برائیاں بہت قریب آرہی ہیں۔

حضرت زینبؓ نے یاجوج و ماجوج کی رہائی کے متعلق خبر سُن کر اور عربوں کے لئے خطرے کے بارے میں جان کر پوچھا۔کیا ہم سب لوگ تباہ ہو جائیں گے جبکہ متقی لوگ ہمارے درمیان موجود ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔نعم۔(ہاں)۔جب خباثت دنیا پر چھا جاۓ گی لیکن خباثت کا مطلب ہے۔انکار، کوڑا کرکٹ، تلچھٹ یا جھاگ وغیرہ وغیرہ۔لیکن خبث کا مطلب ہے برائیاں، اعمال فاسق، بدطینت وغیرہ وغیرہ۔

چنانچہ صرف عرب ہی تباہ و برباد نہیں ہوں گے بلکہ اُن پر اُس وقت تباہی آۓ گی جب

Marfat.com

بدطینت اور شیطان لوگ دنیا پر چھا جائیں گے۔ اور اُس وقت دنیا اخلاق کا ایک مشترکہ کوڑا دان بن جائے گی جس میں برائیاں، فحاشی اور بداخلاقی موجود ہوگی۔

اس حدیث مبارکہ کی بنا پر ہم عربوں کی تباہی کے وقت کا تعین کر سکتے ہیں۔ کیونکہ خباثت دنیا میں بڑھتی جا رہے اور عربوں کی یاجوج و ماجوج کے ہاتھوں تباہی و بربادی قریب سے قریب ہوتی جا رہی ہے۔

اس وقت جب ہم یہ کتاب لکھ رہے ہیں یہ بات واضح ہے کہ فاسق لوگ دنیا پر حکمران ہیں۔ جن کی تاریخ میں مثال نہیں ملتی۔ یہ دنیا پہلے ہی تباہی کے دھانے پر کھڑی ہے۔ اور کوڑا کرکٹ ڈالنے کی ٹوکری بن چکی ہے اور عربوں کی تباہی وقت سے پہلے ہی شروع ہو چکی ہے۔

اب یہ دنیا جس کا انجام متناقض ہوگا۔ (جو بظاہر بے معنی اور مہمل نظر آتا ہے دراصل صحیح ہوگا) عنقریب ہی بیت المقدس، عرب یا دنیا کے کسی حصے میں عربوں کی تباہی کا ایسا ڈرامہ دیکھے گی۔ جس کی پشین گوئی عرب کے پیغمبر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے 1400 سال قبل فرمائی تھی۔ جو اس بات کی گواہی دے گی کہ حضرت محمد ﷺ واقعی خداوند واحد لاشریک کے سچے پیغمبر ہیں اس کے ساتھ ہی اسلام کی صداقت بھی ظاہر ہوگی۔

اب صرف ایک ہی ایسا راستہ ہے جس پر چل کر مسلمان اس دنیا میں اپنا ایمان محفوظ رکھ سکتے ہیں وہ راستہ ہے جو قرآن پاک کی سورۃ الکھف میں بیان ہوا ہے۔ (وہ سورۃ دجال سے بچاتی ہے) وہی راہ نجات ہے جس پر عمل کر کے مسلمان بے دین دنیا سے اپنے تعلقات منقطع کر سکتے ہیں۔

یوں قطع تعلق کرنے سے اور یاجوج و ماجوج کے عالمی ترتیب (ورلڈ آرڈر) اور ظالمانہ سوسائٹی جو اُن کی اپنی پیدا کی ہوئی ہے سے واپسی کا راستہ ممکن ہے۔

مسلمان ان جوانوں کی مثال پیش نظر رکھیں اور اُن کی پیروی کریں جن کا ذکر سورۃ الکھف میں موجود ہے جو ایسی ہی ظالم دنیا سے بھاگ کر ایک غار میں پناہ گزین ہو گئے تھے۔

قرآن پاک نے مسلمانوں کو اس قسم کی برائیوں سے تعلقات منقطع کرنے کی ہدایت فرمائی ہے۔

ما فرق بيننا و بين القوم الفٰسقين (45)

ترجمہ: اپنے آپ کو ایسے گناہگار اور باغی لوگوں سے علیحدہ علیحدہ کر لو۔

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ نے پہلے ہی اندازہ لگا لیا تھا کہ ایسا تعلق منقطع کرنے

Marfat.com

کا وقت ضرور آئے گا۔اس لئے آپ نے مندرجہ ذیل نصائح فرمائے۔

حضرت ابو سعد الخدریؓ سے روایت ہے کہ

> اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا ایک ایسا وقت آئے گا جب مسلمان کی سب سے اعلیٰ جائیداد بھیڑیں ہوں گی۔جن کو پہاڑ کی چوٹی پر یا بارش والی جگہ پر لے جائے گا۔اس طرح وہ مصائب سے دور اپنے مذہب کو لے کر بھاگے گا۔ (صحیح بخاری)

اگر مسلمان سورۃ الکھف کے جوانوں کی داستان سے راہنمائی حاصل کریں۔تو وہ بالکل صحیح طور پر محسوس کریں گے کہ انہوں نے اچھے انداز سے اپنے آپ کو اور اپنے خاندان کو شر سے بچالیا ہے خاص طور پر اُن بے دین معاشرے اور برائیوں سے اپنے آپ کو محفوظ کرلیا ہے جو اُن کے اردگرد پھیلی ہوئی ہیں۔

اگر وہ یاجوج وماجوج کی سوسائٹی سے قطع تعلق کر کے دور دراز کے مسلم قصبوں میں چلے جائیں تو یہ اُن کے حق میں بہتر ہے۔لہٰذا مسلمانوں کو چھوٹے چھوٹے اسلامی قبائل بنانے پر غور کرنا چاہیے۔ایسے قبائل جہاں بھی وہ بنا سکتے ہیں ضرور بنائیں اسی میں اُن کی عافیت ہے۔اگر وہ اپنا ایمان محفوظ رکھنے کے لئے ایک مکمل مسلم گاؤں آباد کرنا چاہیں۔جو دنیا میں دن بدن بڑھتے ہوئے بے دینی اور خدا کے تصور سے خالی معاشرے سے پاک ہو تو اُن کو مندرجہ ذیل شرائط پوری کرنا ہوں گی۔

- ☆ مسلمانوں کو گاؤں کی عام زندگی کو قرآن وسنت کی مضبوط بنیادوں پر اُستوار کرنا ہوگا۔لیکن جو گاؤں قرآن اور سنت کی بنیادوں پر استوار نہ ہوگا اُس کے زندہ یا قائم رہنے کی اُمید نہیں رکھنی چاہیے۔
- ☆ اگر مسلمانوں کے مذہبی اعمال پختہ نہیں ہوسکتے تو اسکی پرواہ کیئے بغیر کہ وہ کس قدر فائدہ مند ہوسکتے ہیں یا کتنا عرصہ تک مسلمان اُن پر عمل پیرا رہ سکتے ہیں تو پھر مسلم گاؤں میں اُن کو مسجد یا عام زندگی میں سامنے نہیں لانا چاہیے اور نہ ہی اس کو وجہ بنا کر مسلمانوں کے درمیان کوئی جھگڑا یا کسی قسم کی تقسیم کی اجازت ہونی چاہیے۔
- ☆ مسلمانوں کے گاؤں کو اپنی ضروریاتِ زندگی مثلاً خوراک وغیرہ اور بجلی پیدا کرنے میں خود

Marfat.com

کفیل ہونا چاہیے قرآن پاک میں سورج کی شعاعوں سے توانائی حاصل کرنے کی طرف اشارہ ملتا ہے لہٰذا مسلم گاؤں کو شمسی توانائی میں خود کفیل ہونا چاہیے۔

قرآن حکیم فرماتا ہے۔

وَتَرَى الشَّمْسَ إِذَا طَلَعَتْ تَّزَاوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِينِ وَإِذَا غَرَبَتْ تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ وَهُمْ فِي فَجْوَةٍ مِّنْهُ ۚ ذَٰلِكَ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ ۗ مَن يَهْدِ اللَّهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ۖ وَمَن يُضْلِلْ فَلَن تَجِدَ لَهُ وَلِيًّا مُّرْشِدًا ﴿١٧﴾ وَتَحْسَبُهُمْ أَيْقَاظًا وَهُمْ رُقُودٌ ۚ وَنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِينِ وَذَاتَ الشِّمَالِ ۖ وَكَلْبُهُم بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيدِ ۚ لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَلَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا ﴿١٨﴾

ترجمہ: تم نے سورج کو اُن کی غار میں دائیں جانب جھکے ہوئے طلوع ہوتے دیکھا ہوگا اور جب وہ غروب ہوتا ہے تو اُن کے بائیں جانب ہوتا ہے جبکہ وہ غار کے وسط میں کھلی جگہ پر لیٹے ہوئے ہیں۔ یہی اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں جب وہ نیند میں تھے تو تم نے اُن کے بیدار ہونے کے متعلق کبھی سوچا بھی نہ ہوگا ہم اُن کو دائیں اور بائیں کروٹ دیا کرتے تھے۔ (سورۃ الکھف 18-17)

غار میں جوانوں کو دائیں اور بائیں کروٹ سورج کے ذریعے دلائی جاتی تھی۔ جس طرح سورج کی کشش اور تمازت سے پودے اپنا رُخ بدل لیتے ہیں۔ کئی ایک پودے اپنا رُخ سورج کی طرف کر لیتے ہیں۔ چنانچہ اسی طرح سورج کی کشش کے باعث اصحاب کہف کے جسم دائیں سے بائیں اور بائیں سے دائیں ایک طویل عرصے تک تبدیل ہوتے رہے۔ عام طور پر پودا سورج کی روشنی کو توانائی میں تبدیل کرتا ہے۔ اُسے Photosynthesis یعنی پودوں کا سورج سے توانائی حاصل کرنا کہتے ہیں۔

اسی طرح اصحاب کہف کو سورج سے جو توانائی حاصل ہوتی تھی وہ لمبی نیند کے دوران میں اُن کے اعضاء کو زندہ رکھتی تھی۔ لہٰذا مسلمانوں کو اپنے گاؤں میں مندرجہ ذیل دونوں طریقوں پر مہارت رکھنی چاہیے۔

(1) Photosynthesis (2) Phototropism

چنانچہ دوسرے طریقے سے بھی ہم شمسی توانائی کثرت سے حاصل کرسکتے ہیں اور یوں

Marfat.com

توانائی کے معاملے میں خودکفیل ہوسکتے ہیں۔

☆ اس سورۃ کا تعلق خالص خوراک سے بھی ہے لہٰذا یہ سورۃ ہمیں خبردار کرتی ہے کہ ہم کیمیاوی کھاد سے دور رہیں۔ اصلی تیار کی گئی خوراک، دودھ اور گوشت میں ہارمونز وغیرہ کا خیال رکھیں۔ مسلم گاؤں میں یہ تیار کی گئی کھانے کی فالتو چیزوں کو برآمد بھی کیا جاسکتا ہے جو گاؤں کی معاشی حالت میں سیل پتھر ثابت ہوسکتا ہے۔ علاوہ ازیں خرید وفروخت کے لئے ایک مؤثر طریقہ کار اپنایا جاسکتا ہے مثال کے طور پر خوراک اور جنسیات میں تعلق قائم کیا جاسکتا ہے۔ خالص اور پاک صاف صحت بخش خوراک پیدا کرنے کے لئے مسلم گاؤں بہت کچھ کرسکتے ہیں جو دنیا کے باقی لوگ کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتے۔ اس طرح یہ بھی سچ ثابت ہوگا کہ مسلم گاؤں میں شراب اور دیگر نشہ کرنے والوں کا علاج کیا جائے گا۔ علاوہ ازیں جنسی اخلاقیات میں زوال کو روکنے کے لئے مشترکہ خاندانی نظام کی یکجہتی کو برقرار رکھا جاسکتا ہے۔ یہ خاندانی نظام دنیا سے ناپید ہوتا جارہا ہے۔

☆ ایک مسلم گاؤں کو ایک چھوٹی سی مارکیٹ بھی بنانی ہوگی۔ جو خودمختار ہوگی اور جس قدر ممکن ہوسکے گا اُسے بڑی مارکیٹ کے اثرات سے بچایا جائے گا۔ جس میں کاغذی مصنوعی کرنسی کی بجائے اصل کرنسی یعنی سونا اور چاندی کے سکے استعمال ہوں گے۔ (جس کو بعد میں برقی کرنسی میں تبدیل کردیا جائے گا) یوں چھوٹی مارکیٹ قائم رہے گی۔ جبکہ بین الاقوامی کاغذوں نوٹوں کی جعلی کرنسی کا اقتصادی نظام تباہ ہوجائے گا۔

میں توقع رکھتا ہوں کہ بین الاقوامی اقتصادی نظام اُس وقت تباہ ہوجائے گا جب اسرائیل اپنے توسیعی عزائم کو عملی جامہ پہناتے ہوئے۔ یعنی دریائے نیل سے لے کر عراق کے دریائے فرات تک مسلمانوں پر جنگ مسلط کردے گا اب وہ جنگ کسی وقت بھی ہوسکتی ہے۔

مسلمانوں کے گاؤں کی چھوٹی تجارت کی خاص اہم خوبی یہ ہوگی کہ اُس کے ذریعے گاؤں کی معاشیات میں دولت کی گردش گاؤں میں ہی ہوگی۔ اس طرح گاؤں کے غریب لوگ ہمیشہ ہی غریب نہیں رہیں گے اور نہ ہی امیر لوگ ہمیشہ کے لئے امیر ہوں گے۔ کیونکہ اُس گاؤں میں ہرقسم کا سُود سختی سے ممنوع ہوگا۔ (اس کام کے لئے سُود کا اگلا اور پچھلا دروازہ

Marfat.com

دونوں بند رکھے جائیں گے)

جن بنکوں کو آج کل اسلامی بنک کا نام دیا جاتا ہے اُن کو مسلم گاؤں میں تجارت کرنے کی قطعاً اجازت نہ ہوگی۔

☆ مسلمانوں کو اندرونی روحانی روشنی حاصل کرنے کے لئے گاؤں میں سخت محنت کرنا پڑے گی اُن کو الاحسان (تصوف) پر عمل کرنے کے لئے بھی سخت محنت کی ضرورت ہے۔

دیہاتی زندگی کو بے حد سادہ، پاکیزہ اور مذہبی رکھنا ہوگا۔ اور شریعت کا لازمی اور سختی سے نفاذ ہوگا۔ علاوہ ازیں مسلم گاؤں میں تعلیم پر مکمل کنٹرول رکھنا ہوگا اور ان کے نظام تعلیم میں قرآن پاک کو ہر درجہ میں مکمل اور مسلسل مرکزی حیثیت حاصل ہوگی۔ مسلم گاؤں میں موجود مسلم سکول کو گاؤں سے باہر قائم ہونے والے تمام سکولوں پر فوقیت حاصل ہوگی۔ علاوہ ازیں تعلیم کے تمام درجوں میں قرآن حکیم کو نظام تعلیم میں خاص مرکزی حیثیت حاصل رہے گی اور مسلم سکول کے اُن بچوں کو مسلم قوم ہر طرح کی امداد دے گی۔ جو صحیح معنوں میں اسلامی تعلیم و تربیت حاصل کرتے ہوں گے۔

☆ مسلم گاؤں میں رہنے والے تمام مسلمان مل کر ایک جامعات بنائیں۔ جس کا راہنما ایک امیر ہو۔ امیر صرف وہی شخص ہوسکتا ہے جو دینی علوم سے بہرہ ور ہو۔ اور دین (مذہب) کے مطابق زندگی بسر کرتا ہو۔ علاوہ ازیں اُسے دنیا کے موجودہ حالات سے مکمل طور پر آگاہی حاصل ہو اس امر کی کوئی قدغن نہیں ہونی چاہیے کہ وہ عرب ہے یا افریقی، ترک ہے یا ہندوستانی ملاوی ہے یا کسی اور ملک کا باشندہ ہے۔ اور وہ جامعات کے اراکین پر دین نافذ کرے اور اراکین جو احکامات سُنیں اُن کی بجا آوری اور اطاعت کریں۔

اس طرح مسلم گاؤں میں اندرونی اتحاد اور نظم وضبط قائم رہے گا۔

☆ اس قسم کے مسلم گاؤں کو استعمال نہیں کیا جانا چاہیے اور نہ ہی استعمال ہونا چاہیے کہ اُس کو سیڑھی بنا کر پوری ریاست کا کنٹرول سنبھالا جائے۔

جب تک یاجوج و ماجوج کا ورلڈ آرڈر (ترتیب دنیا) موجود ہے۔ اسلام ریاست پر کنٹرول نہیں کرسکتا اور نہ ہی اسلامی خلافت کو بحال کیا جاسکتا ہے۔

تاہم اسلحے کے زور پر ظلم وستم کو روکنا اور اُس علاقے پر قبضہ جمانا اور خراسان سے لے کر ظلم وستم کے مرکز یروشلم تک پھیلا ہوا ہے۔ اُس وقت تک نہیں تھم سکتا جب تک کامیابی کی کوئی

Marfat.com

ضمانت نہ ہو۔

☆ مسلم گاؤں کا صرف مقصد ایمان والوں کے ایمان کو محفوظ رکھنا ہے۔اس لئے گاؤں میں جنگی اسلحہ وغیرہ کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔صرف وہی اسلحہ چاہیے جس سے لٹیروں، ڈاکوؤں، چوروں اور رہزانوں سے حفاظت کی جاسکے۔اور اگر کوئی دوسرا ملک اُس پر حملہ کرے تو اپنے تحفظ کے لئے اُس کے پاس کوئی اسلحہ وغیرہ نہ ہو۔

علاوہ ازیں اس گاؤں میں ہندو، عیسائی اور دیگر مذاہب کے ماننے والے لوگوں کو رہنے کی اجازت ہوگی۔مگر شرط صرف یہ ہوگی کہ وہ اسلام کی مخالفت نہیں کریں گے اور اسلامی قانون کے پابند ہوں گے۔اور اُن کو افواہوں کے خوف اور ہر قسم کے شک وشبہات سے دور رہنا ہوگا۔یہ مسلم گاؤں پر امن ہوگا اور دھمکیوں سے مبرا ہوگا اسلحہ نہ رکھنے کے باوجود گاؤں کے لوگوں کو اپنی حفاظت اور اجتماعی تحفظ کے لئے مختلف ذرائع کو ترقی دینا ہوگی۔

مسلم گاؤں ایسا نہیں ہوسکتا جہاں کے لوگ قیدیوں کی طرح ایسے گھروں میں رہتے ہوں گے جہاں گھروں کی کھڑکیوں میں لوہے کی سلاخیں ہوتی ہیں یا جہاں گھر کے ہر طرف نہایت قیمتی اور حفاظتی بڑے بڑے آلات نصب ہوتے ہیں۔

مسلم گاؤں میں ایسی حفاظت ہونی چاہیے یہاں تک کہ اکیلی عورت بھی رات کے وقت گاؤں میں یا گاؤں سے باہر بحفاظت بے خوف وخطر گھوم سکے۔مسلم گاؤں میں اس قسم کی حفاظت زبردست سیاسی راہنما اور مثال ہوگی اُس دنیا کے لئے جو چاروں طرف سے مصائب میں گھری ہوئی ہے۔

قرآن وسنت سے جو راہنمائی ہمیں حاصل ہوتی ہے۔اُس کا مکمل طور پر اطلاق مسلم برادری اور مسلم گاؤں پر ہونا چاہیے تاکہ ایک مثالی معاشرہ قائم ہوسکے صرف اُن اصولوں کو قرآن حکیم سے اخذ کرنے اور مرتب کرنے کی ضرورت ہے۔

ایسا بہترین کام ہمارے ذہین وفطین اُستاد ڈاکٹر محمد فضل الرحمٰن انصاری نے کمال مہارت سے انجام دیا ہے۔جس کا عنوان ہے۔"قرآنی مبادیات اور مسلم سوسائٹی کا ڈھانچہ" اُنہوں نے اسلامی روحانیت کا تصور بھی خاص طور پر بڑی احتیاط اور وضاحت سے بیان کیا ہے۔اُنہوں نے

Marfat.com

نہایت مدلل انداز میں اُن نقادوں کے مختلف اعتراضات کا جواب دیا ہے جو کتاب کی تصنیف کے زمانے میں ابھی ظاہر نہیں ہوئے تھے۔

جب تک محنت و کاوش سے اخلاقی پاکیزگی اختیار نہ کی جائے اُس وقت تک روحانیت کا حصول ناممکن ہے۔ اُن کی مذکورہ کتاب کی سب سے بڑی کامیابی یہ ہے کہ اُس میں اسلام کے اخلاقی اُصولوں کی خوبصورت انداز میں توضیح وتشریح کی گئی ہے۔ جو تزکیہ نفس کا طریق کار (اخلاقی پاکیزگی) اور ذکر کا عمدہ بیان ہے۔ (ذکر سے مراد وہ خوشبو ہے جو سچی محبت سے دل میں پیدا ہوتی ہے اُس وقت دل باری تعالیٰ سے ملتا ہے)

''قرآنی مبادیات اور مسلم سوسائٹی کا ڈھانچہ'' ایک نصابی کتاب، ایک ورک بک اور جدید دور کے مسلمانوں کی بقا کے لئے سمندری طوفان میں جہاز کے کپتان کی مانند ہے اس تصنیف کو اُن مسلمانوں کے لئے ایک رہنما کتابچہ کے طور پر استعمال کیا جاسکتا ہے جو دور دراز علاقوں میں مسلمانوں کے لئے مسلم گاؤں آباد کرنے کے آرزومند ہیں۔ ایسا گاؤں جس کا یاجوج و ماجوج سے دُور کا بھی تعلق نہ ہو اور وہ سیکولر اور بے دین جدید معاشرے سے دور اور مبرا ہو۔

Marfat.com

باب (8)

نتائج

Marfat.com

نتائج

یہ کتاب خاص طور پر اس مقصد کیلئے لکھی گئی ہے کہ اس جدید دور میں اسلام کے اُن مخالفین کے ردعملی کو دعوت دی جائے جو اپنی سچائی کے دعویدار ہیں۔

یہ کتاب اُن تمام فرقوں کو بھی اعتراضات کی دعوت دیتی ہے جو مسلمان ہیں اور اسلام کے گھر کے مکین ہیں اور جو اُن لوگوں سے جنگ کرنے کا جنون رکھتے ہیں جو مستند اسلامی روحانی کھوج میں مستغرق ہیں (یعنی احسان یا تصوف)

اس کتاب کی تصنیف سے ایک ہمارا مقصد یہ بھی تھا کہ ایسی کوشش کی جائے جس سے یاجوج و ماجوج کا موضوع لوگوں پر صحیح انداز میں واضح ہو جائے۔ اور مکڑی کے جالے کو اُن کی تہوں کو دور کر دیا جائے جو وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس موضوع (یاجوج و ماجوج) پر تہہ در تہہ جمع ہوتی رہی ہیں۔ کیونکہ مکڑی کے جالے کی ان تہوں نے اس موضوع کو سمجھنے میں مشکل اور دشواری پیدا کر دی ہے۔

جہاں تک یہودیوں کے انسائیکلو پیڈیا کا تعلق ہے اُس میں اس موضوع کو اُس قدر گھنا اور پُراسرار بنا دیا ہے کہ اُس پر مکڑی کے جالے کی دبیز تہہ جما دی ہے۔

لیکن جب عربی ادب میں سے اس موضوع سے متعلق مواد کا انتخاب کیا جائے تو یاجوج و ماجوج کی صحیح حالت و حیثیت کا پتہ چلتا ہے۔

اس وقت جب کہ یہ کتاب مکمل ہو چکی ہے اور اس موضوع کو ہر اعتبار سے مکمل طور پر جس طرح ہم بیان کرنے کی اہلیت رکھتے تھے ہم نے اپنی پوری کوشش سے بیان کر دیا ہے اب ہم اپنے قارئین کو اس موضوع پر سے مکڑی کے جالے اُتارنے کی خوشی میں شامل کرنا چاہتے ہیں۔

(یہودی انسائیکلو پیڈیا کے مضمون ''یاجوج و ماجوج'' میں ایمل جی ہرش اور میری منٹگمری نے لکھا ہے)

''اُن کے قد چھوٹے ہیں۔ بلکہ عام آدمی کے قد سے نصف ہیں۔ (یاقوت رپورٹ میں

Marfat.com

اُن کو بڑا دکھایا گیا ہے) وہ خون خوار درندوں کی مانند ناخنوں کی بجائے بڑے بڑے پنجے رکھتے ہیں۔ شیر کی طرح دانت اور اونٹ کی مانند اُن کے جبڑے ہیں اور بال اس قدر لمبے ہیں کہ اُن میں اُن کا سرا جسم چھپ جاتا ہے۔ اُن کے بالوں والے کان اس قدر لمبے ہیں کہ وہ ایک کان کو بستر کی طرح بچھا کر لیٹ جاتے ہیں اور دوسرا کان وہ چادر کی طرح اوپر اوڑھ لیتے ہیں۔ وہ مچھلی کھاتے ہیں جو معجزانہ طور پر اُن کو مہیا کر دی جاتی ہے۔ اُن کی عادتیں حیوانوں جیسی ہیں۔ وہ ہر سبز چیز کو نگل جاتے ہیں اور اس طرح ملک کو ویران اور بنجر بنا دیتے ہیں۔ اُن کو روکنے کے لئے اُس سرزمین کے لوگوں نے سکندر سے دیوار تعمیر کرنے کی درخواست کی تھی۔ اُن کے بارے میں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ آدم خور تھے۔

(یہودی انسائیکلو پیڈیا)

ہم نے اس کتاب میں ایسے ایسے دلائل اور شواہد پیش کئے ہیں۔ جن سے ثابت کیا ہے کہ یاجوج و ماجوج جانور نہیں بلکہ انسان ہیں اور اُن کو بہت عرصہ پہلے اس دنیا میں رہا کر دیا گیا تھا۔

انہوں نے ایک ہزار سال پہلے صلیبی جنگوں کا آغاز کر دیا تھا۔ ان جنگوں کا مقصد اُس قریہ (شہر) کو آزاد کرانا تھا۔ جس کا نام یروشلم ہے اور بنی اسرائیل کو واپس یروشلم لانا تھا۔ تاکہ وہ یہاں آباد ہو کر اسے اپنا وطن ہونے کا دعویٰ کر سکیں چنانچہ انہوں نے اِن مقاصد کے حصول کے لئے اپنا کردار ادا کیا اور کامیابی حاصل کی ان باتوں کا ذکر قرآن حکیم کی سورۃ الانبیاء 95-94 میں موجود ہے۔

چنانچہ ہم نے پہلے ہی شناخت کر لیا تھا کہ یاجوج و ماجوج مغربی یورپی پر اسرار یہودی اور عیسائی اتحاد کے اندر موجود ہیں۔ جنہوں نے مناسب وقت آنے پر ماڈرن مغربی سیکولر تہذیب کو تخلیق کیا۔ جس میں اینگلو امریکن اسرائیل اتحاد شامل ہے۔

اس کے علاوہ ماجوج کو ہم نے موجودہ روس میں تلاش کر لیا۔ لیکن قرآن حکیم نے مسلمانوں کو یہودی عیسائی اتحاد میں شامل ہونے سے سختی سے منع کیا ہے۔

باایں ہمہ سعودی عرب کی بادشاہت اور پاکستان کے سفید پوشوں نے اُن سے دوستی بھی کی ہے اور اُن کے اتحاد میں بھی شامل ہیں۔ انہوں نے برطانیہ اور امریکہ سے تعلقات اُستوار کئے ہیں قرآن پاک نے اُن کے بارے میں بیان کیا ہے جو سعودی حکومت کو اسلامی دنیا میں بہترین حکومت کہتے ہیں اور وہ علماء جو اس حکومت کی تائید کرتے ہیں۔ اُن کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ وہ

Marfat.com

یہودیوں اور عیسائیوں کے اتحاد سے تعلق رکھتے ہیں۔ (قرآن۔سورۃ المائدہ 51-5)

تاہم یہ بات بے حد اہمیت کی حامل ہے کہ روس اس مغربی یہودی عیسائی اتحاد میں بالکل شامل نہیں ہوا۔ لہٰذا مسلمانوں کے لئے اُس روسی اتحاد میں شامل ہونے پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ ایسا اسلئے بھی ممکن ہوسکتا ہے کہ ہمارے پیارے نبی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے۔

''تم روم کے ساتھ اتحاد کروگے''

قرآن اور حدیث میں روم سے مراد روم نہیں ہے۔ بلکہ اس سے مطلب عیسائی اور باز نطینی ہیں۔ اگر ایسے وسیع معنوں میں لیا جائے تو اس سے مراد مشرقی یورپ کے عیسائی ہیں۔

قیامت کی بہت سے نشانیوں کے متعلق حضرت محمد رسول اکرم ﷺ نے پشین گوئیاں فرمائی تھیں۔ جن میں سے ایک مغربی تہذیب ہے جس کو یہودی اور عیسائی اتحاد نے پیدا کیا ہے۔

مثال کے طور پر کہ اس انحطاطی دور میں عورتیں مردوں کا لباس پہنیں گی۔

(عورتوں میں ایسا انقلاب رونما ہوگا کہ سوسائٹی میں عورتوں کو مردوں کی جگہ کام کرنے کے لئے آمادہ کرے گا)

عورتیں ایسا لباس پہنیں گی جس میں لباس کے باوجود عریاں نظر آئیں گی جو مردوں کو جنسی انقلاب پر آکسائے گا۔ اور پھر عورت اور مرد کے جنسی تعلقات عام اور آزادانہ ہوں گے۔ بلکہ لوگ کھلم کھلا سرعام لوگوں کے سامنے گدھوں کی طرح جنسی ملاپ کریں گے۔ وہ کسی پردے کی بجائے عوام کے سامنے جنسی اختلاط کرنا زیادہ پسند کریں گے۔ علاوہ ازیں مرد اپنی داڑھیوں کو مونڈ لیں گے اور وہ عورتوں کا لباس پہنیں گے۔

اور دجال ایک گدھے پر سوار ہوکر بادلوں کی طرح تیزی سے سفر کرے گا اور اُس کے کان دور دور تک پھیلے ہوئے ہوں گے۔ (جدید طیارہ)

اللہ کی مرضی سے مغربی تہذیب ایک تاریخی عمل سے وجود میں آئی ہے جس کا اولین مقصد لوگوں کو ورغلا کر اپنی تہذیب میں ڈھالنا ہے، اُس تہذیب میں جو بے دین اور بیہودہ ہے جس میں خدا کوئی تصور نہیں۔

دنیا کے ایک ہزار لوگوں میں سے 999 لوگ اس عالمی گلوبل سوسائٹی کے رکن بن جائیں گے۔ یاجوج و ماجوج نے تمام لوگوں کو اس مرض (بداخلاقی) یعنی گلوبل سوسائٹی میں مبتلا کیا ہے۔ اور اُن تقلید کرنے والے لوگوں نے یاجوج و ماجوج کی بے دین اور زوال پذیر طرز زندگی کو مکمل طور پر اپنا

Marfat.com

لیا ہے یہی طرز زندگی اُن کو جہنم میں لے جائے گی۔

ماڈرن مغربی سیکولر تہذیب نے تمام انسانیت کو ورغلانے میں کافی حد تک کامیابی حاصل کرلی ہے۔ (اللہ سچے مسلمانوں کو محفوظ رکھے) لیکن وہ انسانیت کو دھوکہ دیں گے اور ایک حیران کن دعویٰ کریں گے کہ انسانی تاریخ میں نئی سیکولر صبح طلوع ہوگی لیکن وہ صبح مشرق سے نہیں بلکہ مغرب سے طلوع ہوگی۔

وہ مذہبی سچائی جو حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ دنیا میں ظاہر ہوئی۔ بالکل متروک ہوجائے گی اور اختتام پذیر سمجھا جائے گا اور تاریخی عجائب گھر کے سپرد کردیا جائے گا۔

تاہم یہ بات وثوق سے کہی جاسکتی ہے کہ مغرب سے طلوع ہونے والا سورج بناوٹی اور جھوٹا ہوگا۔ اُسے سچے اور متقی مسلمان پہچان لیں گے اور فوراً مسترد کردیں گے یہودی عیسائی اتحاد نے یاجوج و ماجوج کے ورلڈ آرڈر (ترتیب دنیا) کو پیدا کیا۔ جس کا مقصد پر اسرار اور خفیہ سازش کے ساتھ بیت المقدس کو آزاد کرانا تھا۔ جن کے لئے صلیبی جنگیں بڑی گئیں۔ چنانچہ اسرائیل کے لوگوں کو واپس یروشلم لانے میں وہی ورلڈ آرڈر کامیاب ہوگیا۔ جہاں سے وہ اللہ کی مرضی سے 2000 سال قبل نکالے گئے تھے۔

اب وہ واپس یروشلم آچکے ہیں اور انہوں نے اس شہر کو اپنا وطن ہونے کا دعویٰ کردیا ہے۔ اور جس کے نتیجے میں اسرائیل ریاست معرض وجود میں آگئی ہے۔

اب وہ مکاری اور دغا بازی سے اسرائیل کو متوازن حیثیت دلا رہا ہے تاکہ وہ ایک حکمران ریاست بن کر دنیا پر حکمرانی قائم کرے۔

یہ سب کچھ اس لئے پھیلایا گیا کہ اللہ سبحان تعالیٰ نے اپنی حیثیت سے ایک برائی کو پیدا کرنا تھا۔ اور وہ برائی دجال ہے جو جھوٹا مسیح ہے تاکہ وہ یروشلم سے ساری دنیا پر حکمرانی کرسکے اور اپنے آپ کو سچا مسیح علیہ السلام کہلا سکے۔

تاہم قرآن حکیم نے ہمیں بتلا دیا ہے کہ ایک روز اللہ تعالیٰ اپنی حکمت سے یاجوج اور ماجوج کے درمیان جنگ شروع کرادے گا۔ جس طرح ہم نے قرآن حکیم کی روشنی میں روس کو ماجوج کے طور پر پہچان لیا ہے۔ اسی طرح ہم آنے والے واقت اور واقعات کا بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ

Marfat.com

آئندہ ہونے والی جنگ سٹار وار (Star war) ہوگی جس سے پوری دنیا ہل جائے گی۔ اُس جنگ میں یاجوج (اینگلو امریکن اسرائیل مغربی اتحاد) اور ماجوج (روس) ایک دوسرے کے ساتھ اس طرح طرح گھتم گھتا ہو جائیں گے جس طرح سمندر کی لہریں ایک دوسرے سے ٹکرا جاتی ہیں۔

(قرآن۔سورۃ الکھف 99-18)

ایک جنگ میں نہ صرف یاجوج و ماجوج تباہ ہوں گے بلکہ شمالی امریکہ کا بہت سارا حصہ اور یورپ بھی اس جنگ سے متاثر ہوگا۔ اور وہ نافرمان، ظالم، یورو یہودی ریاست اسرائیل کو مکمل طور پر بے یارومددگار اور غیر محفوظ چھوڑ جائیں گے۔

حقیقت میں یہ جنگ اس قدر مستقبل قریب میں ہوگی کہ سکول میں پڑھنے والے بچے اسے دیکھیں گے۔

ہم نے گذشتہ باب میں اُن واقعات اور نتائج کا جائزہ لیا ہے۔ جو یاجوج و ماجوج کے دنیا میں رہائی پانے کے بعد رونما ہوئے۔ اُن میں سب سے ہولناک اور خطرناک یہ پیشین گوئی ہے کہ ایک ہزار میں سے 999 انسان جہنم میں داخل ہوں گے۔ ظاہر ہے اس میں مسلمانوں کی بھی بہت بڑی تعداد شامل ہوگی۔

اس کے علاوہ ایک اور پیشین گوئی خطرناک ہے کہ عربوں کی تباہی ہوگی جب دنیا میں خباثت پھیل جائے گی۔ (عوام کا ننگا پن اور عوام کے سامنے جنسی ملاپ)

نبی اکرم ﷺ نے خباثت کا خاص حوالہ دیا ہے کہ جب لوگ گدھوں کی طرح عوام کے سامنے ننگے ہو کر جنسی اختلاط کریں گے۔

اس کتاب کے قارئین کے لئے (خاص طور پر مسلمانوں کے لئے) تنبیہ ہے کہ اگر وہ ایسی سوسائٹی میں رہ رہے ہیں۔ جو اس قسم میں خباثت میں پہلے ہی سے مبتلا ہے۔

(جس طرح امریکہ، برطانیہ اور یورپ کے دیگر ممالک) یا وہ خباثت میں ملوث ہو رہے ہیں تو اُن کو چاہیے کہ وہ ایسے لوگوں سے الگ ہو جائیں۔ ورنہ وہ بھی اُن میں ہی شمار ہوں گے اور دوسرے لوگوں کے ساتھ وہ بھی سزا کے حق دار ہوں گے۔

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے پیشین گوئی فرمائی ہے کہ عورتیں سب سے آخر میں دجال کی پیروی کریں گی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ عورتیں اس خباثت کی طرف لوگوں کو مائل کریں گی اس ضمن میں ہم نے تجویز دی تھی کہ مسلمان شہروں سے دور مسلم گاؤں آباد کریں اور ان خباثتوں سے دور

Marfat.com

رہیں۔

اس کتاب کی تصنیف کا خاص مقصد یہ تھا کہ اس جدید دور میں وہ لوگ اس کا جواب لکھیں جو اسلام کے دشمن ہیں اور اپنی سچائی کا دعویٰ کرتے ہیں۔علاوہ ازیں یہ کتاب اُن بے شمار فرقوں سے بھی جواب طلب کرتی ہے۔ جو اسلام کے گھر میں رہ رہے ہیں اور اُن کے دماغوں پر فرقہ پرستی کا بھوت سوار ہے اور وہ اسلامی روحانیت کا کھوج لگانے میں مصروف لوگوں کے خلاف ہیں (یعنی احسان یا تصوف)

یہ روحانی کھوج صرف اُس نور کی تلاش میں لگایا جا رہا ہے۔ جو صرف اور صرف اللہ کا نور ہے جو اس جدید دنیا کو دیکھ سکتا ہے۔ (ورنہ اُسے نہ دیکھا نہ سمجھا جا سکتا ہے) چنانچہ وہی لوگ اس قابل ہیں جو آج کی دنیا میں حقیقت کو بیان کر سکتے ہیں۔

یہ کتاب اسلامی تناظر میں لکھی گئی ہے اور اس بات کا دعویٰ کرتی ہے کہ آج کی عجیب و غریب دنیا میں حقیقت کو واضح انداز میں بیان کیا گیا ہے۔اس میں وہ واقعات تیزی سے سامنے آتے ہیں جن کا بیت المقدس میں ہونے والے بڑے جشن سے ہے۔

پیش آنے والے واقعات کی اس کتاب میں اس طرح وضاحت کی گئی ہے کہ شواہد سے اسلام کے سچا مذہب ہونے کی گواہی ملتی ہے۔

اس کتاب کا مصنف علم کا خواہش مند ہے اور اللہ کے اُن نیک بندوں کا بے حد احترام کرتا ہے جن کو علم کی دولت اور برکت حاصل ہے۔

لہٰذا مصنف دُعا کرتا ہے کہ یہ کتاب لوگوں کے علم میں اضافے کا باعث ہو۔

جو مسلمان اس کتاب کا مطالعہ کریں یا اس میں پیش کیے گئے شواہد سے متاثر ہوں۔ جو شواہد قرآن اور احادیث سے پیش کیے گئے ہیں اور ان کی وضاحت کی گئی ہے۔اُن کو چاہیے کہ یاجوج و ماجوج کی آفاقی سوسائٹی سے اثر قبول کرنے کی بجائے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی پیروی پر قائم رہیں۔

اس جدید دور میں بہت سے لوگ نے پہلے ہی گلوبل سوسائٹی کو قبول کر لیا ہے۔ یوں اُنہوں نے تباہی کو گلے لگایا ہے۔ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے صراط المستقیم اور احسان کو بھول گئے ہیں۔

دوسرے وہ لوگ ہیں جو فرقہ پرستی کے پجاری ہیں اور شیعہ ازم، احمدیت، وہابیت، تبلیغی

Marfat.com

جماعت اور اسلامی ماڈرن تحریک کے ساتھ وابستہ ہیں اور وہ معززین جو تصوف کے راستے کے مسافر ہیں۔ اگر وہ سب لوگ اس کتاب میں پیش کیے گئے دلائل وشواہد سے متاثر ہیں۔ تو اُن کو چاہیے کہ ناقدانہ نظر سے ان اسلامی فرقہ پرستی کا جائزہ لیں اور ہمدردانہ غور کریں کہ کیا اُن کا یہ شعار صحیح ہے؟

آخر میں ڈاکٹر تمام آدی کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے اس کتاب کا شاندار عالمانہ دیباچہ تحریر فرمایا۔ وہ اس کتاب کے مصنف کے خیالات سے متفق ہیں۔ لیکن بعض معاملات میں ہمارے درمیان قدرے اختلاف بھی ہے۔ لیکن مجھے اُمید ہے کہ یہ معمولی نوعیت کے اختلافات یا یہ کتاب اس موضوع پر ولگوں کو مزید تحقیق کی ترغیب دے گی۔ جس سے انشا اللہ علم کی سرحدیں وسیع ہوں گی۔

ان اختلافات میں سے ایک مثال یہ ہے کہ ڈاکٹر تمام آدی کا نظریہ ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے ابن صیاد کو دجال کے طور پر شناخت کیا تھا لیکن اس کتاب کے مصنف کو اُن کی رائے سے اتفاق نہیں ہے۔

لہٰذا اس موضوع پر میری مستقبل میں آنے والی کتاب بعنوان ''دجال جھوٹا مسیح یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مخالف'' میں وضاحت سے بیان کیا جائے گا۔

☆......☆......☆

اختتام

Marfat.com

انصاری میموریل سیریز

یاجوج ماجوج اور عصر جدید

ایک اسلامی نظریہ

از

عمران نذر حسین

Marfat.com